مسائلِ تصوّف

قرآن کی روشنی میں

تحریرِ دلپذیر

جامع شریعت و طریقت

حکیم الامّۃ، مجدد الملّۃ حضرۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

عنوانات: جناب محمد اقبال قریشی صاحب ظلہم

ناشر

اسلامیات

پہلی بار عکسی طباعت ——— ربیع الاول ۱۴۱۱ھ ستمبر ۱۹۹۰ء
باہتمام ——— اشرف برادران سلمہم الرحمٰن
ناشر ——— ادارۂ اسلامیات ۔ لاہور
طباعت ———
کتابت ——— محمد اسلم خوشنویس
قیمت ———

☆

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور نمبر ۲
ادارہ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴
دارالاشاعت اردو بازار ۔ کراچی نمبر ۱
مکتبہ دارالعلوم ۔ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴
ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر

۷۸۶

مسائل السلوک من کلام ملک الملوک

خود

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہٗ کی نظر میں

۱۔ "چنانچہ یہ احقر جس کو علم و فضل کی ہوا بھی نہیں لگی، بعض امور میں ایسی مناسبات تک پہنچ گیا جو علماء سے بھی منقول نہیں، چنانچہ میرا رسالہ مسائل السلوک اس کا شاہد ہے بطور نمونہ کے ایک ایسا ہی مقام نقل کرتا ہوں۔ قصہ ذبح بقرہ بنی اسرائیل سے نفس کشی کے مسئلہ پر تو بکثرت استدلال منقول ہے اور بقرہ اور نفس میں وجوہ مناسبت بھی سب نے نقل کی ہیں لیکن صفت صفراء میں بقرہ اور نفس کا اشتراک کسی کے کلام میں میری نظر سے نہیں گذرا مگر میں نے اس سے بھی بعنوان ذیل تعرض کیا قولہ تعالیٰ انہا بقرۃ صفراء الخ قال العبد الضعیف مثل الصوفیۃ النفس بہذہ البقرۃ و یزید فی التناسب بینہما کون البقرۃ صفراء وکذلک یکون نور النفس فیما یکاشفون بہ اھ"

(التقصیر فی التفسیر ص۲۹)

○

☆

مسائل السلوک، مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہٗ کی نظر میں۔

"جاہل پیروں اور دکاندار صوفیوں نے یہ مسئلہ گھڑا ہے کہ شریعت اور طریقت دو چیزیں ہیں اور اس زور شور سے اس کو شہرت دی کہ عوام تو عوام خواص تک اس کا رنگ چھا گیا ہے حالانکہ یہ تمام تر لغو اور بے معنی ہے۔ مجدد الملت رح نے تمام عمر لوگوں کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ طریقت عین شریعت ہے احکام الٰہی باخلاص تمام تعمیل وتکمیل ہی کا نام طریقت ہے دگر ہیچ اور یہی خواص امت کا مذہب ہے اور جس نے اس کے سوا کہا وہ دین کی حقیقت سے جاہل اور فن سلوک سے ناآشنا ہے حضرت مجدد الملت رح نے اس فن کے مسائل کو سب سے پہلے کلام پاک سے مستنبط فرمایا اور اس کے متعلق مسائل السلوک من کلام ملک الملوک اور تائید الحقیقہ بالآیات العتیقہ نام کے دو رسالے تالیف فرمائے ... (مجدد الملت رح کے آثار علمیہ)

○

مسائل السلوک عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رح کی نظر میں۔

اس کی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر جملہ مصدر کیف روحانی ہے۔ سلوک کے ہر مسئلے کو آیات قرآنیہ سے ثابت فرمایا ہے اور تصوف کے ہر شعبہ کی کلام اللہ سے تائید فرمائی۔ یہ کتاب شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے۔ مخالفین تصوف کے لئے اتمام حجت اور محبین سلوک کے لیے موجب ازدیاد محبت ہے۔

(فہرست تالیفات حکیم الامت رح ص ۲۱۸)

○

فہرست مضامین

تعارف ۴۴ تا ۴۶ — تمہید از حضرت تھانوی رح صـ۴۷

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
مقامِ سالکین و تمکین۔	سورۃ الکہف آیت ۴	۴۸
طالبین پر انوارِ معرفت کا افاضہ۔	البقرہ ۳	۵۰
تمام مشائخ اہلِ حق سے اعتقاد کے باوجود صرف اپنے شیخ کا اتباع۔	۴۰	〃
اہل اللہ کے ساتھ معاملہ عداوت کیا ہے؟	۶۰	〃
امراض قلب دراصل معاصی ہیں۔	۹۰	۵۱
حق تعالیٰ اپنی مخلوق کو ذاتاً محیط ہے۔	۱۹۰	〃
طاعات و معارف رزق ظاہری سے زیادہ لذیذ ہیں۔	۲۵۰	۵۲
صوفیاء کرام مثالیں بیان کرنے میں حیاء عرفی کی پرواہ نہیں کرتے۔	۲۶۰	۵۳
مدارِ خلافت علم و فہم ہے۔	۳۰〃	〃
غیر مباح کے ارتکاب کے خوف سے مباحات سے منع کرنے کی اصل۔	۳۵۰	〃
منتہی بھی مکر شیطان سے مامون نہیں۔	۳۶۰	۵۴
وفا کے مراتب۔	۴۰۰	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
حرص مال اور حب جاہ کا علاج۔	البقرہ آیت ۴۵	۵۵
حصول خشوع کا خوشگوار طریقہ۔	۴۰، ۴۱۰	۵۶
محض مقبولین کی طرف منسوب ہونا نافع نہیں۔	〃 ۴۸	〃
چلہ کی اصل۔	〃 ۵۱	۵۷
حق تعالیٰ کی جناب میں حلول محال ہے	〃 ۵۴	〃
استدراج اور خطر۔	۵۷۰	۵۸
رضا بر قضا پر راضی نہ ہونے کا انجام	〃 ۶۱	۵۹
نورِ نفس اصفر ہے۔	〃 ۶۰	〃
جمادات کے شعور کا اثبات۔	〃 ۷۲	۶۰
کبر اکثر معاصی کی اصل ہے۔	〃 ۸۷	۶۱
احوال موہوبہ میں مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں	۹۰	۶۲
حب موت علامت ولایت ہے۔	۹۴	〃
اہل اللہ کی عداوت، اللہ کی عداوت کا سبب ہے۔	۹۸، ۹۷	۶۳
ادب شیخ کی تعلیم۔	〃 ۱۰۴	۶۴

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
کسی وارد کے بلا اختیار زایل ہونے پر افسوس نہیں کرنا چاہئے۔	البقوعیۃ ۱۶۰	۶۳
کامیابی کا مدار مجاہدہ پر ہے نہ کہ انساب پر	۱۱۲	۶۴
اہل سلسلہ دوسرے سلسلہ والوں کی تنقیص نہیں کرتے۔	۱۱۳	
حق تعالیٰ شانہٗ کسی جہت کے ساتھ مقید نہیں۔	۱۱۵	۶۵
اصلاح کیلئے حضرات صوفیاء کسی کے درپے نہیں ہوتے۔	۱۱۹	
خلافتِ ارشادیہ اخلال عمل کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔	۱۲۴	۲۶
مشائخ کا اپنے سلسلہ باقی رہنے کی آرزو کرنا	۱۲۹	
من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہ۔	۱۳۰	۶۷
مقامِ مرادیت۔	۱۴۴	
سیر فی اللہ۔	۱۵۰	
ذکر اللہ کا اصلی ثمرہ۔	۱۵۲	۶۸
تعلیم کی ایک قسم خاص جو صرف صحبت پر موقوف ہے۔	۱۵۱	
مجاہدہ اضطراریہ میں نفع۔	۱۵۵	
علوم معاملہ کو چھپانے کی مذمت۔	۱۵۶	۶۹
مراقبہ کا ثبوت۔	۱۶۴	۷۰

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
شرکت فی المحبت پر شرک کا الحلاق۔	البقوعیۃ ۱۶۵	۷۰
غیر اللہ کی محبت حق تعالیٰ کی محبت کے منافی نہیں۔	" "	"
مدرکات روحانیہ کا اثبات۔	۱۷۱	۷۱
کبھی حلال لذائذ کا تناول محبت حق تعالیٰ شانہٗ کا موجب ہو سکتا ہے	۱۷۲	"
حقائق اعمال میں قابل ہو سکتے ہیں	۱۷۴	۷۲
محض صورت بغیر معنی کے کافی نہیں۔	۱۷۷	"
حب مال مطلقاً مضر نہیں۔	" "	"
فنا کے اندر بقاء۔	۱۷۹	۷۳
مال کا مالک ہونا تقویٰ کامل کے منافی نہیں۔	۱۸۰	۷۴
مجاہدہ اور اس کا ثمر۔	۱۸۳	"
قرب حق تعالیٰ شانہٗ۔	۱۸۶	۷۵
مجاہدہ کی تعدیل۔	۱۸۷	"
فضول سوالات سے اعراض۔	۱۸۹	"
اہل باطل سے تشبہ کی مذمت۔	" "	۷۶
اعتبار معانی کو صورت پر ترجیح ہے۔	۱۹۵	"
شیخ کے پاس ہمیشہ حاضر مریدوں کو دور سے آنے والے مسافر مریدوں کی رعایت کرنا چاہئے	۱۹۶	"
خواص کے ذمہ بعض چیزیں لازم ہوتی ہیں	۱۹۷	۷۷

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اسباب کی حکمت	البقرۃ تتمہ ۱۹۷	۷۷
اسباب کا اختیار کرنا واجب ہے۔	۱۹۷	//
دنیا سے دین پر استعانت کرنا بھی طاعت ہے۔	۱۹۸	۷۸
تشبیہ حق بالخلق۔	۲۰۰	//
رخصت کا عزیمت کے ساتھ مساوی ہونا	۲۰۳	۷۹
متکبرین کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کی اصل	۲۰۶	//
فناء نفس۔	۲۰۷	//
مناشی اعمال میں تشدد کی اصل۔	۲۰۸	۸۰
مسئلہ مظہریت حق تعالیٰ شانہٗ۔	۲۱۰	//
بارگاہ قدس تک رسائی بغیر مجاہدات کے نہیں ہو سکتی۔	۲۱۴	۸۱
امور طبعیہ کا ملین میں بھی رہتے ہیں۔	۲۱۴	//
بعض بزرگوں کے ذخیرہ نہ رکھنے کی اصل	۲۲۹	//
نکاح درویشی کے منافی نہیں۔	// //	۸۲
ترک تعلقات میں تعجیل خلاف مصلحت ہے	// //	//
تصوف کی فروع کثیرہ کی اصل۔	۲۳۱	//
امر مباح سے تشدد نہ کیا جائے۔	۲۳۲	۸۳
امر بالمجاہدہ میں طالب کے ضعف کے تفاوت	۲۳۵	//
علو ہمت اور ترک اشراف کی تعلیم۔	// //	۸۴
تخفیف اعمال کی اصل۔	۲۳۹	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
قبض اور بسط دونوں محمود ہیں۔	البقرۃ تتمہ ۲۳۵	۸۴
صالحین کے تبرکات و آثار۔	۲۴۸	۸۵
اپنی رائے سے بعض اولیاء کو بعض پر ترجیح نہ دو۔	۲۵۲	//
نسبت الی اللہ حصول کے بعد منقطع نہیں ہوتی۔	۲۵۶	۸۶
ولایت عامہ۔	۲۵۷	//
ابطال مداہنت۔	۲۵۹	//
عدم سکون کو ایمان و عرفان سے منافات نہیں۔	۲۶۰	۸۷
مرید پر بلا ضرورت احسان جتلانا مذموم ہے	۲۶۴	//
ریا کی مذمت۔	// //	۸۸
اعمال صالحہ سے مقصود اصلاح نفس بھی ہے	۲۶۵	//
بخل کا علمی علاج۔	۲۶۹	//
نیک عمل کے اخفاء میں فضیلت۔	۲۷۱	۸۹
معاشرت و عادات کے نظام کی اصلاح اصل مدار قلب پر ہے۔	۲۸۲	//
اعمال قلب۔	۲۸۳	۹۰
اولیاء میں بھی تفریق نہ کرنا چاہیئے۔	۲۸۵	//
مجاہدہ میں طالب کے حال کی رعایت	۲۸۶	//
اہل اسرار کے کلام کے احکام۔	ال عمران ۷	۹۱
خوارق عادت کا اثبات۔	// ۱۳	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
آخرت کی حب عقلی مطلوب ہے۔	الاعتدال ۱۴	۹۲
اولیاء اللہ کی صفات۔	۱۵	۹۳
مجادلہ سے اعراض۔	۱۷	〃
ادب کی رعایت کی تعلیم۔	۲۶	۹۴
منکرین سے دوستی نہ رکھنے کا حکم۔	۳۰	〃
اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے کا طریقہ۔	۳۱	۹۵
اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔	۴۰	〃
اولاد کی خواہش کرنا زُہد کے منافی نہیں	۳۸	۹۶
فرشتوں کا غیر انبیاء علیہم السلام سے کلام	۴۲	۹۷
غلبہ حال سے بعض کا باذنی کہنا۔	۵۰	〃
شیخ ثانی کا اصلاح مرید کی خاطر فروع میں کچھ ردوبدل۔	۵۱	۹۸
اہل دین سے دین کے بارے میں مدد طلب کرنا توکل کے منافی نہیں۔	۵۲	〃
بعض اشیاء میں بالذات قبح نہیں ہوتا۔	۵۴	۹۹
بعض مدعیان طریقت کا اپنے طریق کو چھپانا	۶۳/۷۳	〃
زینت دنیا پر مائل شخص پر اد۔	۷۷	۱۰۰
ربانی کون ہیں؟	۸۱/۸۰	۱۰۱
بزرگان دین کی تعظیم میں غلو کا رد۔	۶۴	۱۰۲
شعور خ کے لیے ایک ضروری حکم۔	۸۲	〃
ہجوم وساوس کے ساتھ ایمان۔	۸۳	۱۰۳

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اہل اللہ کے طریق سے متوجہ ہونے کے بعد پھر تعطیل کی نحوست۔	الاعتدال ۹۰۰	۱۰۴
اپنی ہستی کو محبوب حقیقی پر قربان کرنا قلب الٰہی کا سبب ہے۔	〃 ۹۲	۱۰۵
محبوب حقیقی کی خاطر ترک مرغوبات۔	〃 ۹۳	〃
اہل حقائق کا اعتصام۔	〃 ۱۰۱	۱۰۶
اہل ارشاد غیر اہل ارشاد سے افضل ہیں	〃 ۱۰۴	〃
مقبولین کی مصیبت محض صوری مصیبت ہے۔	〃 ۱۱۷	۱۰۷
متقی کو ضرر حقیقی کوئی نہیں پہنچا سکتا	〃 ۱۲۰	〃
وسوسہ معصیت ولایت کے منافی نہیں	〃 ۱۲۲	۱۰۸
غصہ طبعی کمال کے منافی نہیں۔	〃 ۱۳۴	〃
گناہ ہوجانا محسن ہونے کے منافی نہیں	〃 ۱۳۵	۱۰۹
مطلقاً تمنائے موت مذموم نہیں۔	〃 ۱۴۳	۱۱۰
مشائخ کے وصال زیادہ جزع فزع مذموم ہے	〃 ۱۴۴	〃
بلاء کی خاصیت۔	〃 ۱۵۴	۱۱۱
تکمیل توبہ کے بعد پھر گناہوں کو یاد کرنا مناسب نہیں۔	〃 ۱۵۵	〃
محض ذات حق کو مقصود سمجھنے والوں پر خاص انعام۔	〃 ۱۵۷	۱۱۲
تابع سے متبوع کو نفع پہنچنا۔	〃 ۱۵۹	۱۱۲

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
بعض طرق سلوک کی تعلیم۔	آلاعراف آیت ۱۶۴	۱۱۳
جہاد اکبر کی نظیر۔	،، ۱۶۹	۱۱۴
بزرگان دین کا اشتغال الامر استعانہ پڑھنا	،، ۱۷۵	۱۱۵
معصیت کے ساتھ بسط ہو تو اس میں خیر نہیں۔	،، ۱۷۸	۱۱۶
خوارق وکرامات کو معیار قرار دینا درست نہیں۔	،، ۱۸۳	،،
جنت سے استغناء کا دعوٰی درست نہیں	،، ۱۸۵	،،
مدعیان تصوف کے عادت کی مذمت۔	،، ۱۸۹	۱۱۷
فکر بھی مثل ذکر کے عبادت ہے۔	،، ۱۹۱	۱۱۸
ممکنات نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی۔	،، ،،	،،
مراقبہ نفس۔	،، ۲۰۰	،،
مباحات سے لذت حاصل کرنا منافی زہد نہیں	النساء آیت ۳۲	۱۱۹
اپنے سے کم مرتبہ شخص سے ہدیہ لینے میں عار نہ کرے۔	،، ۴	،،
نااہل کو مجاز نہ بنانا چاہیئے۔	،، ۵	،،
تائب پر لعن وتشنیع نہ کرنا چاہیئے۔	،، ۹	۱۲۰
یقین کے فقدان کا نام جہالت ہے۔	،، ۱۷	،،
اپنی رائے کو فنا کرنا۔	،، ۱۹	۱۲۱

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
صوفیاء کا موجب اوہام سے بچنے کا اہتمام۔	النساء آیت ۲۰	۱۲۱
تائب کی خطاکے ذکر کا اعادہ نہ کرنا۔	،، ۲۲	۱۲۲
کبر ونخوت کی جڑ قطع کرنا۔	،، ۲۵	،،
ہر طالب کے ساتھ اس کی خصوصیت کے موافق معاملہ کرنا۔	،، ،،	۱۲۳
دنیوی مصالح کی رعایت کرنا زہد کے منافی نہیں۔	،، ،،	،،
تشدد فی المجاہدہ کا رد۔	،، ۲۸	۱۲۴
فضائل غیر اختیاریہ کے درپے نہ ہونا چاہیئے	،، ۳۲	،،
مجاہدات پر عجب اور نظر نہ ہونا۔	،، ،،	۱۲۵
بغض نفسانی سے سزا دینے کی مذمت	،، ،،	،،
پیر بھائی کا حق۔	،، ۴۳	،،
عجب اور اپنے احوال پر ناز کرنے کی مذمت	،، ،،	،،
استغراق میں ترقی رک جاتی ہے۔	،، ،،	۱۲۶
ضعفاء فی الاعمال کا علاج۔	،، ،،	۱۲۷
متوکلین کو شیطان سے خوف نہ کرنا چاہیئے	،، ،،	،،
اہل فساد میں دعوٰی تقدس نہیں ہوتا	،، ۴۹	،،
کمال باطنی کے ساتھ سلطنت ظاہری	،، ۵۴	،،
مشائخ کو خلاف ارشاد یہ کے اہل کو اجازت دینا ضرور ہے۔	،، ۵۸	۱۲۸

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
مقاماتِ باطنیہ ۔	النساء ۱۹ آیت	۱۲۸
متوکلین کو شیطان سے خوف کرنا چاہئے	،، ۷۶	۱۲۹
امور طبعیہ اور وساوس پر مؤاخذہ نہیں	،، ۷۷	//
تو در طریق ادب کوش	،، ۷۹	۱۳۰
جس کی اصلاح کی توقع نہ ہو اس کے	،، ۸۰	۱۳۱
درپے نہ ہونا چاہیئے ۔		
اسرار و احوال کا غیر شیخ محقق یا عوام	،، ۸۳	//
کے سامنے ذکر نہ کرنا چاہیئے ۔		
مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی تعلیم	،، ۸۶	۱۳۲
کفر کا فتویٰ دینے میں اغراض نفسانی	،، ۹۴	//
سے بچنا ضروری ہے ۔		
ضعیف کا مجاہدہ ۔	،، ۹۵	۱۳۳
سالک قبل تکمیل سلوک مرجائے تب بھی	،، ۱۰۰	//
اس کو اجر و ثواب پورا ملے گا ۔		
بعد زوال عذر اوراد کا اکمال کرنا چاہیئے	،، ۱۰۳	//
سفر میں تقصیر فی الاوراد کی اجازت ہے	،، ۱۰۶	۱۳۴
تکالیف شرعیہ کسی حال میں ساقط نہیں ہوتیں ۔	،، ،،	//
کسی کو اپنے علم و عمل پر اعتماد جائز نہیں ۔	،، ۱۱۲	۱۳۵
خلافِ سنت تعلیم خفی کا بطلان ۔	،، ۱۱۴	//
اعمال کے تمام ثمرات رضا کے تابع ہیں ۔	،، ،،	//
داڑھی منڈانے کا طریق شیطانی ہے ۔	،، ۱۱۹	۱۳۶

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
دعاوی اکاذیب کی حیثیت ۔	الانعام ۱۳۳ آیت	۱۳۶
صوفیاء کا طریق احسن ۔	،، ۱۲۵	۱۳۷
امور طبعیہ کاملین سے بھی زایل	،، ۱۲۸	//
نہیں ہوتے ۔	//	
عمل کے اعلیٰ درجہ پر قدرت نہ ہو تو	،، ۱۲۹	۱۳۸
ادنیٰ درجہ ہی پر عمل کرو ۔		
ثمرات باطنہ عاجلہ کا وعدہ نہیں ۔	//	۱۳۴
فقراء اور اغنیاء دونوں سے عدل	۱۳۵	۱۳۹
کرنے کا حکم ۔		
یقین کے مراتب غیر متناہی ہیں ۔	۱۳۷	//
طریق سے بار بار اعراض سے توفیق	۱۳۹	۱۴۱
اصلاح نہیں ہوتی ۔		
طلب جاہ کی مذمت ۔	۱۴۱	//
مخالف طریق کے ساتھ صحبت	۱۴۹	۱۴۲
رکھنا مذموم ہے ۔		
جواز انتقام ۔	//	//
صبر اور عفو کا محبوب ہونا ۔	۱۵۳	۱۴۳
افاضہ برکات سماویہ شیخ کے اختیار	//	//
میں نہیں ۔		
دنیا میں حق تعالیٰ شانہٗ کی رویت	//	//
ناممکن ہے ۔		
گناہوں سے سالک پر واردات کا فیض ۔	۱۶۸	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اسرار احکام کی تفتیش کی ممانعت۔	المائدہ آیت ۱	۱۴۴
تبرکات کی تعظیم کا حکم۔	۲	〃
طالب رضائے حق قابلِ رعایت ہے۔	۲	〃
کس مباح کا ترک نہ کرنا مطلوب ہے۔	۲	۱۴۵
بغض فی اللہ والے شخص سے بھی حدودِ شرعیہ سے تجاوز جائز نہیں۔	۲	〃
مجتہدین ومشائخ کا اتباع۔	۳	۱۴۶
قلب کی حفاظت کا خاص اہتمام۔	۳	〃
رُخص شرعیہ میں نقص کا شبہ حق کی مزاحمت ہے۔	۳	〃
معاملات میں طبعیات پر عمل نہ کرنے کی ممانعت۔	۸	۱۴۷
دنیوی نعمتوں کو حقیر سمجھنا جہالت ہے	۱۱	〃
مشائخ کا مریدوں کو تربیت کیلئے اپنے نائبوں کے سپرد کرنا۔	۱۲	〃
قبض معاصی کا سبب ہے۔	۱۳	۱۴۸
گناہوں کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے	۱۴	۱۴۹
اہل اللہ محض غیظ نفسانی کا قصد نہیں کرتے	۱۵	〃
معصیت پر مؤاخذہ نہ ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔	۱۸	۱۵۰
کسی اہل اللہ کے خاندان سے ہونا	۲۰	〃
بڑی نعمت ہے۔	المائدہ آیت ۲۱	۱۵۱
معصیت سے دنیوی مضرتیں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔	۲۶	〃
شیخ اپنے مخلص تابع میں حاکمانہ تصرف کرسکتا ہے۔	۲۷	〃
کمال دینی کا اظہار بطور شکر جائز ہے	۲۸	〃
شبہات سے بچنا مطلوب ہے۔	۳۱	۱۵۲
ہر ندامت توبہ نہیں۔	۳۲	〃
اہل اللہ کے ساتھ محاربہ کرنا ایسا ہے گویا اللہ تعالیٰ سے۔	۳۵	۱۵۳
تقرب الی اللہ کا طریق۔	۳۹	〃
توبہ کا معتبر ہونا اصلاح پر موقوف ہے	۴۱	〃
اہل طریق کی ایک عادت۔	〃	〃
محققین کی تاویل ہوائے نفسانی سے نہیں ہوتی۔	〃	۱۵۴
عفو اہل اللہ کے اخلاق میں سے ہے	۴۵	۱۵۵
اہل اللہ کا طریق۔	〃	〃
عین ذکر کے موقع پر کسی شغل کا ہجوم ہو تو اس سے جلد فارغ ہونا چاہیئے۔	۵۵	〃
تعلق مع اللہ دولت کی عظیم برکت	۵۶	۱۵۶
اہل اللہ کے طریق سے تمسخر کرنے	۵۷	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
والے سے دور رہنے کا حکم۔	المائدہ آیت	
مصلحت دینیہ ہو تو مخالف کی ذم	۶۰	۱۵۷
کو خوب ظاہر کر دے۔		
قوت نطقیہ، قوت غضبیہ اور قوت شہویہ	۶۲	"
جس شیخ میں حب دنیا ہو وہ بدحال ہے	۶۳	"
اتباع شریعت کے بغیر کوئی کمال معتبر نہیں	۶۸	۱۵۹
اعراض کرنے والے پر زیادہ قلق نہ کرنا چاہئے		"
تمام کبائر کی اصل اتباع ہوئی ہے	۷۰	"
بطلان استعداد۔	۷۱	۱۶۰
مشائخ کو متصرف مستقل سمجھنے کا ابطال	۷۶	"
خلاف شریعت رسوم کا ابطال۔	۷۷	"
وجد کا اثبات۔	۸۳	۱۶۱
صرف علم بغیر عمل کے کافی نہیں۔	۸۴	۱۶۲
ترک حیوانات کا ابطال۔	۸۷	"
معصیت سے دنیوی مضرتیں۔	۹۱	"
مشائخ کا مرید کے صدق کا امتحان کرنا	۹۴	۱۶۳
مشائخ کا نفس کو سزا دینے کا طریقہ۔	۹۵	۱۶۴
زہد کی تعدیل۔	۹۶	"
اہل رسوم کی کثرت پر دھوکا کھانا چاہئے	۱۰۰	۱۶۵
جانور غیر اللہ کے نامزد کرنے کا ابطال	۱۰۳	"
جاہل صوفیاء کے خلاف شریعت طریق	۱۰۴	۱۶۶

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
کا ابطال۔	المائدہ آیت	
عارفین امر بالمعروف وہی عن المنکر	۱۰۵	۱۶۶
کے بعد کسی کے زیادہ درپے نہیں ہوتے		..
بدانتظامی سے اہل حقوق کے مصالح	۱۰۶	۱۶۷
میں خلل پڑتا ہے۔		
استغراق، سکر، فنا، محویت۔	۱۰۹	"
اہل اللہ کی اولاد میں سے ہونا بھی	۱۱۰	"
ایک شرف ہے۔		
اہل اللہ میں خوارق کی تلاش سے	۱۱۲	۱۶۸
گریز کرنا چاہئے۔		
حق تعالیٰ کو حمد کا استحقاق دو وجہ سے	الانعام آیت ۱	"
معاند کسی طریق سے منتفع نہیں ہوتا	۷	۱۶۹
طریق اسلم خوارق کا ظاہر نہ ہونا ہی ہے	۸	"
حق تعالیٰ کی رحمت سب کو عام ہے۔	۱۲	"
تکالیف شرعیہ انبیاء سے بھی ساقط	۴۴	۱۷۰
نہیں ہوتیں۔		
غیر اللہ سے تصرف مستقل کی نفی۔	۱۷	"
اہل اللہ کے ساتھ محض حسب طبعی برتاؤ نہیں	۲۶	"
مسئلہ تمثل۔	۳۱	۱۷۱
کسی بزرگ کی ہر دعا کا مقبول ہونا	۳۵	"
لازم نہیں۔		

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
استدراج ۔	انعام آیت ۴۴	۱۷۲
عبدیت اور لوازم بشریت ۔	″ ۵۰	″
مریدوں کے بعض حقوق ۔	″ ۵۶	″
متوفی کے احوال کے تفاوت پر قبض روح	″ ۶۰	۱۷۳
ذکر اللہ کے اقسام	″ ۶۳	۱۷۴
موجودہ زمانے میں عرس کی حقیقت	″ ۷۰	″
طریق قوم میں داخل ہو کر پھر خارج	″ ۷۱	۱۷۵
ہونے کا انجام ۔		
مشغولی عن الحق کیساتھ مناظرہ اہل باطل	″ ۷۴	″
مخاطب کے حال کی رعایت مناسب ہے	″ ۷۶	۱۷۶
صورتِ دعویٰ سے احتیاط ۔	″ ۸۰	″
اہل شفقت کا مخالفین کے ارشاد میں تنگ	″ ۸۱	۱۷۷
مشائخ کی اکثر اولاد میں رُشد کی	″ ۸۴	″
ایک خاص شان ۔	″ ۸۷	۱۷۸
جذب اور سلوک ۔	″ ۸۸	″
حق تعالیٰ کا کوئی ایسا محبوب بالذات	″ ۹۳	۱۷۸
نہیں جس پر کسی حال میں مؤاخذہ نہ ہو ۔		
جھوٹی مشیخت یا دعویٰ فنا کی مذمت ۔	″ ۹۵	۱۷۹
اسباب منافی توکل نہیں ۔		″
حق کے لیے مخلوق کی طرف نظر کرنا		″
مذموم نہیں ۔		
دنیا میں حق تعالیٰ شانہٗ کی رویت	″ ۹۹	۱۸۰

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
نہیں ہو سکتی ۔	الانعام آیت ۱۰۳	۱۸۰
حق ارشاد ادا کر کے کسی کے درپے نہ ہونا	″ ۱۰۴	۱۸۰
اگر کوئی غیر واجب طاعت معصیت کا	″ ۱۰۸	″
سبب بن جائے تو وہ طاعت واجب نہیں		
خوارق کے معائنہ سے نفع لازم نہیں	″ ۱۱۱	۱۸۱
باب احکام میں کشف و الہام حجت نہیں	″ ″	۱۸۲
خلو فی الذہر کی ممانعت ۔	″ ۱۱۹	″
قلب کے گناہ ۔	″ ۱۲۰	۱۸۳
طریق حق کی معرفت نور ہے ۔	″ ۱۲۲	″
استعداد فیضان کی شرط عادی ہے	″ ۱۲۴	″
قبض اور بسط عقلی ہیں ۔	″ ۱۲۵	۱۸۴
غنا کا مفہوم ۔	″ ۱۳۳	″
دنیوی نعمتوں سے محروم رہنے کا	″ ۱۴۶	۱۸۵
سبب گناہ ہیں ۔		
جبر مذموم کا ابطال ۔	″ ۱۴۸	″
توحید کامل کی تعلیم ۔	″ ۱۶۲	″
مرشد کے دو اہم کام ۔	الاعراف آیت ۹	۱۸۶
اہل اعراف ۔	″ ۱۰	″
مال اور جاہ کی تحصیل میں انہماک مذموم	″ ۱۱	۱۸۷
اپنی رائے کو شریعت پر ترجیح دینے		
والا ابلیس کا وارث ہے ۔		

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
تکبر درگاہ الٰہی میں وصول مقبولیت سے مانع ہے۔	۱۱۸ اعراف آیت ۱۴۶	۱۸۸
دعا کا قبول ہونا قبولیت کی دلیل نہیں	،، ۱۵	،،
ہم کلام ہونا بھی علامت قبولیت نہیں	،، ۱۸	،،
کشف اور الہام کی مخالفت سے دنیوی ضرر لاحق ہوتا ہے۔	،، ۲۰ تا ۲۷	۱۸۹
بعض کا جنات کو اصلی صورت میں دیکھنے کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے۔	،، ۲۸	۱۹۰
اصلاح ظاہر و باطن کو جمع کرنیکا حکم۔	،، ۲۹	۱۹۱
قوت بہیمیہ، قوت سبعیہ اور قوت نطقیہ	،، ۳۳	،،
احکام الٰہی کو جھٹلانے کا انجام۔	،، ۴۰	۱۹۲
شیخ مرید کی اصلاح میں اس کے تحمل سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔	،، ۴۲	،،
کینہ طبعی غیر اختیاری دخول جنت سے مانع نہیں۔	،، ۴۳	،،
وصول الی المقصود وہی ہے۔	،، ۴۳	۱۹۳
ذمائم بعد مرگ بھی باقی رہتے ہیں۔	،، ۵۰	،،
استواء علی العرش کا مفہوم۔	،، ۵۳	،،
کلام الٰہی کا غیر مخلوق ہونا۔	،، ۵۴	۱۹۴
مسئلہ استعداد کی دلیل۔	،، ۵۸	۱۹۵
اولیاء اللہ سے محض معاصرت کے سبب نفرت	،، ۶۲	،،

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اکثر عوام عقلاء دین کو بیوقوف سمجھتے ہیں	۱۱۸ اعراف آیت ۱۹۹	۱۹۵
قوت اور جسامت کی زیادتی بھی	،، ۶۹	۱۹۶
اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔		
ناقۃ اللہ میں اضافت تشریف کیلئے ہے	،، ۷۳	،،
کسی صنعت میں مہارت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔	،، ۷۴	۱۹۷
سماع موتیٰ کا عجیب استدلال۔	،، ۷۹	،،
دوسرے اہل فضیلت کی تنقیص۔	،، ۸۵	۱۹۸
منکر کی ایجاد اس کے اقتداء سے استنباط	،، ۸۹	،،
مبغوضین پر ترحم نہ کرنا چاہیئے۔	،، ۹۳	،،
نعم دنیویہ میں طاعت کو بڑا دخل ہے۔	،، ۹۶	،،
صاحب نسبت ہونے پر غرور کی مذمت	،، ۹۹	۱۹۹
اصرار اور عناد کی مذمت۔	،، ۱۰۱	،،
باطل صورت میں اہل باطل صوفیوں کا اہل حق سے نفرت دلانا۔	،، ۱۰۹	۲۰۰
بعض اوقات مشائخ کا کسی مصلحت سے معصیت کی اجازت دینا۔	،، ۱۱۴	،،
مسمریزم کی حقیقت۔	،، ۱۱۶	۲۰۱
اصل مدار طریقت میں جذب من اللہ ہے	،، ۱۲۰	،،
مومنین کا غالب ہونا بھی نعمائے عظیم ہے۔	،، ۱۲۹	،،

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
عقوبت دنیا کا سبب ۔	الاعراف ۱۲۶	۲۰۲
دنیوی عادات میں بھی اہل باطل کے ساتھ تشبہ مذموم ہے ۔	۱۲۸	〃
چلہ کی دلیل ۔	۱۴۲	۲۰۳
مریدوں کو بعض خلفاء کے سپرد کرنے کی اصل ۔	۱۴۲	〃
دنیا میں رویت الٰہیہ ممکن نہیں ۔	۱۴۳	〃
متکبرین کے ساتھ تکبر عبادت ہے ۔	۱۴۶	۲۰۴
خوارق سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے ۔	۱۴۸	〃
حاجت کے وقت مرید پر غصہ جائز ہے ۔	۱۵۰	〃
غلبہ حال عذر ہے ۔	〃	〃
شیوخ سے اجتہادی خطا ہو سکتی ہے ۔	〃	۲۰۵
دنیوی ذلت کبھی گناہ کی سزا میں ملتی ہے ۔	۱۵۲	〃
بعض کے اس قول کا رد کہ "کفار کا اخیر بھی رحمت و مغفرت ہے" ۔	۱۵۲	۲۰۶
احکام شرعیہ کی مدافعت کے لیے حیلے کرنا مذموم ہے ۔	۱۶۳	〃
جب نفع کی امید نہ ہو نہی عن المنکر کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے ۔	۱۶۴	۲۰۷
معصیت کے ساتھ نسبت ہو تو	۱۶۸	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
استدراج ہے ۔	الاعراف آیت ۱۸۲	۲۰۸
گمراہ صوفیوں کا حال ۔	〃	〃
عہد الست سے متعلق حضرت ذوالنونؒ کا ارشاد ۔	۱۷۲	〃
سلوک میں داخل ہو کر پھر ہٹنے کا انجام ۔	۱۷۵	۲۰۹
اللہ تعالیٰ سے غفلت کا انجام ۔	۱۷۹	۲۱۰
قدرت مستقلہ اور علم محیط مقبولین کو بھی حاصل نہیں ۔	۱۸۸	〃
ندائے غیر اللہ بطور استغاثہ کے ناجائز ہے ۔	۱۹۴	〃
اخلاق کی ایک جامع آیت ۔	۱۹۹	۲۱۱
کاملوں کو بھی وسوسہ آنے کا امکان اور اسکا علاج ۔	۲۰۰	۲۱۲
امور غیبیہ غیر اختیاریہ ہیں ۔	۲۰۱	〃
شیخ کے ارشاد کے وقت مرید کو خاموش رہنا چاہیئے ۔	۲۰۳	〃
ذکر خفی اور جہر معتدل کا ثبوت ۔	۲۰۴	۲۱۳
ذکر کی ایک قسم فکر ہے ۔	۲۰۵	۲۱۳
اصلاح کے لیے زوال کبر پہلی شرط ہے ۔	۲۰۹	۲۱۴
نفع بصورت ضرر اور کبھی ضرر بصورت نفع ہوتا ہے ۔	الانفال آیت ۲۵	〃
اوصاف سالکین ۔	۲ تا ۴	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اسباب میں حکمتیں	الانفال آیت ۱۰	۲۱۵
نزول سکینہ سے قویٰ بدنیہ اور صفات نفسانیہ کو سکون۔	،، ۱۱	
فناء مع البقاء۔	،، ۱۷	۲۱۶
مؤمنین کے لیے بشارت۔	،، ۱۹	۲۱۷
مسئلہ استعدادِ اور اسکا زائل ہونا۔	،، ۲۳	،،
شوم صحبت بد۔	،، ۲۵	۲۱۸
تقویٰ کا شرط ولایت ہونا منصوص ہے	،، ۳۴	،،
اپنے شیخ کے کشف اور خواب پر بالکل جزم نہ کرنا چاہیئے۔	،، ۴۳	،،
اولیاء اللہ کو اعداء اللہ مع مشابہت کی ممانعت۔	،، ۴۷	۲۱۹
اہل باطل کو بھی کشف اور تمثل کا امکان۔	،، ۴۸	۲۱۹
معصیت کے سبب انوار و برکات کا منقطع ہونا۔	،، ۵۲	۲۲۰
سیاسی تدابیر کمال باطنی کے منافی نہیں۔	،، ۵۷	۲۲۱
کسی صفت محمودہ کا پیدا کرنا شیخ کے اختیار میں نہیں۔	،، ۶۰	،،
ضعف مدار تخفیف ہے۔	،، ۶۳	۲۲۲
شیخ پر امتناع خطا کا اعتقاد قبیح ہے	،، ۶۷	،،
حسنات الابرار سیئات المقربین۔	،، ۶۸	،،

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
طاعات سے دنیا و آخرت کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔	انفال آیت ۲۰	۲۲۳
اتباع شہوات فسق و تمرد کا سبب ہے	التوبہ آیت ۹	،،
کاملین میں بھی امور طبعیہ رہتے ہیں۔	،، ۱۴	۲۲۴
مجاہدات کے بعد ثمرات۔	،، ۱۶	،،
تعلق مع اللہ بمقابلہ تعلق مع الخلق کے زیادہ رعایت کے قابل ہے۔	،، ۲۳، ۲۴	،،
ترک عجب نزول سکینہ کا سبب ہے	،، ۲۵	۲۲۵
اہل دنیا اور منکرین صوفیاء کی صحبت سخت مضر ہے۔	،، ۲۸	۲۲۶
مصلحت دنیویہ تکمیل مصلحت دینیہ میں مانع نہ ہونا چاہیئے۔	،، ۲۸	،،
مستحق پر بددعا کرنا حسن خلق کے منافی نہیں	،، ۳۰	۲۲۷
نصوص کے معارضہ میں مشائخ سے تمسک کی مذمت۔	،، ۳۱	،،
خدائے کارساز پر نظر رکھکر مخالفین کی زیادہ پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔	،، ۳۲	۲۲۸
جاہل پیر کا مریدوں کے نذرانے بند ہونے کے خوف سے حق چھپانا۔	،، ۳۴	،،
بخل کی مذمت	،، ۳۴	،،
اولیاء کے مزارات پر فجور اور بدعات	،، ۳۶	۲۲۹

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
کا صدور قبیح میں اشد ہے۔	التوبہ	
اللہ تعالیٰ کے محب کے امتحان کا طریقہ۔	آیت ۴۳	۲۲۹
مدعیان صلاح و تقویٰ کا دھوکہ۔	〃	۲۳۰
حق تعالیٰ شانہٗ کا عفو و کرم۔	〃 ۴۳	〃
شیوخ کو چاہیئے کہ مریدوں کا عذر	〃 〃	۲۳۱
قبول کرنے میں بیداری سے کام لیں۔		
شوق کا اثبات۔	〃 ۴۴	
تعطل عدم ارادہ کی علامت ہے۔	〃 ۴۶	〃
نفس کا طاعات سے عجیب بہانہ۔	〃 ۴۹	۲۳۲
معرفت نہ ہونے کے سبب اعمال صالحہ	〃 ۵۵	〃
میں سستی اور کوتاہی۔		
اہل دنیا کے اموال اور زینت کو	〃 ۵۵	〃
مستحسن نہیں سمجھنا چاہیئے۔		
دنیا کی چیزوں میں راحت سمجھ کر دنیا کی	〃 ۵۵	۲۳۳
چیزیں جمع کرنے والوں کو راحت نہیں۔		
اہل رضا کی علامت۔	〃 ۵۹	〃
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کرم	〃 ۵۹	۲۳۴
عشاق کا غایت مقصود رضاء الٰہی ہے	〃 ۷۲	۲۳۵
ذوق محبت نہ رکھنے والے امتحان میں	〃 ۷۵	〃
پورے نہیں اترتے۔		
منکرین اولیاء کا حال۔	〃 ۸۰	۲۳۶

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
سلوک سے روکنے والے اہل بطالت کا حال	التوبہ آیت ۸۱	۲۳۶
رونا اگر خشیت یا محبت سے ہو	〃 ۸۲	〃
تو محمود ہے۔		
قبر پہ کھڑے ہو کر دعا و زیارت کا نفع	〃 ۸۴	۲۳۷
معذور فیت عمل کے سبب برکت سے	〃 ۹۱	〃
محروم نہیں رہتا۔		
صحبت صالحین سے بعید ہونے سے	〃 ۹۷	۲۳۸
مناسبت میں کمی آجاتی ہے۔		
اللہ تعالیٰ کو مالک سمجھنے سے خروج کرنا	〃 ۹۸	〃
غنیمت معلوم ہوگا۔		
اعمال قلب وغیرہ پر مطلع ہونے کا	〃 ۱۰۲	۲۳۹
دعویٰ ناز یبا ہے۔		
اعتراف بالذنب کی فضیلت۔		
بعض اوقات مرید کو خوف و رجا کے	〃 ۱۰۶	۲۴۰
درمیان معلق چھوڑنے میں حکمت۔		
دین کو اغراض فاسدہ کا آلہ بنانے	〃 ۱۰۷	〃
کی مذمت۔		
امر مکروہ شرعی کے سبب بننے	۱۰۸	〃
سے بچنا ضروری ہے۔		
حصول جمعیت میں مکان اور	۱۰۸	۲۴۱
زمان کی رعایت کو دخل ہے۔		

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
حدود کو ضائع کرنے والے ۔	التوبہ آیت ۱۱۲	
بغیر ایمان کے محض برکات کافی نہیں	" "	۲۴۳
کسی عذر کے سبب شیخ کوئی ایسا منع شدہ کام کرے تو مرید کے سامنے اپنا عذر بیان کر دے ۔	۱۱۴	"
شیخ کے لیے مرید پر حسب ضرورت تشدد جائز ہے ۔	۱۱۵	۲۴۴
حق تعالیٰ شانہٗ کی اپنی محبین کیساتھ عادت	۱۱۸	"
صحبت صالحین کی ترغیب ۔	۱۱۹	"
مہم دینی میں انتظام کا حکم ۔	۱۲۲	۲۴۵
مجاہدہ کی ابتداء نفس سے کرنا چاہیئے	۱۲۳	"
بلاء کی حکمت ۔	۱۲۶	"
شیخ میں جن اوصاف کا ہونا لازم ہے	۱۲۸	۲۴۶
دنیوی زندگی میں جی لگا بیٹھنا مذموم ہے	یونس آیت ۱	"
دعا و عبادت ایمان سے نہ ہو تو شرعاً نافع نہیں ۔	۲ "	۲۴۷
مصیبت کے وقت غیر اللہ کو پکارنا زیادہ قابل افسوس ہے ۔	۲۲ "	۲۴۸
رویت باری تعالیٰ تمام اخروی نعمتوں سے بھی افضل ہے ۔	۲۶ "	"
علماء رسوم کا حال ۔	۳۶۰	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
بزرگوں کے کلام سے منکرین اہل حجاب کی حالت ۔	یونس ۳۹ آیت	۲۴۹
اہل طریق کی مناظرہ میں حالت ۔	۴۱	"
غیر معلوم الحال اقالیم کے لوگوں سے کف لسان کیا جائے ۔	۴۷	۲۵۰
امراض قلوب ۔	۵۷	"
خوشی کی حد ۔	۵۸	۲۵۱
مباحات کو اپنے نفس پر اعتقاداً یا عملاً حرام کرنے کا رد ۔	۵۹	"
ولایت کے لیے کرامت شرط نہیں ۔	۶۳	"
مسئلہ مظہریت کی اصل ۔	۶۵	۲۵۲
رات کو کسی قدر سو رہنا اولیٰ ہے ۔	۶۷	"
اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کلام نہ کرنے پر استدلال ۔	۶۸	"
فساد استعداد ۔	۷۴۰	۲۵۳
مشائخ اہل باطل کی بات میں برکت اور بقاء نہیں ۔	۷۷۰	"
دعا توکل کے منافی نہیں ۔	۸۵	"
شیخ کی برکت سے فیض ۔	۹۸۰	۲۵۴
تبلیغ کے بعد در پے ہونے کی ضرورت نہیں ۔	۹۹۰	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
خلق پر نظر کرنا نظر الی الحق کے منافی نہیں	یونس ع ۱۱	۲۵۴
حیٰوۃ طیبہ۔	۶۰	۲۵۵
توکل فی الرزق کی ترغیب عظیم۔	۷۰	//
ہر حالت میں حق تعالیٰ شانہٗ پر توکل کرنا چاہیئے۔	۱۱ //	۲۵۶
شیخ اور مرید کے لیے ایک ضروری ہدایت	۱۲ //	//
خوارق کو قوت اعتقاد میں خاص دخل ہے۔	۱۴ //	۲۵۷
لذات نفسانیہ اور مواجید طبعیہ دنیا میں داخل ہیں۔	۱۵ //	//
باطن میں فاسق اور ظاہر میں دعویٰ ولایت۔	۱۸ //	۲۵۸
ولایت شریف عرفی کیساتھ خاص نہیں	۲۶ //	//
منکر کو اہل اللہ سے استفادہ نہیں ہو سکتا	۲۸ //	//
مصارف خیر کیلئے شیوخ کو چندہ کرنا نازیبا ہے۔	۲۹ //	۲۵۹
طالب کے حقوق شیخ پر۔	۳۰ //	۲۵۹
صاحب ارشاد کا صاحب تصرف یا صاحب کشف ہونا ضروری نہیں۔	۳۱ //	۲۶۰
محققین کی ایک شان۔	۳۳ //	//
ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں۔	۳۴ //	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
جواب بالمثل سے انتقام لینا مکارم اخلاق کے منافی نہیں۔	ہود ع ۴ آیت ۳۸	۲۶۱
اسباب مباشرت توکل کے منافی نہیں	۴۳ //	//
مشتبہ حال دعا سے نفی۔	۴۶ //	۲۶۲
طاعات کو راحت دنیویہ اور خوش عیشی میں دخل ہے۔	۵۲ //	۲۶۳
حضرت ہود علیہ السلام کا بڑا قوی توکل	۵۵ //	۲۶۳
بعض مقبولین کا انکار سب مقبولین کے انکار کے مانند ہے۔	۵۹ //	//
معاندین حق پر ہلاکت کی دعا کرنا کمال کے منافی نہیں۔	۶۷ //	۲۶۴
بعض حکمتوں کے سبب کاملین کو بھی کشف نہیں ہوتا۔	۶۹ //	//
مقام ادلال۔	۷۴ //	//
وظائف شیخ۔	۸۸ //	۲۶۵
فناء نار کا بطلان۔	۱۰۸ //	//
حاصل استقامت۔	۱۱۲ //	۲۶۶
مداہنت اور ظالموں کی مجالست سے نہی	۱۱۳ //	//
طاعت کے ملکہ کے غلبہ سے معصیت کا مادہ مضمحل ہو جاتا ہے۔	۱۱۴ //	۲۶۷
تخلیق انسان کی غایت تکوینیہ۔	۱۱۹ //	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اولیاء اللہ کی حکایات جمع کرنیکا سبب	ہود ۱۲۰	۲۶۸
مرید کو اپنا ہر حال شیخ سے بیان کرنا چاہیئے۔	یوسف ۴۰	〃
اپنا حال غیر شیخ سے کہنے میں ضرر کا احتمال ہے۔	〃 ۵۰	۲۶۸
شیخ اگر کسی مرید میں آثار رشد زیادہ پائے تو اس سے زیادہ محبت رکھ سکتا ہے۔	〃 ۸	۲۶۹
شیخ کی توجہ کو اصلاح میں بڑا دخل ہے	〃 ۹	〃
مرید کو کس صورت میں تفریحات جائز ہیں	〃 ۱۳	۲۷۰
کشف و فراست کا ہمیشہ صحیح ہونا درست نہیں	〃 ۱۸	〃
خوفِ ضرر سے سکوت اختیار کرنا	〃 ۲۰	۲۷۱
منافی کمال نہیں۔		
اپنے محسن کی رعایت۔	〃 ۲۳	〃
اپنے ضرر کے احتمال کے وقت مخالف کے عیب بیان کرنے میں حرج نہیں۔	〃 ۲۶	〃
مشاہدہ حق کا اثر۔	〃 ۳۰	۲۷۲
بعض بزرگوں کے اپنے کمالات بیان کرنے میں حکمت۔	〃 ۳۷	〃
ازالہ شدائد کے لیے کسی مخلوق سے استعانت طلب کرنے میں مضائقہ نہیں	〃 ۴۳	۲۷۳

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اہل طریق کی شان۔	یوسف ۳۷	۲۷۳
مقتدا کی یہی شان ہے کہ تہمت کے ازالہ کا اہتمام کرے۔	〃 ۵۰	〃
اگر بضرورت کمالات بیان کرنا پڑیں	〃 ۵۲	۲۷۴
تو اس بیان کی حکمت بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے۔	〃 ۵۳	
اپنی خوش معاملگی کا اظہار کس مصلحت سے جائز ہے۔	〃 ۵۹	〃
تدبیر شرعی منافی توکل نہیں۔	〃 〃	۲۷۵
کامل کا افعال، افعال حق ہیں۔	〃 ۶۶	〃
محبت طبعیہ اور حب حق جمع ہو سکتی ہے	〃 ۸۱	〃
مخلوق کو نظر حق سے دیکھنے کا اثر	〃 ۹۲	۲۷۶
اولیاء کے مکاشفات کا حال۔	〃 ۹۴	〃
انبیاء علیہم السلام کا خوف اقسام شرک	〃 ۱۰۱	۲۷۷
داعی الی اللہ میں کن اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔	〃 ۱۰۱	〃
ایک ہی شیخ کے مختلف الاستعداد مریدوں	〃 ۱۰۸	۲۷۸
خود اپنی اصلاح کی فکر بہت ضروری ہے	الرعد ۴	〃
غیر اللہ احیاء و اموات سے استغاثہ	〃 ۱۱	۲۷۹
کرنے والوں کا نقصان۔	〃 ۱۴	〃
انقیاد تشریعی و تکوینی۔	〃 ۱۵	۲۸۰

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
عقل معتبر عقل معاد ہے	الرعد ۱۹	۲۸۰	مبالغہ صدق کے منافی نہیں۔	ابراہیم ۴۶	۲۸۷
جملہ اوامر اور اہل حق۔	"	۲۸۱	ہر وقت شکم پری کی مذمت۔	الحجرات ۳	"
ذکر الٰہی اطمینان قلوب کا سبب ہے۔	۲۸	۲۸۱	کم فہم آدمی کو چاہیئے کہ اولیاء اللہ کے	" ۶	۲۸۸
عبادات کسی سے ساقط نہیں ہوتیں۔	۳۷	"	اسرار و معارف پر انکار نہ کرے۔		
تعلقات اہل دولت منافی ولایت نہیں۔	۳۸	۲۸۲	متبع سنت شیخ کامل سے خوارق	" ۱۴	"
خوارق کے مطالبہ کی ممانعت۔	"	"	طلب کرنے پر رد۔		
لوح محفوظ میں محفوظ کا مفہوم۔	۳۹	"	منکرین اولیاء کا حال۔	" ۲۱	"
شیخ کے اول مخاطب اس کے خلفاء	ابراہیم ۱	۲۸۳	حقائق توکل۔	" ۲۹	"
ہوتے ہیں۔			روح ایک سر خفی ہے۔	" ۳۵	۲۸۹
تکمیل مرید میں شیخ کو عظیم دخل ہے۔	۵	"	شیطان دار العمل اور دار الجزاء	" ۴۹	"
مؤمن کے لیے مصیبت بھی نفع	۶	۲۸۴	دونوں میں مقبول نہیں۔		
اور تربیت ہے۔			خوف و رجا سے تربیت ارشادی تعلیم	" ۵۷	۲۹۰
سوء ادب خود ایک مستقل جرم ہے۔	۹	"	ہر کام میں انتظام امر مستحسن ہے۔		"
شیطان کا روز صرف وسوسہ تک ہے۔	۳۲	۲۸۵	آثار غضب اور مبغوضین کی طرف	" ۶۵	"
حق تعالیٰ شانہٗ کی ایک نعمت اہل نار	۳۴	"	بطور تفریح بھی نہ دیکھنے کا حکم۔		
پر بھی ہے۔			ادراک کشفی و عقلی۔	" ۷۵	۲۹۱
کسی کو اپنے حال و کمال پر ناز نہ کرنا چاہیئے	۳۵	"	بعض اخلاق کی تعلیم۔	" ۸۵	"
توکل سے متعلق بعض غلاۃ صوفیاء	۳۵	۲۸۶	اغیار کی طرف نظر کرنے سے منع فرمانا	" ۸۸	۲۹۲
کا غلط استدلال۔			غم و ضیق کا علاج۔	" ۹۷ تا ۹۹	"
بقدر ضرورت اپنے یا اپنے اہل و عیال	۳۷	"	تکالیف شرعیہ کے ساقط ہونے کا	" ۹۹	"
کیلئے مال و جاہ طلب کرنا مذموم نہیں۔			اعتقاد الحاد محض ہے۔		

عنوانات	صفحہ نمبر	حوالہ
زینت وجمال سے کنارہ کشی ہمیشہ ہی کے لیے مناسب ہے۔	۲۹۳	النمل آیت ۶ تا ۸
زینت کا لباس کسی صورت میں خلاف طریق نہیں۔	"	۱۴ "
تکبر کی مذمت۔	۲۹۴	۲۲۰
حیوٰۃ طیبہ کن کو میسر ہوتی ہے۔	"	۳۰
ملائکہ دنیا میں بھی غیر نبی کیساتھ بھی کلام کرتے ہیں۔	"	۳۲
مہاجر اور متقی کو حسنات دارین کی بشارت	۲۹۵	۴۱
نعمتوں کے سب ذرایع منعم حقیقی کے مظاہر ہیں۔	"	۵۲
کسی حقیر چیز کی ظاہری صورت کو نہ دیکھو۔	"	۶۹
حق تعالیٰ کی ذات وصفات میں اپنی رائے سے کلام نہ کرنا چاہیئے۔	۲۹۶	۷۴۰
اخلاق کیلئے جامع ہونے کی ضرورت۔	"	۹۰ "
دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے کا حکم۔	۲۹۷	۹۶۰
اولیاء کو دنیا میں حیوٰۃ طیبہ میسر ہوتی ہے	"	۹۷ "
جب مؤمن شیطان پر غالب آنا چاہے تو شیطان کا ذرا زور بھی نہیں چلتا۔	"	۹۹۰
وسوسہ میں مطلق ذم نہیں۔	۲۹۸	۱۰۶۰
دنیا کی حب طبعی پر ملامت نہیں۔	۲۹۹	النمل ۱۰۷۰
مدعیان زہد حق تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔	"	۱۱۲۰
طریقت کے احکام شریعت کے مبائن نہیں	۲۹۹	۱۱۶۰
دنیا میں نعمتوں کا مل جانا مقام عقبیٰ کا منقص نہیں۔	"	۱۲۲۰
تبلیغ کے بعد اصرار کی ضرورت نہیں	۳۰۰	۱۲۵
صبر کے مراتب۔	"	۱۲۷
عبودیت اشرف اوصاف ہے۔	۳۰۱	بنی اسرائیل ۱ "
نشر مکان وطنی مکان خوارق ممکنہ سے شرور وقبائح میں تکوینی مصالح۔	۳۰۱	۴ "
دعا کے بعض آداب۔	"	۷ "
مرید کا قلب شہوات وطبعیات کے اتباع سے خراب ہو جاتا ہے۔	۳۰۲	۱۱ "
آخرت کے لائق سعی کونسی ہے۔	۳۰۳	۹۱
توسع فی الدنیا مقبول ہونیکی عبدیت نہیں	"	۲۰
اپنے شیخ ومربی کے لیے دعا کرنا۔	"	۲۴۰
شیخ کو اپنے حقوق میں تشدد نہ کرنا چاہیئے	۳۰۴	۲۵
کسی وقت افادہ طالب سے عذر ہو تو نرم جواب دینا چاہیئے۔	"	۲۸۰
مشائخ کو مریدوں کیساتھ کس طرح رہنا چاہیئے	۳۰۵	۲۹۰

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ تمہ
قدرت کے وقت ضبط نفس کی تعلیم	بنی اسرائیل ۳۴	۳۰۵
تخمین رائے سے کلام کرنے کی ممانعت	۳۶ "	"
جمادات تسبیح قالی کرتے ہیں۔	۴۵ "	۳۰۶
مخالفین کے ساتھ نرمی کی تعلیم۔	۵۴ "	"
اصلاح میں کسی کے درپے نہ ہو۔	" "	"
انسان مواقع ضلال سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر نہیں بچ سکتا۔	۶۵ "	"
اہل طریق کا ماضی کی یاد کو حجاب کہنے کا مقصد۔	۶۹ "	۳۰۸
اپنے تقدس ونسبت باطنہ پر کسی کو ناز کرنے کا حق نہیں۔	۷۳ "	"
سالک کو ہر وقت دعا کی حاجت ہے	۸۲ "	"
باطنی نور اور ظلمت۔	۹۴ "	"
تحلیہ اور تخلیہ۔	۸۲ "	۳۰۹
اسرار غیر ضروریہ کا تفحص مذموم ہے	۸۵ "	"
اہل نسبت کو سلب نسبت سے ڈرنا چاہیے	۸۶ "	"
طلب خوارق کی مذمت۔	۹۰ "	۳۱۰
مقبولین کو ہر درخواست پورا کرنے کی قدرت نہیں۔	۹۳ "	"
معلم ومتعلم میں مناسبت کا ہونا شرط ہے	۹۵ "	۳۱۱
مدت طویلہ کے بعد عذاب منقطع نہیں ہوگا	۹۷ "	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
طالبین سے طریق کی حقیقت چھپانے کی مذمت	بنی اسرائیل ۱۰۰	۳۱۱
ترکی بہ ترکی جواب دینا کب جائز ہے	۱۰۷ "	۳۱۲
خشیت حق سے رونے کی فضیلت۔	۱۰۹ "	"
مقام عبدیت کے مشابہ کوئی مقام نہیں	الکہف	"
بأس ایک حجاب ہے۔	۲ "	"
اعمال صالحہ جن کا مقصود صرف رضائے حق ہے	" "	۳۱۳
اجر اور رویت بلا حجاب ہے۔	" "	"
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی شفقت	۶ "	"
حسن عمل کون سا ہے؟	۷ "	۳۱۴
اشیاء ارضیہ کا ظہور فنا۔	۸ "	"
حالت فنا واستغراق۔	۱۲ "	"
صحو بعد السکر۔	۱۲ "	۳۱۵
غیر اللہ سے عزلت وصل حق کا موجب ہے	۱۴ "	"
مراقبہ کے لیے آنکھیں بند کرنا۔	۱۷	۳۱۶
جس کی استعداد صالح نہ ہو اس کی رہبری سخت دشوار ہے۔	۱۸ "	"
خلوت در انجمن۔	" "	"
صالحین کی مجالست اور مجاورت غنیمت ہے	" "	۳۱۷
اہل اللہ کی بیعت کی مثال۔	" "	"
طالبان حق کی شان۔	۱۹ "	"
طالبان حق کو ورع کا عمل اختیار کرنا چاہیے	۱۹ "	۳۱۸

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
حسن معاملہ کی وصیت ۔	الکہف ۱۹ع	۳۱۹	قطب الکونین اولیاء کا اثبات ۔	الکہف ۷ ع ۲	۳۲۹
اسرار حق اغیار پر ظاہر نہ ہونا چاہیں ۔	۰ ۰	۰	فوری ضرورت کے لیے سوال کرنا جائز ہے	۷ ع ۷	۰
غار اصحاب کہف کے پاس مسجد بنانے کا مقصد	۰ ۲۱	۰	کرامات اولیاء کا اثبات ۔	۰	۰
تجرید فرید ۔	۲۳۰	۳۲۰	اکتساب معیشت کو اختیار کرنا منافی کمال نہیں	۰ ۷۱	۳۲۰
ذکر کا مطلوب ہونا ۔	۲۴ ۰	۰	مرید سے مناسبت نہ ہو تو اس کا علیحدہ	۰ ۷۸	۰
کامل بصیر و سمیع حق تعالیٰ شانہٗ ۔	۲۶ ۰	۰	کر دینا مناسب ہے ۔		
حق تعالیٰ شانہٗ کے سوا کوئی مختار کامل نہیں ۔	۲۸ ۰	۳۲۱	بزرگوں کی اولاد کی رعایت ۔	۸۲	۰
فقراء کی صحبت کی برکات ۔	۰ ۰	۰	کاملین کیلئے بھی خلاف شرع امور جائز نہیں	۰	۰
پیروں کو طالبین پر توجہ رکھنے کا حکم ۔	۰ ۰	۰	مشائخ کا ادب و احترام اور ان پر	۰	۳۲۸
اغنیاء کی طرف میل کرنے کا سبب ۔	۰ ۰	۳۲۲	ترک اعتراض ۔		
فقراء متوکلین علی اللہ کی تسلی ۔	۶۰ ۰	۰	اموال و حکومت منافی نہیں ۔	۸۴	۳۲۹
شیخ کامل کی تلاش میں پوری کوشش کرنا ۔	۰ ۰	۳۲۳	ذکر خفی اور ذکر جہر ۔	۳ مریم	۰
سفر میں زاد راہ رکھنا منافی توکل نہیں ۔	۶۱ ۰	۰	الحاح فی الدعا کی فضیلت ۔	۵۰	۰
اپنی حالت مرض وغیرہ کا اظہار منافی کمال نہیں	۰	۰	اولاد کا طلب کرنا منافی زہد نہیں ۔	۰ ۰	۳۳۰
وسوسہ و نسیان شیطان کے اثر سے پیش	۶۳ ۰	۰	مادر زاد ولی کے قول کی اصل ۔	۱۲ ۰	۰
آنا منافی ولایت نہیں ۔			تمثل کا مسئلہ ۔	۱۷ ۰	۳۳۱
علم لدنی کا اثبات ۔	۶۵ ۰	۳۲۴	موت کی تمنا کسی دینی سبب سے جائز ہے	۲۳ ۰	۰
حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام	۶۶ ۰	۰	تحصیل رزق میں فی الجملہ سعی کرنا مطلوب ہے	۳۵	۰
نے کس قدر ادب و تواضع کی رعایت فرمائی			سلوک اور جذب ۔	۵۸ ۰	۳۳۲
شیخ کو مرید سے مناسب شرطیں لگانے	۷۰ ۰	۳۲۵	تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے	۰ ۰	۰
کا حق ہے ۔			مجاہدات میں صبر و ثبات کی تعلیم ۔	۰ ۰	۰

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
احوال پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔	۱ مجالس ۷۵	۳۳۲
ترقی کی کوئی حد نہیں۔	۷۶	〃
صلحاء کا بغض علامت بغض باطن ہے۔	۹۶	〃
مجاہدہ میں تعدیل کی ضرورت۔	ظہ ۳	۳۳۴
بعض اوقات صاحب کشف کو بھی کشف کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔	۱۰	〃
مقامات مقدسہ کا ادب۔	۱۲	۳۳۵
اعمال ظاہرہ میں اسرار باطنہ کا اثبات۔	۱۴	〃
منتہی کامل سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں۔	۱۶	〃
کاملین کا اسباب کیساتھ تمسک کرنیکا اثبات	۱۸	۳۳۶
خوارق کا اثبات۔	۲۰	〃
امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں۔	۲۱	〃
دعا اور کمال توکل میں منافی نہیں۔	۲۵	〃
اکابرین کا اسباب سے تمسک۔		۳۳۷
اکابر کا قصد اسباب سے دین ہی ہوتا ہے۔	۳۳	〃
غیر انبیاء کے لیے الہام کا ثبوت۔	۳۸	〃
کاملین سے بھی لغزش ہونے پر ایک مسئلہ مظہریت۔	۴۰	〃
برکت فی التعلیم کی ایک شرط۔	۳۹	〃
ہر شخص سے اس کے رتبہ کے موافق پیش آنا چاہیئے۔	۴۲	〃
	۴۵	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں۔	ظہ ۴۵	۳۳۹
قرب ذاتی اور قرب صفاتی۔	۴۶	〃
ہر شخص سے اسکے رتبہ کے مطابق سلوک۔	۴۸	〃
معرفت بالکنہ ممتنع ہے۔	۴۹	۳۴۰
مؤثر حقیقی حق تعالیٰ شانہٗ ہیں۔	۵۴	〃
حفظِ مراتب کا اثبات۔	۶۱	〃
دعویٰ کمال نہ کرنے کا اثبات۔	۶۷	〃
عمل اختیاری توفیق پر موقوف ہے۔	۷۰	۳۴۱
حق تعالیٰ شانہٗ کا عجیب لطف وکرم۔	۷۲	〃
استعداد کامل سے مبتدی منتہی ہوجاتا ہے۔	۹۶	۳۴۲
مفارقت اشرار کی کب اجازت ہے۔	〃	〃
اغیار کی کشف وتصرف پر نہی۔	۱۱۴	〃
ترقی فی السلوک کی طلب۔	۱۱۵	〃
ضعف طبعی اور منافات میں کمال نہیں۔	۱۲۰	〃
ثمرات غیر مقصودہ کی طلب مضر ہے۔	۱۲۱	۳۴۳
کاملین سے بھی خطا اجتہادی کا صدور ہوسکتا ہے۔	۱۲۲	〃
جذب کی سلوک پر تقدیم۔	۱۲۵	〃
حقیقی قبض کا سبب معصیت ہے۔		۳۴۴
نظر بر قدم کی اصل۔	۱۳۱	〃
غفلت مذمومہ کونسی ہے۔	۱۳۱ انباء	〃
خلافت مردوں کو ہی دی جاتی ہے۔	۷	۳۴۵

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
کھانا نہ کھانا علامت مقبولیت کی نہیں	۸	۳۴۵	دل میں خشیت حق ہونے سے مخلوق میں ہیبت	۸۲	۳۵۲
ہر شئی کی تخلیق میں حکمت خداوندی ہے	۱۶	۳۴۶	غلبہ افتقار کے سبب دعا منافی توکل نہیں	۱۳۰	۰
خلق کی غایت اسماء وصفات کا ظہور ہے	۱۸	〃	حضرت یونس علیہ السلام کے دعا کی اقرب والطف تفسیر	۸۷	۳۵۳
خواص کا خوف عظمت حق سبحانہ وتعالیٰ کے سبب ہے	۲۸	۳۴۷	بعض اہل طریق کا کفر کی نسبت اپنی طرف کر لینے کا سبب	۹۰	〃
قبض میں بھی حکمتیں اور اسرار ہوتے ہیں	۲۷	〃	حق تعالیٰ شانہٗ استجابت دعا سے عادۃً اسباب مہیا کر دیتے ہیں	〃	۳۵۴
تصوف میں زیادہ تر حصہ تشویشات کا عجلت سے ہے	۳۶	〃	طاعات سے دنیا کی نعمتیں بھی ملتی ہیں	〃	〃
اہل اللہ کی بے قدری کرنے پر تشنیع	〃	۳۴۸	اہل اللہ کو فرح دائم میسر ہوتا ہے	۱۰۲	〃
اساس اول استعداد اور فطرت ہے	۵۱	〃	مقبولین کی برکات تمام عالم کو پہنچتے ہیں	۱۰۷	۳۵۵
تصور شیخ میں راہ اعتدال	۵۲	۳۴۹	اہل اللہ کو غیب کا علم نہیں ہوتا	۱۰۳	〃
دنیوی یا دینی اکابر کے اتباع میں غلو کی مذمت	۵۴	۳۵۰	حالت سکر	الحج ۲۰	۳۵۶
کرامات اولیاء برحق ہیں	۶۹	〃	حق تعالیٰ شانہٗ کی تصرفات بدیعہ کا سبب	۶۰	〃
ہجرت سنت انبیاء ہے	۷۱	〃	علم فروعی کے اقسام	۸۰	۳۵۷
حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا مخذولین سے انتقام لیتے ہیں	۷۲	۳۵۱	مدح خلائق کی نیت عبادت مذموم ہے	۱۱۰	〃
			کرامت قضا کی مذمت	۱۵	〃
اسباب عادیہ کا استعمال کرنا توکل کے منافی نہیں	۸۲	۳۵۲	سجدہ وانقیاد غیر عقلاء کا غیر متبادر ہے	۱۸۰	۳۵۸
			تربیت سے متعلق مناسب خدمات شیخ کے ذمہ ہوتی ہیں	۲۶۰	〃
			اصل محل تقویٰ کا قلب ہے	۳۲۰	۳۵۹

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
قربانی کا مقصود۔	الحج آیت ۳۷	۳۵۹
مباحات سے منتفع ہونے کی رغبت مطلوب ہے	۳۴	
حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا انتقام لیتے ہیں	۳۶	
احکام تکوینیہ بھی مثل احکام تشریعیہ کے	۳۸	۳۶۰
اہل تمکین کا حال۔	۴۱	۳۶۰
حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا خود انتقام لیتے ہیں	۴۰ "	۳۶۱
دل کی آنکھ اور کان۔	۴۶	۳۶۲
وساوس شیطانی خود بخود مضمحل ہوجاتے ہیں	۵۲ "	"
عذاب حقیقی خدا تعالیٰ کے یہاں مطرود	۵۷ "	"
ہوجاتا ہے۔		
معاند سے جدال نہ کرنے کی اصل۔	۶۷ "	۳۶۳
دورِ حاضر کے مدعیان تصرف کی مذمت	۷۲ "	۳۶۳
اولیاء اللہ کے معاملہ میں غلو کی مذمت	۷۳ "	۳۶۴
مجاہدہ کی جملہ اقسام۔	۷۸ "	"
تربیت میں سہولت کی ضرورت۔	۷۸ "	"
اچھا لقب دینے کی اصل۔	۷۸ "	۳۶۵
خشوع قبولیت نماز کی شرط ہے۔	المؤمنون ۲ "	"
اہل طریق کے مبالغہ فی الورع کی تقریر	۳ "	"
قوت شہویہ پر مستولی۔	۵ "	"
کمال فیض کی شرط مناسبت ہے۔	۲۴ "	۳۶۶
کمال فناء سے حاصل شدہ ایک حال۔	۲۷ "	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
بعض اہل کشف کا دعا کرنے سے نذر	المؤمنون آیت ۹۷	۳۶۶
رہبانیت کا ابطال۔	۵۱ "	۳۶۷
باطنی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے	۵۵ "	"
اپنے نفس اور اپنے اعمال سے کبھی	۶۰ "	"
مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔		
فضائل پر فخر کرنا مذموم ہے۔	۶۷ "	۳۶۸
اہل طریق مریدوں کی خواہشات کا	۷۰ "	"
اتباع نہیں کرتے۔		
مریدین سے مال طلب کرنے کی مذمت	۷۲ "	"
عوام اور اجانب کی بے ادبیوں سے	۹۶ "	۳۶۹
التفات نہ کرنا چاہیئے۔		
منتہی کو بھی وساوس آتے ہیں۔	۹۷ "	"
اہل ایمان کو نسبت الی المقبولین نافع	۱۰۱ "	"
ہوگی۔		
اولیاء اللہ کی عداوت کا انجام جہنم ہے	۱۳۹ "	۳۷۰
نفی تکلیف سے عبثیت لازم ہے۔	۱۱۵ "	"
بعض خطاؤں میں رعایت مضر ہے	النور ۲	۳۷۱
مرید کو تادیب مجمع میں مناسب ہے	۲	"
اخیار کو اشرار سے میل جول نہ رکھنا چاہیئے	۲	"
خیر خواہی کی بناء پر عدم مناسبت پر	۵۰	۳۷۲
دوسرے کامل سے رجوع کا مشورہ دینا۔		

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
مشائخ کو مخالفین کے انکار سے محزون نہ ہونا چاہیئے۔	النور ۸	۳۷۳
خبروں میں سخت احتیاط اور تحقیق سے کام لینا چاہیئے۔	۱۲	〃
شیخ کے اہل وعیال کے ساتھ خصوصیت سے ادب واحترام سے پیش آنا چاہیئے	۱۶	〃
مدار کار فضل پر ہے۔		۳۷۴
مریدوں کی لغزشوں پر ان سے فیض بند نہ کرنا چاہیئے۔	۲۳	〃
اسرار نااہل کے سامنے نہ پیش کیے جائیں	۳۱	۳۷۵
مسئلہ وحدت الوجود کا حاصل۔	۳۵	〃
مؤمن مخلص کی مثال۔	〃	۳۷۶
خانقاہ کا ادب اور حق۔	۳۶	〃
خلوت در انجمن۔	۳۷	۳۷۷
معذورین طریق اپنے اعمال کو حقائق سمجھتے ہیں۔	۳۹ 〃	〃
بعض لوگوں کا مشائخ سے زبان سے اقرار مگر دل سے انکار۔	۴۷ 〃	〃
استعداد حق تعالیٰ شانہٗ کا عطیہ ہے	۴۰ 〃	۳۷۸
جمادات اور حیوانات کے لیے بھی تسبیح اور دعا کا اثبات۔	۴۱ 〃	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
شیخ کو کسی کے درپے ہونا مناسب نہیں۔	النور ۵۳	۳۷۹
اتباع سنت سے کشف حقائق۔	۵۴ 〃	۳۷۹
خلافت باطنی۔	۵۶ 〃	〃
اذن بالقلب اجازت کے حکم میں ہے۔	۶۱ 〃	۳۸۰
مرید کو مستقل ہوکر کوئی کام نہ کرنا چاہیئے	۶۲ 〃	〃
شیخ سے دوری نقصان سے خالی نہیں	〃	۳۸۱
شیخ کا ایک خاص ادب واحترام۔		〃
اولیاء اللہ پر بعض علماء خشک کا طعن۔	الفرقان ۴ 〃	۳۸۲
اولیاء لوازم بشریت سے ماورا نہیں ہوتے	۷ 〃	〃
معیار کمال خوارق نہیں۔	۲۱ 〃	〃
احوال باطنیہ غیر اختیاریہ کے منتظر رہنے کا منشاء تکبر ہے۔	۲۲ 〃	۳۸۳
بعض کے مضر حالات۔	۲۳ 〃	〃
عجب حابط اعمال ہے۔	۲۷ 〃	〃
اشرار کی صحبت سے تحذیر۔	۳۱ 〃	۳۸۴
اولیاء اللہ سے عداوت سوء خاتمہ کی علامت ہے	۳۲ 〃	〃
سالک کو تاخیر سے گھبرانا نہ چاہیئے۔	۳۲ 〃	۳۸۵
طبیعت کے موافق چلنے والوں کا حشر	۳۴ 〃	〃
خواہش نفسانی کی اتباع کی مذمت۔		
ممکنات کو ظل واجب کہنا قوم میں شائع ہے	۴۵ 〃	〃
رات احوال باطنہ اور گریہ وزاری کی ساعتیں ہے	۴۷ 〃	۳۸۶

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
قبل وصول آثار ظاہر ہوتے ہیں۔	الفرقان ۴۸	۳۸۶	سالک کو ہمیشہ طلب اور ترقی کی فکر میں مگن رہنا چاہیئے۔	الشوریٰ ۸۲	۳۹۷
صفات ذمیمہ اور صفات حمیدہ میں امتیاز	۵۳	۳۸۷	جنت سے استغناء کا دعویٰ درست نہیں	۸۹	"
اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اوصاف۔	۶۳	۳۸۹	اپنے سلسلہ کے بقاء کی تمنا کا ثبوت۔	۸۴	۳۹۸
آداب شیوخ۔	الشعراء ۲	۳۹۰	اہل اللہ کے نسب یا صناعت میں کمتر ہونے کے سبب عار نہ کرنا چاہیئے۔	۱۱۱	"
باطن میں تصرف کرنا ایک قسم کا تصرف ہے۔	۴	۳۹۱			
گمراہ کے ساتھ الزام صحت میں تلطف برتا جائے۔	۱۰	"	دین کو ضرر پہنچانے والے کے حق میں بددعا کرنا جائز ہے۔	۱۱۸	"
امور طبعیہ اور کمال میں منافات نہیں۔	۱۳	۳۹۲			
صادقین کے اخلاق۔	۲۱	"	عبث قول وفعل کی مذمت۔	۱۲۸	۳۹۹
کافر کے احسان سے متعلق بزرگوں کی عادات	۲۲	"	طمع خلود اور کافروں کے کام۔	۱۲۹	"
حق تعالیٰ شانہٗ کی معرفت بالکنہ نہیں ہوسکتی۔	۲۳	۳۹۳	کونسی بطش منافی طریق نہیں۔	۱۳۰	"
			توبہ میں صرف ندامت طبعیہ کافی نہیں	۱۵۹	۴۰۰
مصلحت دینیہ کے سبب بعض بزرگوں کی بعض منکرات سے چشم پوشی کی اصل۔	۴۳	۳۹۴	اولیاء اللہ میں بھی لوازم بشریہ ہوتے ہیں	۱۸۶	"
			کسی بزرگ کے انکار پر فوراً وبال نازل ہونا ضروری نہیں۔	۱۸۷	"
جذبہ الٰہیہ کا اثبات۔	۴۶	"			
اشتیاق الی الموت۔	۶۲	"	خوارق اہل اللہ کے قبضہ میں نہیں۔	۱۸۸	۴۰۱
عارف اسباب سے توسط کے ساتھ تمسک کرتا ہے۔	۶۲	۳۹۵	قلب میں بھی سمع وبصر ہیں۔	۱۹۳	"
			ولی سے بھی کبھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں۔	۱۹۴	۴۰۲
ادب اور عبدیت کا پورا اظہار۔	۷۸	۳۹۶			
ادب اور امانت کی رعایت۔	۸۰	"	اقربین کا حجاب بہت سخت ہوتا ہے۔	۲۱۴	۴۰۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو ادب۔	۸۲	۳۹۷	مخلص تابعین سے تواضع وزمی سے پیش آنا چاہیئے۔	۲۱۵	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
طریق سے مخالف کو تبری کرنا چاہیئے۔	الحجر ۲۱۶	۴۰۳
مقام توکل۔	۲۱۷	〃
مریدین کے احوال تربیت شیخ کے ذمہ ہے۔	۲۱۹	〃
شیطان طالب صادق متقی کے دین کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔	۲۲۳	۴۰۴
عارفین کے اشعار کہنے کا سبب۔	۲۲۶	〃
شہادت قلب ہر شخص کی معتبر نہیں۔	النحل ۴	۴۰۵
تجلی مثالی۔	۷	〃
انبیاء علیہم السلام کے وحی کے وقت کی حالت	۱۰	〃
کاملین میں غلبہ فنا کے آثار کا ہر وقت مستمر رہنا لازم نہیں۔	۱۵	۴۰۶
اظہار نعمت عجب و کبر میں داخل نہیں۔	۱۵	
منتہی کیلئے مال اور ملک کمال میں تنافی نہیں۔	۱۶	〃
انبیاء اور اولیاء (علیہم السلام) کو علم غیب نہیں۔	۱۸	۴۰۷
بہائم میں بقدر ضرورت علم اور معرفت موجود ہے۔	۲۴	〃
کفار کا ہدیہ بمصلحت رد کیا جا سکتا ہے۔	۳۶	〃
دلیل صحت خوارق۔	۴۰	۴۰۸
طریق میں داخل ہونے والے کا امتحان۔	۴۱	〃
معاندین کی ہلاکت پر مسرور ہونا کیسا ہے۔	۵۹	〃
وصول الی الحق کے لیے خلائق میں نظر کرنا مطلوب ہے۔	۶۰	۴۰۹

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
توجہ الی الحق میں اعتدال مطلوب ہے۔	النمل ۷۰	۴۰۹
حق پہچاننے کی خاصیت قوت قلب ہے۔	۷۹	۴۱۰
ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں۔	۸۰	〃
عارفین کا کلام سمجھ نہ آنے پر سکوت مناسب ہے۔	〃	〃
حوادث کے وجود۔	۸۸	۴۱۱
لذات سے طاعات افضل ہیں۔	۸۹	۴۱۲
انبیاء اور اولیاء کسی سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں۔	۹۱	〃
فیوض کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا واجب ہے۔	۹۳	〃
زوال کبر میں مواقع فضل الٰہی کا ارتفاع ہے۔	القصص ۵	〃
اختیاری خوف و حزن سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔	۹	۴۱۳
اہل اللہ کی طبعی محبت ایمان اور ہدایت میں نافع ہوتی ہے۔	۹	〃
کامل میں کبھی امور طبعیہ عود کرتے ہیں۔	۱۰	۴۱۴
تکمیل اخلاق کا مدار تائید الٰہی ہے۔	۱۰	〃
تدبیر میں اعتدال منافی توکل نہیں۔	۱۱	〃

تعلیمات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
قبل مشاہدہ اطمینان نہ ہونا کمال ایمان کے منافی نہیں۔	القصد ۱۳	۴۱۵
کاملین کو دوسروں سے زیادہ حیثیت ہوتی ہے۔	۱۶	//
اہل اللہ ظالم کیلئے کبھی عہدہ حکومت کی دعا نہیں کرتے۔	۱۸	۴۱۶
کاملین کی سیاست میں عدل کا لحاظ ہوتا ہے	۱۸	//
کاملین کو خدمتِ خلق سے عار نہیں ہوتی۔	۲۴	۴۱۷
کاملین حق تعالیٰ کی نعمتوں سے استغناء کا دعویٰ نہیں کرتے۔	۲۴	//
عمل بقصد عوض نہ ہونے کے باوجود کچھ عوض قبول کر سکتا ہے۔	۲۵	//
مزدوری یا دیگر اسباب معاش منافی توکل نہیں۔	۲۷	۴۱۸
اہل اللہ کو منجانب اللہ ایک خاص شان شوکت عطا ہوتی ہے۔		//
اہل اللہ کے بعض اخلاق۔		
ہدایت کسی کی قدرت میں نہیں۔	۵۴	۴۱۹
وصول الی المقصود تین چیزوں میں معلق ہے۔	۵۶	//
	۵۶	
سلوک کے طریقوں کی جامع آیت۔	۶۷	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اپنے اختیار کے غیر مستقل ہونے کا استحضار جبر محمود ہے۔	القصد ۶۸	۴۱۹
احوال و واردات پر فرح کا حکم۔	۷۶	۴۲۰
ثمرات کو اپنی سعی اور مجاہدہ کی طرف منسوب کرنا مذموم ہے۔	۷۸	//
علم معتبر کون سا ہے؟	۷۹	//
نصیحت میں زجر بھی مشروع ہے۔	۸۰	۴۲۱
مجاہدہ مطلوب ہے۔	۸۳	//
اہل طریق ترک معاصی کا سا اہتمام ازالہ کبر کا بھی کرتے ہیں۔		//
مسئلہ وحدت الوجود کا حاصل۔	۸۸	۴۲۲
مجاہدہ وصول الی المقصود کی شرائط میں سے ہے۔	عنکبوت	//
مجاہدہ کے بعد عجب استحقاق کا قلع ہے۔	۶	//
کسی کے گناہوں کا ذمہ کوئی بھی نہیں لے سکتا۔	۱۲	۴۲۳
بعض اہل طریق کی سیاست میں مصلحتیں۔	۲۰	//
کون سا اتحاد واجب الترک ہے	۲۵	۴۲۴
دنیوی نعمتوں کا عطا ہونا آخرت کے رتبہ کو نہیں گھٹاتا۔	۲۷	//
اعداء دین پر بد دعا کرنے کا جواز۔	۳۰	//

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	صفحہ نمبر	حوالہ
اہل اللہ کا کسی مجمع میں ہونا دباں عقوبت نازل ہونے سے مانع ہوتا ہے	۴۲۵	العنکبوت ۶۴
طبعی غم اور ضیق کمال کے منافی نہیں۔	"	۳۳،
بغیر ایمان کے محض مقبولین سے قرابت کافی نہیں۔	"	۳۴،
عقل و نظر کے ہوتے ہوئے تسویل نفسانی و شیطانی عذر نہیں۔	۴۲۶	۳۸،
اصول اعمال سلوک۔	"	۴۵،
اہل اللہ کا مخالفین اور طالبین سے طرز عمل۔	۴۲۷	۴۶،
دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے پر جہنم کا حکم	"	۶۴،
عمل بغیر استقامت کافی نہیں۔	۴۲۸	۶۵،
مجاہدہ مفتاح مشاہدہ ہے۔	"	۶۹،
آخرت سے غافل رہنا جہالت ہے	"	الروم ۷
اہل طریق کی سیاحت میں مصالح دینیہ	۴۲۹	۹،
حق تعالیٰ شانہٗ صفات جلال و جمال دونوں کے شناسا کے اہل ہیں۔	"	۱۷،
بیبیوں کی طرف میلان منافی کمال نہیں	"	۲۱،
استراحت کیلئے سونا اور اسباب معاش کا حاصل کرنا منافی کمال نہیں۔	۴۳۰	۲۳،
خوف و طمع طبعی منافی کمال نہیں۔	"	۲۴،

عنوانات	صفحہ نمبر	حوالہ
حق تعالیٰ شانہٗ کیلئے مثل کا استعمال ناجائز ہے۔	۴۳۱	الروم ۲۷
اتباع ھویٰ مذموم ہے۔	"	۲۹،
انسان کی طبیعت ہدایت اور اضلال سے مرکب ہے۔	۴۳۲	۳۳،
ریاضت سے فطریات میں تعدیل ہو جاتی ہے۔	"	۳۰،
شر مقصود بالذات نہیں۔	"	۴۱،
تجلی افعالی کے مشاہدہ کا حکم۔	۴۳۳	۵۰،
کسی کو کامل بنا دینا شیخ کے اختیار میں نہیں	"	۵۲،
ایمان سے مرتبہ استعداد کا ہے۔	۴۳۴	۵۳،
اہل ارشاد وارثان محمدی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم	"	۶۰،
مراتب ہدایت غیر متناہی ہیں۔	"	لقمان ۲۷،
گناہ کی حرمت۔	۴۳۵	۶۰،
والدین، استاد، پیر و مرشد کی شکر گزاری مثل منعم کے مطلوب ہے۔	"	۱۴،
بعض احکام اخلاق کی تعلیم۔	۴۳۶	۲۳،
اصلاح ناس کے اہتمام میں زیادہ مبالغہ نہ کرے۔	"	السجدہ ۷
ہر مخلوق اپنی ذات میں حسین ہے۔		
روح کو جمہور نے جسم لطیف کہا ہے۔	۴۳۷	۹۰،

بالنسبات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
کامل الایمان لوگوں کی علوشان ۔	السجدہ ۱۵	۴۲۷
نماز تہجد کی فضیلت ۔	۱۶	〃
عذاب ادنیٰ دنیا کی حرص ہے ۔	۲۱	۴۲۸
مرید میں جب ریاضت ویقین کا شاہدہ	۲۴	〃
کیا جائے تو اس کو خلافت مناسب ہے ۔	۰	
ترک جدال کا امر ۔	۲۸	۴۲۹
عارفین وسالکین کے کمالات کے منکروں	۳۰	〃
پر ضرور وبال آنے والا ہے ۔		
کامل سے کسی مقام پر بھی تکالیف شرعیہ	الاحزاب ۲۰	〃
ساقط نہیں ہوتیں ۔		
نفس ایک آن میں دو طرف متوجہ نہیں ہوتا	۴۰	۴۴۰
بیر بھائیوں اور پیر ومرشد کے حقوق ۔	۵۱	〃
احوال طبعیہ غیر اختیاریہ کمال ایمان کے	۱۰	〃
منافی نہیں ۔		
تجسس وغیرہ کا پیش آنا کبھی امتحان	۱۱	۴۴۱
صدق کے لیے بھی ہوتا ہے ۔		
قبض کاملین کے زیارت معارف کا	۲۲	۴۴۲
سبب ہو سکتا ہے ۔		
مسئلہ فنا اور اشتیاق الی الموت ۔	۲۳	〃
نزدیکاں رابیش بود حیرانی ۔	۳۰	۴۴۳
دنیا کی محبت اللہ اور رسول سے بعد کا سبب ہے	۲۸	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
اسباب فتنہ سے بچنے کا ارشاد ۔	الحجرات ۳۲	۴۴۴
لوگوں کی ملامت کی کس صورت میں	۳۷	〃
پرواہ کرنا درست ہے اور کس صورت میں		
درست نہیں ۔		
شیخ کا حکم باپ کا سا نہیں ۔	۵۰	۴۴۵
تعدد ازواج کمال زہد کے منافی نہیں	۵۳	〃
دوسرے کو ایذا پہنچانا حرام ہے ۔	〃 〃	〃
لباس وغیرہ میں امتیاز کبر سے نہ	۵۹	۴۴۶
ہو تو مذموم نہیں ۔		
اعمال صالحہ کو دوسرے اعمال کی	۷۰	〃
اصلاح میں بڑا دخل ہے ۔		
ہر کام میں اعتدال وانتظام و	الشوریٰ ۲۷	۴۴۷
تناسب کی رعایت ۔		
منجانب اللہ جنات کا مسخر ہونا	۱۲	〃
عبدیت کے منافی نہیں ۔		
قوی کو کبھی ضعیف سے علم حاصل ہوتا ہے	۱۴	〃
طاعت اور معصیت کو دنیوی نعمتوں	۱۶	۴۴۸
کے حصول اور زوال میں دخل ہے ۔		
کبھی ہیبت بھی مانع فہم ہوتی ہے ۔	۲۳	〃
مجادل کے ساتھ ملاطفت کی رعایت ۔	۲۴	۴۴۹
بعض اوقات ایک عمل سے دوسرے	۴۰	〃

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
عمل کا حکم کر دیا جاتا ہے۔		
منکرین اولیاء کا ملال۔		۴۵۰
اعداء کی ایذا و انکار پر تلقین صبر۔	فوٹ ۴	"
مخالف طریق پر زیادہ غم سے ممانعت۔	۸۰	"
غیر اللہ میں علم و قدرت کی نفی۔	۱۳	۴۵۱
مدار خشیت الٰہی حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات و صفات ہے۔	۲۸	"
ولایت عامہ ہر مؤمن کو حاصل ہے۔	۳۲	"
اوراد و اشغال سے فاسد الاستعداد کا مرض اور بڑھ جاتا ہے۔	۳۲	۴۵۲
تربیت پر فائدہ طالب کی استعداد کا ظہور ہے۔	لیس الآیۃ ۱۱۰	"
بعض مشائخ کے اپنے خلفاء کو ارشاد خلق کیلئے مختلف بلاد ہی بھیجنے کی اصل۔	۱۴	۴۵۳
منتہی احوال ظاہرہ میں مبتدی کے مشابہ ہوتا ہے	۱۵	"
مقبولین کے انکار پر اللہ تعالیٰ کا دنیوی عذاب	۱۸	"
استعداد فاسد۔	۱۹	۴۵۴
منتسبین کا مشفقانہ طرز تبلیغ	۲۲	"
عبارات صوفیہ میں بت پرست کے معنی	۶۰	"
مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے	۷۶	"
آخرت کی سب نعمتیں جنت وغیرہ مطلوب ہیں	۶۱	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
طبعی غم منافی کمال نہیں۔	الصفت ۷۲	۴۵۵
حق تعالیٰ کا قرب، قرب سلیم کیساتھ مطلوب ہے	۸۴	"
دفع شر کیلئے حیلہ کا جواز۔	۸۸	۴۵۶
کبھی خواص کا بھی امتحان ہوتا ہے۔	"	"
ایک نادر الوجود مضمون صرف خواص کیلئے	۱۵۳	"
اس آیت سے وحدت الوجود کا استدلال درست نہیں۔	ص آیت ۷۵	۴۵۷
کبر بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔	۸	۴۵۸
مقام ارشاد میں لازم کو مثل ملزوم کے قرار دے سکتے ہیں۔	۱۵	"
اجتماع فی الذکر اور بعض اشغال کی صحت	۱۸	"
اہل معاملہ کے خلاف تہذیب کلمہ کو حاکم، مفتی اور شیخ کو برداشت کرنا چاہیئے	۲۲	۴۵۹
اکثر لوگوں میں جبلتہً یا عادۃً غلبہ ظلم اور شح	۲۴	۴۶۰
ہوائے نفسانی کی مذمت۔	۲۶	"
مخلوق بے بقاء ہے بے فائدہ نہیں۔	۲۷	"
آرام کے سامان کا استعمال جائز ہے۔	۳۱	۴۶۱
جاہ اور کمال میں تنافی نہیں۔	۳۵	"
بعض اوقات جنات عالمین یا اولیاء کیلئے مسخر ہو جاتے ہیں۔	۳۶	۴۶۲
سالک کا بڑا سرمایہ جمعیت قلب کا ہے۔	۳۹	۴۶۳

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ	عنوانات	حوالہ	صفحہ
غیر معنیت میں کاملین پر شیطان کا تسلط ممکن ہے۔	ص ۴۱ ،	۴۶۳	اعمال و مجاہدات کا مقصود کشف کو سمجھنا غلطی ہے۔	الزہر ۴۸	۴۶۸
جس حیلہ میں مقصود شرعی کا ابطال ہو وہ جائز نہیں۔	۴۴ ،	۰	ثمرات طریق نعم الیہ ہیں۔	۴۹ ،	۴۶۹
مباح عورتوں کی طرف رغبت حب الٰہی یا کمال کے منافی نہیں۔	۵۲ ،	۴۶۴	عالم معاد کشف حقائق کا عالم ہے۔	۶۰ ،	″
انسان مظہر جامع ہے۔	۷۵ ،	″	متقین کا رویت الٰہیہ کو مقصود بالذات سمجھنا۔	۷۳ ،	″
تکلف کی مذمت۔	۸۶ ،	″	جدال بالباطل اور جدال بالحق کی رعایت کرنا اہل اللہ کا کام ہے۔	انوار ۴۸	۴۷۰
اخلاص کا امر۔	الزہر ۳۰	″	شرف اہل ایمان۔	۷ ،	″
خواص باری تعالیٰ کا اثبات غیر کیلئے بالکل مذموم ہے۔	۳ ،	۴۶۵	غیر محبوب حقیقی پر استحسان کی نظر مذموم ہے۔	۱۹ ،	۴۷۱
ولایت کے کسی رتبہ کے جھوٹے مدعی کیلئے حرمان ہے۔	۳ ،	″	خوف کے سبب اہل باطل سے حق کا کتمان صحیح نہیں۔	۲۸ ،	″
سائرین الی اللہ کے احوال کا تعاقب۔	۵ ،	″	حسنات الابرار سیئات المقربین۔	۵۵ ،	″
آداب عبودیت۔	۹ ،	۴۶۶	عبدیت کی فضیلت۔	۶۰ ،	۴۷۲
نور اور شرح صدر کی علامت۔	۲۲ ،	″	شب کے وقت ہر شخص کا سکون جدا جدا ہے۔	۶۱ ،	″
ایک وجد لطیف۔	۲۳ ،	۴۶۷	اولیاء اللہ تصرفات مستقلہ سے عاجز ہیں۔	۷۸ ،	″
مؤمن خالص کی حالت۔	۲۸ ،	″	اسباب معیشت سے منتفع ہونا طریق میں نقص نہیں۔	۷۹ ،	۴۷۳
شریعت کو قشر بتلانے والے دعوی ولایت میں کاذب ہیں۔	۳۲ ،	″	تصوف باطل پر تصرف کی مذمت۔	۸۰ ،	″
بعض جہلاء مدعی طریق کی حالت۔	۴۵ ،	۴۶۸	عذر کی حالت میں معمولات کا اجر پورا ملتا ہے۔	۸۳ ،	۴۷۴

ملفوظات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
جمادات کیلئے ادراک کا اثبات۔	الکلم سجم ۱۱	۴۷۸	اولیاء اللہ کا جاہ و شرف، نسبی نہ ہونے پر انکار۔	الشرف ۲۸	۴۸۱
سعد و نحس عرفی کا اعتقاد باطل ہے	۱۶	//			
اولیاء اللہ پر امتحان ظاہری یا باطنی کے وقت ملائکہ سکینہ فائض کرتے ہیں۔	۳۰	۴۷۶	زہد و تقویٰ کی ترغیب۔	۳۳	//
			سیئات میں ترقی مستقل عقوبت ہے	۳۶	۴۸۲
شیخ کو خود بھی عامل ہونا چاہیئے۔	۴۳	۴۷۷	کمالات عرفیہ کا نہ ہونا مطلوب کے منافی نہیں۔	۵۲	//
اخلاق، مجاہدہ اور کسی وقت بے فکر نہ ہونے کی ضرورت۔	۳۲	//			
غلاۃ صوفیاء۔	۴۰	۴۷۸	اپنی قوت کا دعویٰ نہ کرنا اظہار عبدیت ہے	الفرقان ۳۰	//
جذب و سلوک۔	اشرفی ۳	//	جس کی اصلاح کی امید نہ ہو اس سے قطع تعلق جائز ہے۔	۲۱	//
مناظرہ کے ختم پر مایوسی ہو تو تعلیم طرز تخاطب۔	۱۵	//	حب دنیا اور حرص کی قیامت میں صورت متمثلہ۔	۴۳	۴۸۳
شرک و بدعت کا ابطال۔	۲۱	//	بعض اخلاق کی تعلیم۔	۴۶	۴۸۴
شیخ کے خاندان اور اقارب سے محبت کرنا۔	۲۳	//	شریعت کی مخالفت کر کے دعویٰ قرب و کمال باطل ہے۔	۱۴	//
بسط باطنی بھی بعض کیلئے مضر ہوتا ہے	۲۸	۴۷۹	دین سے متعلق الہام یا کشف کا حکم	۴ الاحقاف	//
قبض بھی بعض مصالح باطنیہ کیلئے ہوتا ہے	۳۰	//	اولیاء سے متعلق افراط کا رد۔	۹	//
عفو و درگزر اور انتقام دونوں اپنے اپنے موقع پر محمود ہیں۔	۳۹	//	دنیا میں توسیع معاصی کیساتھ موجب خطر ہے	۲۰	۴۸۵
			بندہ کا نجات پانا بھی اس کے استحقاق سے زیادہ ہے۔	۳۱	//
غیر انبیاء کیساتھ اللہ تعالیٰ کے کلام کی بعض اقسام۔	۵۱	۴۸۰	پانی، دودھ، شراب اور شہد کی صورت مثالیہ	محمد ۲۵	۴۸۶
کمالات سب موہوب ہیں۔	۵۲	//	مشائخ کو اپنے ساتھ اپنے متبعین کیلئے بھی	۲۹	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
دعا کرنا مناسب ہے۔		
فراست کی اصل اور اس کے احکام۔	محمد ۳۰	۴۸۷
معصیت سے اعمال کے انوار و برکات مضمحل ہو جاتے ہیں۔	۳۴	۱۱
اپنے آپ کو دین کا مدار سمجھنا عجب میں شامل ہے۔	۳۸	۱۱
سہولت اعمال و ضبط احوال۔	الفتح ۲	۴۸۸
ایمان اعیانی۔	۴	۱۱
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کمال بقاء و فناء۔	۱۰	۱۱
عمل کی خاصیت۔	۲۶	۱۱
حضرات صحابہ کرامؓ صفت جلال و جمال کے جامع۔	۲۹	۴۸۹
عمل بالشرع کا لزوم۔	الحجرات ۲	۱۱
شیخ کا ادب و احترام۔	۷	۴۹۰
شیخ کو اپنی ہم رائے بنانے کی کوشش نہ کرے۔		۱۱
مکارم اخلاق کی تعلیم۔	۱۱	۴۹۱
اپنے اعمال پر نظر نہ کرنا چاہیئے۔	۱۲	۱۱
قرب علمی۔	۱۶	۴۹۲
حفظ لسان کا حکم۔	۱۸	۱۱
کفار کو بھی بلا مجاہدہ کشف ہو سکتا ہے۔	۲۲	۴۹۳

عنوانات	حوالہ	خط نمبر
کلام شیخ کے نافع ہونے کے شرائط۔	ق ۳۷	۴۹۳
توجہ الی اللہ مصیبت میں سامان تسلی ہے۔	۳۹	〃
اہل اللہ کے بعض اعمال۔	۱۷	〃
انسان عالم اصغر ہے۔	〃 ۲۱	۴۹۴
توجہ الی اللہ خوب ذوق و شوق سے ہونا چاہیئے۔	۵۰	〃
عبادت بغیر معرفت کے کامل نہیں ہوتی۔		〃
نسب شریف دینی کا آخرت میں نافع ہونا۔	الجاریات ۲۱	۴۹۵
مزاح و انبساط دوستوں میں مذموم نہیں۔	۲۳	〃
مراقبہ حضور کو حصول صبر و سکینہ میں اثر قوی ہے۔	۴۸	〃
دعوئی تقدس کی ممانعت۔	النجم ۳۲	۴۹۶
نیک عمل سے مقصود قرب الٰہی ہے۔	۴۲	〃
منتہی افکار۔	القمر ۱۴	〃
حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا خود بدلہ لیتے ہیں۔	〃 ۲۶	۴۹۷
اصلاح سے مایوسی کے وقت طرز کلام۔	الرحمٰن ۱۳	〃
نعمت کی قسمیں حسی اور معنوی۔	۱۰، ۱۱	۴۹۸
مقربین کا رتبہ علماء مؤمنین سے زیادہ اللہ تعالیٰ جس کو مقرب بنائیں وہی مقرب ہوتا ہے۔	الواقعہ ۱۸	〃
قسوت طویل غفلت سے پیدا ہوتی ہے۔	الحدید ۱۶	〃

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
ولایت عامہ ہر مؤمن کو حاصل ہے۔	الذاریات ۱۹	۴۹۹	انکسار سے مذلت اور نرم کلامی کا برتاؤ	التحریم ۸	۵۰۶
تزہید فی الدنیا۔	۲۰	//	مخالف سے قطع تعلق کرنا حق تعالیٰ	۱۰	۵۰۷
تحزن کا علاج۔	۲۳	//	کی محبت کے لوازم سے ہے۔		
ورد تطوع کا ترک کرنا ناپسندیدہ ہے۔	۲۷	۵۰۰	اسباب فتنہ سے بچنا مطلوب ہے۔	۵۰	//
اپنے نفس پر جرمانے کی اصل۔	المجادلہ ۲	//	دنیوی علاقوں کی رعایت دین	۳۰	۵۰۸
تخلیہ میں گفتگو کا جواز۔	۹	۵۰۱	میں ناجائز ہے۔		
شیخ کی مجلس کے آداب۔	۱۱	//	بغض نفسانی اور بغض فی اللہ میں فرق	۴۰	//
شیخ سے سرگوشی کرنا امر عظیم ہے۔	۱۲	۵۰۲	مرید کا امتحان۔	۱۰ //	۵۰۹
جو شخص شیخ کو ہدیہ نہ دے سکے شیخ	۱۳	//	بیعت کی غرض و غایت۔	۱۲ //	//
کو اس کی تسلی کرنا مناسب ہے۔			مرید کے لیے دعا کرنا اس کا حق ہے۔	۱۳۰	//
نسیان کے احساس کا تدارک ذکر الٰہی	۱۹	//	اتلال اور کمال کے دعوے کی مذمت	الصف ۳۰	//
سے کرنا چاہیئے۔			مرشد کو ایذا دینا مستقلاً مذموم ہے	۵۰	۵۱۰
محبت الٰہی کی مخالفت کرنے والے سے	۲۲	۵۰۳	کونسی دنیا کی طلب مذموم نہیں۔		
نفرت لازم ہے۔			ولایت کا اہمیت کیساتھ جمع ہونا ممکن ہے	۱۳۰	//
سکینہ اور نسبت۔	۲۲	//	اولیاء کا فیض بھی بعد جاری رہتا ہے	الجمعہ ۳۰	//
اختلاف مسالک صوفیاء۔	۹	۵۰۵	باوجود علم کے بدحالی۔	۳۰ //	۵۱۱
ایثار کی فضیلت۔	//		صحت کی تمنا علامت ولایت ہے۔	۶۰	//
سابقین کے لیے دعا کی ترغیب۔	۱۰	//	بعض مباحات میں مشغول ہونا		۵۱۲
جس کے ساتھ خلاف شرع معاملہ کیا جائے	۱۲ //	۵۰۶	بھی مطلوب ہے۔		
اور وہ ناخوشی ظاہر کردے تو وہ معذور ہے			محض عدم مال وجاہ کی بناء پر	المنافقون ۷	//
مراقبہ۔	۱۸۰	//	اہل اللہ کے استحقار کی مذمت۔		

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
غفلت کی مذمت ۔	الشمس ۹	۵۱۳
اہلِ حال کا حال ۔	التغابن ۱۱	"
سلوک و اصلاح میں تدریج کافی ہے ۔	" ۱۶	"
توکل اور تقویٰ کے برکات ۔	الطلاق ۳	۵۱۴
مرید کو سزا، اخراج یا قطع تعلق ۔	" ۱	"
شیخ کی مصاحبت و مکالمت گویا ذکر ہے ۔	" ۱۱	۵۱۵
کسی کی اتنی رعایت نہ کرے کہ خود کو دینی ضرر پہنچے ۔	التحریم ۱	"
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ کرم ۔	" ۳	"
سچی توبہ کا وجوب ۔	" ۸	۵۱۶
صلحاء کے ساتھ نسبت ہونے پر ناز نہ کرے ۔	" ۱۱	"
مرید کیلئے شیخ کی تقلید ضروری ہے ۔	الملک ۱	"
سوءِ اخلاق ایک قسم کا جنون ہے ۔	القلم ۴	"
اخلاق ذمیمہ کے اصول ۔	" ۱۱	۵۱۷
تجلی صوری ۔	" ۴۲	"
صاحبِ حال کا فعل صاحبِ مقام کے لیے نقص ہے ۔	" ۴۸	۵۱۸
تاثیر نفسانی علامت ولایت نہیں ۔	" ۵۱	"
مدعی کاذب ولایت باطناً ہلاک ہوتا ہے ۔	الحاقہ ۸۲	۵۱۹
طاعات کو قوت قلب اور تحمل شدائد میں تاثیر عظیم ہے ۔	المعارج ۱۹ تا ۲۲	"

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
جاہل سے غایت شفقت مطلوب ہے ۔	النوح ۸	۵۱۹
اپنے مخالف کے لیے اضلال و ابلاک کی دعا صاحب ولایت کا حق نہیں ۔	" ۲۱	"
مفسدہ دینیہ کے خوف سے صلحاء کے آثار و تبرکات واجب الترک ہیں ۔	الجن ۶	" ۳۲
ایسے تعویذات و عملیات جن میں جنات سے نداء یا استعاذہ ہو مذموم ہے ۔	" ۲۱	۵۲۰
صریح نفی قدرت مستقلہ و علم محیط جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔	" ۲۵	۵۲۱
صوفی کے مشاغل ۔	المزمل ۵	"
داعی داخلی قیام لیل ۔	" ۶	۵۲۲
خلوت کے اسرار ۔	" ۷	"
مجاہدین و اوراد میں طالبین سے بڑھ کر ۔	" ۲۰	"
اخلاق و طریق کی تعلیم ۔	المدثر ۶	۵۲۳
اپنے نفس کے لیے احوال و ورادات کی توقع کی مذمت ۔	" ۴۹	"
نفس لوامہ ۔	القیامہ ۲	"
اخلاص کی ترغیب ۔	الدھر ۹	۵۲۴
شراب طہور کے حقائق و اسرار ۔	" ۲۱	"
انوار قدس ۔		"
نخوت قبول حق سے مانع ہے ۔	المرسلات ۱۸	"

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
جنت سے دعوٰی استغناء درست نہیں	النباء ۳۶	۵۲۵
کف نفس کی فضیلت ۔	الزاعٰت ۴۰	//
معذور کی بے تمیزی پر ناراضی مناسب نہیں		//
نفع کا مدار مناسبت پر ہے ۔	عبس ۱	۵۲۶
مراقبات نافعہ فی الاصلاح ۔	التکویر ۴	//
قلب کی ظلمت ۔	الانفطار ۱	//
عارفین میں مراقب و احوال ۔	المطففین ۲	//
عظیم کامیابی ۔	الانشقاق ۱۹	۵۲۷
مراقبہ مبدأ و معاد ۔	البروج ۲	//
اعمال مقصودہ اہل طریق ۔	الطارق ۴	۵۲۸
عابدین اہل باطل کا حال ۔	اعلیٰ ۴	//
فراغت سلسلہ کے مقبول ہونیکی دلیل نہیں	الفجر ۲۹	۵۲۹
مجاہدہ کی ترغیب ۔	البلد ۱۱ تا ۱۵	//
نفس کو کس فجور و تقوٰی کا الہام ہوتا ہے	الشمس ۸	//
عمل کا مدار توفیق پر ہے ۔		//
قبض اور بسط دونوں میں حق تعالیٰ نے حکمتیں رکھی ہیں ۔	اللیل ۷	۵۳۰
اولیاء اللہ بعض اوقات شکراً اپنے کمالات کا اظہار کرتے ہیں ۔	الضحیٰ ۴	//
اہل اللہ کی شبہت ۔ فع ذکر میں شامل ہیں	الم نشرح ۷	//
شیخ کو بھی خلوت میں فکر و مناجات		۵۳۱

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
کی ضرورت ہے ۔		
انسان مظہریت صفات حق ہے ۔	التین ۴	۵۳۲
عذر کی حالت میں معمولات کے ثواب میں اجر میں کمی نہیں ہوتی ۔		//
قرب کا اصل مدار خشوع ہے ۔	العلق ۱۹	//
ازمنہ فاضلہ میں عبادت کا خاص اہتمام چاہیئے ۔	القدر ۳	//
تکمیل مراتب اخلاص ۔	البینہ ۵	۵۳۳
رضائے حق کے حاصل کرنے کیلئے خشیت و معرفت کی ضرورت ہے ۔		//
جمادات میں ادراک ۔	الزلزال ۴	//
خلاف طبع عمل کرنے سے زیادہ اجر ملتا ہے ۔	العٰدیٰت ۶	۵۳۴
اعمال کا وزن ۔	القارعہ ۶	//
تفاخر اور مباحات کی مذمت ۔	التکاثر ۱	//
زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ۔	العصر ۴	۵۳۵
کونسا مال جمع کرنا مذموم ہے ۔	الہمزہ ۲	//
اسباب مؤثر حقیقی نہیں ۔		//
مال یا جاہ عطا ہونے پر حق تعالیٰ شانہٗ کا شکر ادا کرنا چاہیئے ۔	قریش ۲	۵۳۶
قسوت اور غفلت وغیرہ کی مذمت ۔	الماعون ۳	//

عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر	عنوانات	حوالہ	صفحہ نمبر
ولی اللہ کی مخالفت کا انجام۔	الکوثر ۳	۵۳۷	معارف وعقائد توحید۔	اخلاص ۴	۵۳۸
بغض فی اللہ۔	الکافرون ۲	〃	اسباب طبعیہ سے اہل باطل کا اثر بھی ہوسکتا ہے۔	الفلق ۴	〃
مشائخ کو بعد ارشاد متوجہ الی اللہ ہونا چاہیئے۔	النصر ۱	〃	حسد کی مذمت۔	۵۰	〃
حق تعالیٰ شانہٗ اپنے مقبولین کے لیے خود انتقام لیتے ہیں۔	اللہب ۱	〃	غفلت کا علاج ذکر ہے۔	الناس ۱	۵۳۹

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وازواجہ واولیاء اُمتہٖ اجمعین ○ برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ امّابعد!

تعارف حکیم الامت تھانوی

تصوّف کا مقصود اعظم تزکیہ باطن اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھانا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہٗ ابی و امّی، روحی وجسمی نے اپنے فرضِ بعثت وَيُزَكِّيهِمْ (البقرہ) کا حق ادا فرماتے ہوئے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اصلاح ظاہری و باطنی اس قدر احسن ترین فرمائی کہ حضرات صحابہؓ کو پروانہ بشارت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ مل گیا۔ ان کے بعد یہ مبارک سلسلہ تابعین، تبع تابعین اور اولیاء کرام میں سلسلہ بسلسلہ جاری و ساری رہا۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ جاہل پیروں، گمراہ ملنگوں اور بد دینوں نے تصوف کے نام پر اپنے مقصد کے حصول کی خاطر کفر و شرک، بدعات اور خرافات تک کو بھی تصوّف کا جزو اعظم قرار دیا نعوذ باللہ ۔ اور حال کچھ ایسا ہوگیا کہ گم کردہ راہ کو طریق حصولِ ہدایت میں سخت دشواری پیش آنے لگی اور علماء کو بلکہ عوام کو یوں محسوس ہونے لگا کہ طریقت کی راہ شریعت سے جدا ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی میں حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ سے دین کے ہر شعبہ میں وہ نمایاں کام لیا جو انشاء اللہ العزیز تا قیامت باقی رہے گا آپ نے طریقت کی صحیح راہ کو واضح فرما دیا اور دو ہزار مسائل تصوف کو ثابت کر کے دکھلا دیا کہ

یہ مسائل خاص قرآن وحدیث سے مستنبط ہیں اور وہ استنباط بھی نکات و لطائف کے درجہ میں نہیں بلکہ ان وجوہ دلالت کے اعتبار سے جو محققین راسخین علماء کے نزدیک معتبر ہیں چنانچہ تحدث بالنعمت کے طور پر اپنی مجلس علم وعرفان میں ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ بعد ظہر علماء وصالحین کی موجودگی میں خود اس کا یوں تذکرہ فرمایا۔

"یہ فن بالکل ہی دنیا سے مفقود ہو چکا تھا اب اللہ کا شکر ہے کہ مدتوں بعد زندہ ہو گیا"

حقیقت یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتؒ نے ایک ایک بات کو کھول کھول کر اس قدر واضح فرمایا ہے اب کسی کو شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

بقول عارف باللہ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ ؎

اتنا کیا ہے آپ نے آسان طریق کو
کہہ سکتے ہیں راہ کو منزل بنا دیا

مثلاً اسم ذات کے ذکر کو بدعت کہنے والوں کے لیے قرآن عزیز سے جواب:
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى "اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پس نماز پڑھی"
اب ظاہر ہے رب العزت کا اسم گرامی "اللہ" ہی ہے یا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ بغیر معنی ومفہوم سمجھے تلاوت کرنے کا کیا فائدہ:
اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی کیجئے۔
اور اَلَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ میں معانی ومفہوم سمجھے بغیر تلاوت سے منع نہیں کیا گیا کیونکہ اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ غرض فنِ تصوف کے معترضین کو بھی دلائل قرآن و حدیث کو دیکھ کر اعتراف کے بغیر چارہ نہیں۔ اسی سلسلہ میں فرمایا "جس فن کے مسائل قرآن سے ثابت ہیں کیا ٹھکانا ہے اس کے عُلوِّ درجہ کا (افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۸)

احادیث مبارکہ سے استنباط کردہ مسائل تصوف التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف اور حقیقت الطریقت کے نام سے کتابی صورت میں الحمدللہ متعدد مرتبہ چھپ چکے ہیں۔ لیکن قرآن پاک کی جن آیات سے مسائل تصوف کا استنباط فرمایا وہ اب تک مسائل السلوک من کلام ملک الملوک کے نام سے بیان القرآن کے حاشیہ پر ہی چھپتی رہی ہے۔

حضرت حکیم الامت رح نے یہ کتاب عربی زبان میں تحریر فرمائی پھر کتاب کی اہمیت کے پیش نظر خود ہی اس کا ترجمہ فرمایا۔ الحمدللہ اب احقر نے۔

ا :۔ آیت قرآنی مع ترجمہ کے بعد پوری کتاب میں ہر مسئلہ سلوک پر ذیلی عنوانات قائم کرکے شروع میں مفصل فہرست کا اضافہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر مسائل تصوف قرآن پاک سے مستنبط ہیں۔

ب :۔ حاشیہ میں اصطلاحات تصوف اور مشکل الفاظ کے تصوف کا مفہوم بھی لکھ دیا ہے کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد منکرین تصوف کو بھی سوائے تسلیم و اعتراف کے چارہ نہیں ہوگا دور حاضر میں اس کتاب کو علیحدہ شائع کرنے کی ازحد ضرورت تھی جس سے جدید طبقہ اور معترضین تصوف کو اپنے اشکالات رفع کرنے میں پوری مدد ملے الحمدللہ ادارہ اسلامیات کے مالکان نے اسے پورا کردیا۔

دعا ہے حق تعالیٰ شانہٗ میری اس خدمت کو قبول فرمائیں زادِ آخرت اور وسیلۂ نجات بنائیں خاتمہ ایمان پر فرمائیں۔ آمین!

دعاؤں کا ازحد محتاج
بندہ محمد اقبال قریشی غفرلہ
۴ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ ہارون آباد

تالیفات حکیم الامت تھانوی

تمہید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر نے آخر رجب ۱۳۳۵ھ میں ایک کتاب مسمّٰی بہ مسائل السلوک من کلام ملک الملوک لکھنا شروع کی تھی جس کا حاصل بعض مسائل مہمۃ تصوف کا قرآن مجید سے اثبات ہے۔ چونکہ یہ کتاب مسائل السلوک عربی میں ہے جو کہ عام فہم نہیں اس لیے افادۂ عامہ کی غرض سے اس کا اردو میں ترجمہ کر دینا مناسب معلوم ہوا اور وہ ترجمہ یہی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس میں خاص وہ مسائل ہیں جو باعتبار وجوہ معتبرۂ دلالت مدلول قرآنی ہیں اور نام اس ترجمہ کا رفع الشکوک فی ترجمۃ مسائل السلوک رکھا جاتا ہے عام ناظرین سے عرض ہے کہ باوجود ایضاح کے پھر بھی اس مضمون میں نزاکت باقی ہے اس کے مطالعہ میں اپنی رائے سے کام نہ لیں اگر کوئی محقق میسر آجاوے تو اس سے سمجھ لیں اور اگر میسر نہ ہو یا اس کے سمجھانے پر بھی سمجھ میں نہ آوے یا کسی مقام کو وہ محقق کسی ناظر کے فہم سے باہر بتلاوے تو اس مقام کو چھوڑ دیں۔ مولانا نے خوب فرمایا ہے ؎

نکتہ ہا چوں تیغ پولاد ست تیز — چوں ندارے تو سپر واپس گریز

پیش ایں الماس بے اسپر میا — کز بریدن تیغ را نبود حیا

اور مجمع عوام میں ان تقریرات سے اپنی مجالس کو گرم کرنے سے تو بہت سختی کے ساتھ احتیاط و احتراز لازم سمجھیں مولانا نے اس باب میں بھی فرمایا ہے ؎

حرفِ درویشاں بدزد در دوں — تا بہ پیشِ جاہلاں خواند فسوں

ظالم آں قومیکہ چشماں دوختند — از سخنہا عالمے را سوختند

خصوص جبکہ خود بھی ناقص ہو اس کو بھی مولانا فرماتے ہیں ؎

لقمہ و نکتہ است کامل را حلال — تو نۂ کامل مخور می باش لال

کتبہ
اشرف علی

۸۔ شوال ۱۳۳۵ھ ہجری (یعنی بعد انقضائے دو یوم ماہ از تحریر تمہید اصل)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

○

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کرتے ہیں۔
(سورۃ الفاتحہ آیت نمبر۴)

مقام سالکین وتمکین | سالکین کا مقام اِيَّاكَ نَعْبُدُ پر تمام ہوجاتا ہے اس کے بعد اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے تمکین کا طالب ہوتا ہے بیان اس کا یہ ہے کہ مرید کی ابتدائی حرکت حمد ہے کیونکہ جب سالک کا نفس مزکّی ہوتا اور اس کا قلب مجلی ہوجاتا ہے پھر اس میں انوار عنایت جو کہ مقام ولایت کا موجب ہے درخشاں ہوتے ہیں تو یہ نفس مزکی (طلب مقصود) پہلے خالص ہو جاتا ہے پس اپنے اوپر انعامات الٰہیہ کے آثار کو کامل اور اس کے الطاف کو غیر متناہی دیکھتا ہے پس اس پر وہ حمد کرتا ہے اور ذکر کو اختیار کرتا ہے پس سراپردہائے عزت کے پیچھے سے اس کے لیے ربُّ العالمین کے معنی کا حجاب مکشوف ہوجاتا ہے اس وقت وہ ماسوی اللہ کو محل فناء میں اور اپنے کو تربیت میں بقاد ہندہ کا محتاج دیکھتا ہے پس وہ وحشت اعراض اور ظلمت سکون الی الاغیار سے خلاصی حاصل کرنے کی طلب کے لیے ترقی کرتا ہے پس اس پردہ گاہِ مقدس کی ہواؤں سے رحمٰن رحیم کے الطاف کے جھونکے چلتے ہیں پھر وہ سراپردہائے جمال کے آگے سے برق ہائے جلال کی چمک کے واسطہ سے مالکِ حقیقی کی طرف رجوع کرتا ہے پھر وہ مقام لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ میں (یعنی مقام توحید میں)
بلسان اضطرار پکارتا ہے کہ میں نے اپنا نفس آپ کے سپرد کر دیا اور میں ہمہ تن آپ

پر متوجہ ہوگیا اور اس مقام میں پہنچ کر وہ لجۂ وصول میں گھس گیا اور مقام عینین تک گھس گیا جس سے اس نے نسبت عبودیت کو محقق کر لیا اور کہنے لگا اِیَّاکَ نَعْبُدُ اور یہاں مقام سالک کی انتہا ہے (جیسا شروع تقریر میں کہا گیا) کیا سید الخلق وحبیب حق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر نہیں کرتے ہو کہ آپ کے اس مقام کو کس طرح اس قول سے تعبیر کیا گیا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا اور بندہ نے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے تمکین کی درخواست کی (جیسا شروع تقریر میں اس کا بھی ذکر ہے) اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے بھی اسی تمکین کا طالب ہوا اور اس قول سے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تلوین سے پناہ مانگی پس طالب عالی ہو کر اس نے صعود کیا اور کامل ہو کر اس نے رجوع (ونزول) کیا اور گویا اسی (لطیفہ) کے سبب نماز کو معراج مؤمن کہا گیا۔

سالک :- فوائد الفواد میں ہے سالک وہ ہے جو راہ پر چلے (تعلیم الدین صـ۱۳۸)

مقام تمکین وتلوین - دوام طاعت وکثرت ذکر میں استقامت کے ساتھ مشغول رہنے سے جس استعداد آخر میں مناسب حالت محمودہ پر قرار ہوتا ہے جس کو اصطلاح تصوف میں تمکین کہتے ہیں۔ تمکین کے بعد تمام اشیاء کے حقوق بخوبی ادا ہوتے ہیں اسی تمکین کا نام توسط واعتدال ہے اسی توسط کی وجہ سے اس امت کا نام امت وسط ہے تلوین والا پہچانا جاتا ہے اور صاحب تمکین کی حالت عوام جیسی ہوتی ہے پس صاحب تلوین صاحب حال ہے اور صاحب تمکین حقیقت شناس ہے صاحب تلوین ابھی راہ میں ہے اور صاحب تمکین واصل ہو چکا ہے (انفاس عیسیٰ صـ۶۶) تلوین۔ سالک کے قلب کے حالات کا مختلف ہونا کبھی قبض کبھی بسط کبھی سکر کبھی صحو بالخصوص مبتدی کو اس میں بہت تغیر پیش آتا ہے اس کو تلوین کہتے ہیں (اللکشف صـ۳۲۱)

وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ البقرہ آیت ۳

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

تالیفات حکیم محمد یعقوبی

طالبین پر انوار معرفت کا افاضہ ۔ اس کے عموم میں یہ بھی داخل ہے کہ ہم نے ان کو جو انوار معرفت عطا فرمائے ہیں وہ ان کا طالبین پر افاضہ[1] کرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج (البقرہ آیت نمبر۴)

اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی، اور ان کتابوں پر بھی، جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں ۔

تمام مشائخ اہل حق سے اعتقاد کے باوجود صرف اپنے شیخ کا اتباع

اس پر یہ قیاس کیا جائے گا کہ اعتقاد تو تمام مشائخ اہل حق کے ساتھ ایسا ہی رکھنا چاہئے جیسے اپنے شیخ کے ساتھ البتہ اتباع صرف اپنے شیخ کا ہوتا ہے جیسا بعینہٖ یہی حکم ہے انبیاء علیہم السلام میں۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر۹)

چالبازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں اور واقع میں کسی کے ساتھ بھی چالبازی نہیں کرتے ۔ بجز اپنی ذات کے کہ وہ اس کا شعور نہیں رکھتے ۔

اہل اللہ کے ساتھ معاملہ عداوت کرنا کیسا ہے ۔ اس میں اشارہ ہے کہ اہل اللہ کے ساتھ کوئی

---

[1] فیض پہنچانا ۔

معاملہ کرنا (مثلاً عداوت و مخادعت[1] وغیرہ ایسا ہی ہے جیسے حق تعالیٰ کے ساتھ کرنا۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۔ (البقرہ آیت نمبر ۱۰)

ان کے دلوں میں بڑا مرض ہے سو اور بھی بڑھا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو مرض۔

امراضِ قلب دراصل معاصی ہیں اس میں اثبات ہے امراض قلب کا اور وہ معاصی ہیں جیسا حضرات صوفیاء کے اطلاقات میں شائع ہے۔

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ احاطہ میں لیے ہوئے ہیں کافروں کو۔

حق تعالیٰ اپنی مخلوق کو ذاتاً محیط ہے اس میں دلیل ہے قول صوفیاء کی کہ حق تعالیٰ اپنی مخلوق کو ذاتاً محیط ہے بدوں[2] اتصال[3] اور کسی کیفیت کے، نہ محض علم ہی سے محیط ہے۔

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ط (البقرہ آیت نمبر ۲۵)

---

[1] جالبازی کرنا [2] بغیر میل ملاپ [3] ذات کا اتصال ذات سے نہیں ہوتا یہ جسم کا خاصہ ہے، حق تعالیٰ شانہٗ کی شان میں ہوں کا اعتقاد کفر ہے اتصائے بے تکیف بے قیاس ہست ربنا الناس ابا جان ہیں۔

تالیف حکیم محمد طارق محمود چغتائی

جب کبھی دیئے جائیں گے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا۔

طاعات و معارف رزق ظاہری سے زیادہ لذیذ ہیں

ایک مجمل اس آیت میں یہ ہے کہ مرزوق سے مراد طاعات و معارف ہوں جن کو اصحاب فطرت وعقول سلیمہ (رزق ظاہری سے زیادہ لذیذ سمجھتے ہیں اور (جنت میں ان کی عوض میں) ان کو جو جزا ملے وہ ان طاعات و معارف کے ساتھ لذت میں مشابہ ہوں (اس لیے وہ اس طرح کہیں) جیسا اس کی ضد کے اجزا بھی اس ضد کے مشابہ ہوگی جو اس آیت میں (مذکور) ہے ذوقوا ما کنتم تعملون۔ مراد یہ ہے کہ ذوقوا جزاء ما کنتم تعملون پس جزاء مرزوق کو بطور مجاز مرسل کے مرزوق کہہ دیا بطور اطلاق کے اسم مسبب کے سبب پر یا اس کو استعارہ کہا جائے اس طرح سے کہ ثمار و فواکہ کو طاعات و معارف کے ساتھ لذت میں تشبیہ دی جائے اور بعض نے کہا ہے کہ ارض جنت صاف میدان ہے اس میں اعمال دنیا باشکال خاصہ ظاہر ہوں گے جیسا بعض روایات میں ہے پس ثمرہ نعیم وہی ہے۔ جس کو دنیا میں بویا تھا اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ بالفصل جنت خالی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ عامل کے حق میں گویا کہ خالی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ فلاں شخص فلاں عمل صادر ہوں گے اس لیے جنت کو ان اعمال کی صور مثالیہ اشجار و ثمار وغیرہا سے فی الحال بھی آباد رکھا ہے۔

○

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

(البقرہ آیت نمبر ۲۶)

واقعی اللہ تعالیٰ تو نہیں شرماتے اس بات سے کہ بیان کر دیں کوئی مثال بھی خواہ مچھر ہو خواہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہو۔

صوفیاء مثالیں بیان کرنے میں حیاء عرفی کی پرواہ نہیں کرتے اس میں اصل ہے عادت

صوفیاء کی کہ مثالیں لاتے ہیں اور حیاء عرفی کی پرواہ نہیں کرتے۔

○

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط (البقرہ آیت نمبر ۳۰)

اور جس وقت ارشاد فرمایا آپؐ کے رب نے فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب۔

مدارِ خلافت علم وفہم ہے یہ دلیل ہے اس کی کہ مدارِ خلافت علم وفہم ہے بشرطیکہ بدعملی نہ ہو نہ کہ مجاہدہ اعمال میں اور مشائخ طریقت خلیفہ بنانے کے وقت اس کی زیادہ رعایت کرتے ہیں۔

○

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (البقرہ آیت نمبر ۳۵)

اور نزدیک نہ جائیو اس درخت کے ورنہ تم بھی انہیں میں شمار ہو جاؤ گے جو اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

غیر مباح کے ارتکاب کے خوف سے مباحات سے منع کرنے کی اصل

اس میں اصل ہے مشائخ محققین کی اس عادت کی کہ بعض مباحات سے اس لیے روک دیتے ہیں کہ غیر مباح کی طرف منجر نہ ہو جائے چنانچہ قرب شجرہ فی نفسہٖ ممنوع نہ تھا صرف اکل ممنوع تھا۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ص (البقرہ آیت نمبر ۳۶)

پس لغزش دے دی آدم و حوا علیہما السلام کو شیطان نے اس درخت کی وجہ سے سو برطرف کر کے رہا ان کو اس عیش سے جس میں وہ تھے۔

منتہی بھی مکرِ شیطان سے مامون نہیں اس میں دلیل ہے کہ منتہی بھی مکرِ شیطان سے مامون نہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کے اس وقت کامل ہونے میں کوئی شک نہیں مگر باوجود اس کے ان میں اور دوسروں میں دو فرق ہیں ایک یہ کہ وہ کفر سے محفوظ تھے دوسرے یہ کہ ان کی غلطی دوسروں کی معصیت کے مثل نہیں کیونکہ ان کو توبہ کے ایسے درجے کی توفیق ہوئی کہ دوسروں کو نہیں ہوتی۔

○

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ج (البقرۃ آیت نمبر ۴۰)

اے بنی اسرائیل یاد کرو تم لوگ میرے احسانوں کو جو کئے ہیں میں نے تم پر اور پورا کرو میرے عہد کو پورا کروں گا میں تمہارے عہد کو۔

وفا کے مراتب اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ مراتب وفا میں نہایت وسعت ہے پس ہماری جانب سے اول مرتبہ ادائے کلمۂ شہادت ہے اور حق تعالیٰ کی طرف سے جان و مال کی حفاظت ہے اور آخیر ہماری طرف سے فنا ہے یہاں تک کہ فنا سے بھی فنا ہو جانا اور حق تعالیٰ کی طرف سے صفات و اسماء کے انوار سے آراستہ کر دینا پس وفا کی تفسیر ہیں جو آثار مختلفہ آئے ہیں اور وہ باعتبار مراتب متوسطہ کے ہیں اور وہ بکثرت ہیں اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اول مرتبہ ہماری طرف سے توحید افعال

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ہے اور توحید صفات اور آخر توحید ذات اور حق تعالیٰ کی طرف سے وہ معارف و اخلاق ہیں جو ہر مرتبہ میں مناسب اس مرتبہ کے سالک پر فائض کئے جاتے ہیں۔

○

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط (البقرہ آیت نمبر ۴۵)

اور مدد لو صبر اور نماز سے۔

حرصِ مال اور حبِ جاہ کا علاج جب ان کو ترکِ ضلال[1] و اضلال و التزام شرائع کا حکم فرمایا اور یہ ان کو شاق تھا چونکہ اس میں ان کا محبوب و مطلوب فوت ہوتا تھا پس ان کے اس مرض کا اس خطاب سے علاج فرمایا اور جلالین میں اس طرح تقریر ہے کہ جب ان کو حرص مال اور حب جاہ نے ایمان سے روکا تو ان کو صبر یعنی صوم کا حکم ہوا کہ وہ شہوت کو توڑتا ہے اور صلوٰۃ کا حکم ہوا کہ وہ مورث[2] خشوع اور مزیل[3] کبر ہے۔

○

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۴۰، ۴۱)

اور بے شک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں خشوع ہو ان پر کچھ بھی دشوار نہیں وہ خاشعین وہ لوگ ہیں جو خیال رکھتے ہیں اس کا کہ وہ بے شک ملنے والے ہیں اپنے رب سے اور اس بات کا بھی خیال

---

[1] گمراہی اور گمراہ کرنے کو ترک کرنا۔ [2] وارث [3] مٹانے والا تکبر کو۔

رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

حصولِ خشوع کا خوشگوار طریقہ | یہ آیت دال ہے اس پر کہ خشوع سبب ہے سہولت صلوٰۃ کا اور اس پر بھی کہ لقاء[1] و رجوع کا استحضار سبب ہے۔ حصول خشوع کا سود یکھئے حق تعالیٰ نے کس طرح سے سہولت عبادت و حصول خشوع[2] کا خوشگوار طریقہ بتلا دیا ہے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۴۸)

اور ڈرو تم ایسے دن سے کہ نہ تو کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکتا ہے اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی معاوضہ لیا جا سکتا ہے اور نہ ان لوگوں کی طرف دردی چل سکے گی۔

محض مقبولین کی طرف منسوب ہونا نافع نہیں | اس میں دلالت ہے اس پر کہ محض مقبولین کی طرف منسوب ہونا بدوں ایمان و عمل صالح کے نافع نہیں کیونکہ یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کی اولاد تھے پھر دیکھئے کہ ان[3] پر کس قدر لتاڑ ہوئی ہے۔

---

[1] اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور اس کی طرف لوٹنے کو ذہن میں رکھنا۔

[2] خشوع لغۃً "مطلق سکون ہے اور شرعاً سکون جوارح یسکون قلب جس کی حقیقت قوت فکریہ کا انقطاع ہے یعنی کسی نیک عمل میں بطور مقصودیت کوئی غیر اللہ قلب میں حاضر نہ ہونا اور قلب کا التفات بطور تخیل بھی کسی جانب نہ ہونا۔

(شریعت و طریقت صـ ۱۲۵)

[3] یعنی بنی اسرائیل۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۵۱)

اور جبکہ وعدہ کیا تھا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس رات کا پھر تم لوگوں نے تجویز کر لیا گوسالہ کو اور تم نے ظلم پر کمر باندھ رکھی تھی۔

چلّہ کی اصل یہ آیت اہل سلوک کے چلّہ کی اصل ہے اور گویہ موسیٰؑ کا قصہ ہے۔ لیکن جب اس کو نقل کر کے اس پر انکار نہیں کیا گیا تو یہ ہمارے لیے حجت ہو گیا خصوص جبکہ اس باب میں حدیث بھی آئی ہے[1]

○

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ۔

(البقرہ آیت نمبر ۵۴)

اور جب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنی قوم سے کہ اے میری قوم بے شک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اس گوسالہ پرستی سے۔

حق تعالیٰ کی جناب میں حلول محال ہے اس میں دلیل ہے کہ حق تعالیٰ کی جناب میں حلول محال ہے ورنہ بنی اسرائیل جو کہ عجل میں حق تعالیٰ کے معتقد تھے معذور ہونے کیونکہ یہ

---

[1] وہ حدیث یہ ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس روز تک اللہ کے لیے خلوص (کے ساتھ عبادت) اختیار کرے علم کے چشمے اس کے قلب سے (جوش زن ہو کر) اس کی زبان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔
(شریعت و طریقت ص ۴۲۷)

ان کی غلطی واقع میں غلطی ہوتی۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۵۷)

اور سایہ فگن کیا ہم نے تم پر ابر کو اور پہنچایا ہم نے تمہارے پاس ترنجبین اور بٹیریں۔ کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔

دلیل استدراج اور خطر | اس میں دلیل ہے کہ باوجود معاصی کے نعمتوں کا جاری رہنا یہ استدراج[1] اور خطرہ ہے بہت سے جاہل صوفی اس بارے میں دھوکہ میں ہیں کہ وہ کثرت مال وجاہ کو مقبولین کی علامت سمجھتے ہیں۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ (البقرہ آیت نمبر ۶۱)

---

[1] اگر غیر مسلم سے خلاف معمول باتیں ظاہر ہوں اسے استدراج کہتے ہیں۔

رضا بر قضا پر راضی نہ ہونے کا انجام عارف کو اس قصہ سے یہ حصہ لینا چاہئے کہ ان لوگوں کے حال سے عبرت پکڑے جو قضا پر راضی نہیں ہوئے اور جنہوں نے نعمت پر شکر اور بلا پر صبر نہیں کیا دیکھئے کس طرح ان پر ذلت طغیان لگا دی گئی اور ان کے قلوب میں حُبِّ دنیا جما دی گئی اور ان کو درجہ علیا سے گرا دیا گیا۔

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی اس میں دلیل ہے اس پر کہ حق تعالیٰ کے ساتھ جو بندہ کا معاملہ ہے اس کو بدلنا مثلاً متوکل کا کسب کو تلاش کرنا اور صاحبِ کسب کا بلا ضرورت ترکِ کسب کرنا حق تعالیٰ کی ناخوشی کا سبب ہوتا ہے جیسا ان لوگوں کو بلا کسب رزق ملتا تھا مگر انہوں نے اسباب کو طلب کیا۔

○

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیت نمبر ۶۱)

یہ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ سے نکل نکل جاتے ہیں۔

رضا بر رضا پر راضی نہ ہونے کا انجام اس کا مشارٌ الیہ کفر اور قتل ہے جو اپنے ماتقدم کا سبب ہیں اور معنی یہ ہوئے کہ جواہر ان کو کفر بالآیات وقتل انبیاء (علیہم السلام) پر باعث ہوا وہ ان کا عصیان اور تجاوز حدود تھا اور ایک گناہ دوسرے گناہ کا سبب ہو جایا کرتا ہے حتیٰ کہ کفر کا بس گناہ کو خفیف نہ سمجھے۔

○

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(البقرہ آیت نمبر ٦٥، ٢٦)

اور تم جانتے ہی ہو ان لوگوں کا حال جنہوں نے تم میں سے تجاوز کیا تھا دوبارہ یوم ہفتہ کے سو ہم نے ان کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ پھر ہم نے اس کو ایک عبرت بنا دیا ان لوگوں کے لیے بھی جو اس قوم کے معاصر تھے اور ان لوگوں کے لیے بھی جو مابعد زمانے میں آتے رہے اور موجب نصیحت ڈرنے والوں کے لیے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اس قصہ سے عارف کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادات کو خاص اوضاع پر خاص اوقات میں معین فرمایا ہے تاکہ ان کی ظلمات طبعیہ دور ہوں اور جو شخص ان اوضاع کی رعایت نہیں کرتا اس کا نور اس قدر زائل ہو جاتا ہے اور وہ اصحاب سبت کی طرح مسخ ہو جاتا ہے اور جس جانور کے اوصاف اس میں راسخ ہوں اُسی کی طبیعت اس میں پیدا ہو جاتی ہے گو اس اُمت میں مسخ صورت نہ ہو سو انسان کو ادویہ شرعیہ سے اپنی انسانیت کے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

O

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ٦٧)

آپ نے یہ فرمایا کہ حق تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک زرد رنگ کا بیل ہو جس کا رنگ تیز زرد ہو کہ ناظرین کو فرحت بخش ہو۔

نورِ نفس اصفر ہے صوفیہ نفس کو اس بقرہ سے تشبیہ دی ہے اور اس سے اور مناسبت بڑھ جاتی ہے کہ یہ گائے اصفر تھی

اور اہل کشف نور نفس کو بھی اصفر[1] بتلاتے ہیں۔

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ
(البقرہ آیت نمبر ۷۴)

اور انہی پتھروں میں بعضے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے خوف سے اوپر نیچے لڑھک آتے ہیں۔

جمادات کے شعور کا اثبات | اس میں دلیل ہے قول صوفیہ کی کہ جمادات کے لیے اتنا شعور ثابت کرتے ہیں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ (البقرہ آیت نمبر ۸۷)

کیا جب کبھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے احکام لائے جن کو تمہارا دل نہ چاہتا تھا تم نے تکبر کرنا شروع کر دیا۔

کِبْرُ اکثر معاصی کی اصل ہے | اس میں دلیل ہے کہ کبر اکثر معاصی کی اصل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تکذیب[2] اور قتل کو استکبار[3] پر مرتب فرمایا ہے۔

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

---

[1] اصفر یعنی زرد رنگ۔ نفسِ انسان کے اندر ایک قوت ہے جس سے کسی چیز کی خواہش کرتا ہے خواہ وہ خواہش خیر ہو یا شر۔
[2] جھٹلانا۔ [3] تکبر کرنا۔

مِنْ عِبَادِهٖ ج (البقرہ آیت نمبر ۹۰)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس بندہ پر اس کو منظور ہو نازل فرمائے۔

احوال موہوبہ میں مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں | اس میں دلیل ہے اس پر کہ احوال موہوبہ[1] محض فضل و مشیت سے میسر ہوتے ہیں ان میں مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں۔

○

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۹۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر عالم آخرت محض تمہارے لیے ہی نافع ہے بلاشرکت غیرے تو تم موت کی تمنا کر کے دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔

حب موت علامت ولایت ہے | یہ دلالت کرتا ہے کہ اس پر منجملہ علامات ولایت کے حب موت ہے خواہ طبعاً یا عقلاً حسب تفاوت[2] احوال۔

○

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۹۸)

جو شخص خدا تعالیٰ کا دشمن ہو اور فرشتوں کا اور جبرئیل (علیہ السلام) کا اور میکائیل (علیہ السلام) کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے تمام کافروں کا۔

---

[1] عطا کئے ہوئے احوال [2] حالات کے فرق کے مطابق۔

اہل اللہ کی عداوت، اللہ کی عداوت کا سبب ہے | اس میں دلالت ہے کہ اہل اللہ کی عداوت اللہ کی عداوت کا سبب بن جاتی ہے۔

O

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا (البقرہ آیت نمبر ۱۰۴)

اے ایمان والو تم "راعنا" مت کہا کرو اور "انظرنا" کہہ دیا کرو اور سُن لیجیو۔

ادب شیخ کی تعلیم | اس آیت میں ادب شیخ کی تعلیم ہے جس امر میں ادب شیخ میں خلل پڑنے کا شبہ ہو اس سے بھی بچنا چاہیئے۔

O

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ط (البقرہ آیت نمبر ۱۰۶)

ہم کسی آیت کا حکم جو موقوف کر دیتے ہیں یا اس آیت کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم اس آیت سے بہتر یا اس آیت ہی کی مثل لے آتے ہیں۔

کسی وارد کے بلا اختیار زائل ہونے پر حسرت نہیں کرنا چاہیئے۔

اس آیت سے اس طرف بھی اشارہ سمجھا جاتا ہے کہ جو وارد بلا اختیار عبد زائل یا مغلوب ہو جائے۔ حق تعالیٰ اس سے بہتر یا اس کی مثل عطا فرما دیتا ہے پس بندہ کو اُس پر حسرت نہ کرنا چاہیئے۔

O

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۱۲)

اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہ جانے پائے گا بجز ان لوگوں کے جو یہودی ہوں یا ان لوگوں کے جو نصرانی ہوں یہ دل بہلانے کی باتیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہئے کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ضرور دوسرے لوگ جائیں گے جو کوئی شخص بھی اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا عوض ملتا ہے پروردگار کے پاس پہنچ کر اور نہ ایسے لوگوں پر کوئی اندیشہ ہے اور نہ ایسے لوگ مغموم ہوں گے۔

کامیابی کا دارومدار مجاہدہ پر ہے نہ کہ انساب پر اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ فلاح اکساب سے ہے انساب سے نہیں کیونکہ بڑا مبنی دعویٰ فریقین کا یہی انتساب تھا۔ جیسے ہمارے زمانے میں اولاد مشائخ کی حالت ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ

(البقرہ آیت نمبر ۱۱۳)

اور یہود کہنے لگے کہ نصاریٰ کسی بنیاد پر نہیں۔

اہل سلسلہ دوسرے سلسلہ والوں کی تنقیص نہیں کرتے اس پر قیاس کیا جاتا ہے۔ بعض جہلاء صوفیاء کا ایسی گفتگو کرنا کہ چشتیہ نقشبندیہ کی تنقیص[1] کرتے ہیں اور

---

[1] یعنی کمی کرنا، گھٹانا یا اعتراض کرنا۔

بالعکس۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ (البقرہ آیت نمبر ۱۱۵)

تو تم لوگ جس طرف بھی منہ کرو اُدھر اللہ تعالیٰ کا رخ ہے۔

حق تعالیٰ شانہ کسی جہت کے ساتھ مقید نہیں

اس میں دلیل ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ کسی جہت[1] کے ساتھ مقید نہیں۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۱۹)

ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سچا دین دے کر بھیجا ہے کہ خوشخبری سناتے رہیے اور ڈراتے رہیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوزخ میں جانے والوں کی باز پرس نہ ہوگی۔

اصلاح کے لیے حضرات صوفیا کسی کے درپے نہیں ہوتے

یہ آیت اصل ہے ہمارے حضراتِ صوفیہ کی اس عادت کی کہ جو شخص اپنی اصلاح نہ چاہے اس کے درپے نہیں ہوتے۔

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝

(البقرہ آیت نمبر ۱۲۴)

---

[1] سمت یا طرف

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ (اے ابراہیم علیہ السلام) میں تم لوگوں کا مقتدا بناؤں گا۔ انہوں نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی کسی کسی کو ارشاد ہوا میرا عہدہ خلاف ورزی کرنے والوں کو نہ ملے گا۔

خلافتِ ارشادیہ اخلال عمل کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اس میں دلالت ہے کہ خلافت ارشادیہ اخلال[1] عمل کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی۔

○

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کر دیں۔ بلاشبہ آپ ہی غالب القدرت کامل الانتظام ہیں۔

مشائخ کا اپنے سلسلہ باقی رہنے کی آرزو کرنا اس میں اصل ہے اس کی جو کہ بعض مشائخ سے منقول ہے کہ اپنے بعد اپنے سلسلہ کے باقی رہنے کی تمنا کرتے ہیں۔

○

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ (البقرہ آیت نمبر ۱۳۰)

---

[1] عمل کی خرابی۔

تاسع: الاسم الحکیم: العلامۃ

اور ملت ابراہیمی سے تو وہی روگردانی کرے گا جو اپنی ذات ہی سے احمق ہو۔

من عرف نفسہٗ فقد عرف ربّہ اس میں اس قول کی اصل ہے من عرف[1] نفسہ فقد عرف ربّہ اور اس کی تقریر اللکت الدقیقہ میں اخیر حدیث کی شرح میں مذکور ہے۔

○

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (البقرہ آیت نمبر ۱۴۴)

اسی لیے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جس کے لیے آپ کی مرضی ہے۔

مقامِ مرادیت اس میں اصل ہے مقام مرادیت کی۔

○

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیت نمبر ۱۵۰)

تو ایسے لوگوں سے اندیشہ نہ کرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اور تاکہ تم پر جو میرا انعام ہے اس کی تکمیل کر دوں اور تاکہ تم راہ پر رہو۔

سیر فی اللہ ایسے لوگوں کو خطاب کرنا جو پہلے مہتدی ہیں اس پر دلیل ہے کہ ترقی کی کہیں انتہا نہیں پس سیر الی اللہ کے بعد سیر فی اللہ ہے۔

○

---

[1] یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝

(البقرہ آیت نمبر ۱۵۲)

ان نعمتوں پر مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا اور میری شکرگزاری کرو اور میری ناسپاسی مت کرو۔

ذکر اللہ کا اصلی ثمرہ یہ ذکر اللہ کا اصلی ثمرہ (میں تم کو یاد رکھوں گا) ہے کہ اس کو مستحضر رکھا جائے تو کبھی تشویش نہ ہو۔

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرہ آیت نمبر ۱۵۱)

اور تم کو ایسی باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔

تعلیم کی ایک اور قسم جو صرف صحبت پر موقوف ہے یہ اس پر دال ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم کے بعد تعلیم کی ایک اور قسم بھی ہے اور وہ صحبت پر موقوف ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط

(البقرہ آیت نمبر ۱۵۵)

اور ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے۔

مجاہدہ اضطراریہ میں نفع اس میں دلالت ہے کہ مجاہدہ اضطراری بھی نافع ہوتا ہے۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت نمبر ۱۵۶)

ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں۔

قبض کا علاج یہ تمام مصائب کا علاج ہے ان میں قبض[1] بھی ہے۔

○

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۵۹)

جو لوگ اخفاء کرتے ہیں ان مضامین کا جنکو ہم نے نازل کیا ہے جو کہ واضح ہیں اور ہادی ہیں اس حالت کے بعد کہ ہم ان کو کتاب میں عام لوگوں پر ظاہر کر چکے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتے ہیں اور لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

علوم معاملہ کو چھپانے کی مذمت اس میں دلالت ہے اس شخص کی مذمت پر جو اپنے مریدوں کے سوا دوسروں سے علوم معاملہ کو چھپائے کیونکہ یہ علوم ما انزل اللہ میں داخل ہیں البتہ علوم مکاشفہ[2] کے چھپانے کا امر کیا جائے کیونکہ وہ منزل نہیں اور بعض اوقات

---

[1] واردات کا انقطاع جو کسی مصلحت سے ہوتا ہے قبض ہے خوف ورجا جب بڑھ جاتا ہے قبض وبسط ہوتا ہے محبوب کی تجلی جلالی یعنی آثار عظمت واستغنا کے فی الحال وارد ہونے سے قلب کا گرفتہ ہونا قبض کہلاتا ہے۔ (شریعت وطریقت ص۳۲۰)

[2] مکاشفہ تجلی صفات کو کہتے ہیں (شریعت وطریقت ص۳۶۷)

اس کے اظہار میں فتنہ ہوتا ہے۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت نمبر ۱۶۴)

دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔

مراقبہ کا ثبوت | اس میں اصل ہے مراقبہ[1] کی (کیونکہ یہ استدلال بالمصنوعات علی الصانع تامل پر موقوف ہے)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط ۔ (البقرہ آیت نمبر ۱۶۵)

اور ایک آدمی وہ ہیں جو علاوہ خدا تعالیٰ کے اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ضروری ہے۔

شرکت فی المحبت پر شرک کا اطلاق | اس میں اصل ہے اس کی کہ شرکت فی المحبت پر اطلاق کا شرک کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط (البقرہ آیت نمبر ۱۶۵)

اور جو مؤمن ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قوی محبت ہے۔

غیر اللہ کی محبت حق تعالیٰ کی محبت کے منافی نہیں | اس میں دلالت ہے کہ مطلق محبت غیر اللہ کی

---

[1] حق تعالیٰ کی ذات وصفات یا کسی مضمون کا دل سے اکثر احوال میں یا ایک محدود وقت تک اس غرض سے کہ اس کے غلبہ سے اس کے مقتضاء پر عمل ہونے لگے یا تدبیر عام سے متوجہ ہونا اور اس کا تصور مواظبت کے ساتھ رکھنا مراقبہ کہلاتا ہے جو اعمال مقصودہ قلب میں سے ہے (التکشف)

محبت الٰہیہ کے منافی نہیں (جیسا کہ لفظ اشد سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی درجہ میں دوسرے کی بھی محبت ہے)

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۷۱)

یہ کفار بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس سمجھتے کچھ نہیں۔

مدرکات روحانیہ کا اثبات اس میں مدرکات روحانیہ کا اثبات ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ .

(البقرہ آیت نمبر ۱۷۲)

اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے کھاؤ اور حق تعالیٰ کی شکر گزاری کرو اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو۔

کبھی حلال لذائذ کا تناول محبت حق تعالیٰ شانہٗ کا موجب ہو سکتا ہے۔

یہ دال ہے اس پر کہ طیبات متلذات کا تناول کرنا کبھی حق تعالیٰ کی محبت اور شکر تک پہنچا دیتا ہے اس طرح وہ مستحسن ہوگا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ (البقرہ آیت نمبر ۱۷۴)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب کا اخفاء کرتے ہیں اور اس کے معاوضہ میں متاع قلیل وصول کرتے ہیں ایسے لوگ اور کچھ نہیں کہ اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں۔

حقائق اعمال میں قائل ہو سکتے ہیں | اس میں اصل ہے کہ جس کے حقائق اعمال میں قائل ہوتے ہیں۔

○

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (البقرہ آیت نمبر ۱۷۷)

سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو یا مغرب کو۔

محض صورت بغیر معنی کے کافی نہیں | اس میں دلیل ہے کہ صورت محضہ بدوں معنیٰ کے معتبر نہیں۔

○

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج (البقرہ آیت نمبر ۱۷۷)

اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں۔

حب مال مطلقاً مضر نہیں | اگر حُبِّہٖ میں ضمیر مال کی طرف راجع ہو تو آیت دلیل ہے طریق عشاق پر کہ وہ صرف حق تعالیٰ ہی سے محبت رکھتے ہیں (خرچ بھی صرف) اسی کی محبت سے کرتے ہیں غیر اللہ سے محبت (بالذات) نہیں کرتے اگرچہ وہ ثواب ہوا۔

○

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي

الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۷۹)

اور فہیم لوگو قصاص میں تمہاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تم پرہیز رکھوگے۔

فنا کے اندر بقاء

حیوٰۃ بعض نے اس کی تفسیر حیوٰۃ اخرویہ کے ساتھ کی ہے پس معنیٰ یہ ہوں گے کہ قاتل سے جب دنیا میں قصاص لے لیا جائے پھر اس سے حق مقتول کا آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا۔ جمہور کے نزدیک تو مطلقاً اور حنفیہ کے نزدیک قاتل کے تسلیم نفس کے بعد اس تفسیر پر یہ آیت دال ہوگی فنا[1] کے اندر بقا ہونے پر۔

---

[1] ۔ فنا کی حقیقت ہے افعال ذمیمہ و ملکات رذیلہ کو اپنے اندر سے زائل کرنا یعنی گناہوں کا ترک کرنا اور قلب سے غیر اللہ کی محبت اور لمبی لمبی امیدوں کا لالچ، کبر وغیرہ کا نکل جانا اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور دھیان دل میں جم جانا کہ غیر اللہ سے عملی تعلق نہ رہے۔

فنا دو قسم کی ہے فنائے واقعی، فنائے علمی۔ فنائے واقعی یہ کہ افعال ذمیمہ ملکات رویہ سے زائل ہو جائیں مثلاً ظاہر معاصی چھوٹ جائیں قلب سے حب غیر اللہ، حرص، طول امل و کبر کبر و عجب و ریا وغیرہ سب نکل جائیں اس کو فنائے واقعی اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں دو چیزیں زایل ہوتی ہے یعنی افعال و ملکات رویہ وہ بھی فنا ہو گئے اس کو فنائے حسّی یا فنائے جسمی بھی کہتے ہیں۔

اور فنائے علمی یہ کہ غیر اللہ اس کے قلب سے مرتبہ علم میں نکل گیا یعنی اس کو غیر اللہ کے ساتھ تعلق علمی نہیں رہا بایں معنی کہ جیسا التفات و استحضار غیر کا پہلے تھا۔ وہ نہ رہا بلکہ ملکہ یادداشت کا راسخ ہو گیا اور غیر سے ذہول ہو گیا اس کو فنائے علمی اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں جو چیز تعلق علمی سے خارج ہو گئی وہ واقع میں فنا و معدوم نہیں ہوتی مثلاً ہم کو زید کا خیال نہیں آیا وہ واقع میں فانی و معدوم نہیں ہوا۔ اس دوسری قسم کا نام گمشدگی بھی ہے۔
(الکشف ص۳۱، شریعت و طریقت ص۳۰)

اور قسم اول میں بھی عین فنا کے اضداد (یعنی افعال و اخلاق حمیدہ) کے حصول کا نام بکا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ (البقرہ آیت نمبر ۱۸۰)

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب کسی کو موت نزدیک معلوم ہونے لگے بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو تو والدین اور اقارب کے لیے معقول طور پر کچھ کچھ بتلا جائے۔

مال کا مالک ہونا تقویٰ کامل کے منافی نہیں اس تعبیر میں دلالت ہے اس پر کہ مال کا مالک ہونا تقویٰ کامل کے منافی نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا ہوتے رہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۸۳)

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ۔

مجاہدہ اور اس کا ثمرہ اس میں بیان ہے ثمرہ مجاہدہ کا، پس اس میں دو مسئلے ہیں ایک مجاہدہ کا نافع ہونا دوسرا اس کے ثمرات کے بیان کا مشروع ہونا جیسا کہ شیوخ اس کو دیکھتے ہیں تو بیان کرتے ہیں۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط (البقرہ آیت نمبر ۱۸۶)

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں۔

قُربِ حق تعالیٰ شانہٗ | اس کا ظاہر احاطہ ذاتیہ قُرب ذاتی پر دلالت کرتا ہے۔

○

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط (البقرہ آیت نمبر ۱۸۷)

تم لوگوں کے واسطے روزہ کی شب میں اپنی بیبیوں سے مشغول ہونا حلال کر دیا گیا۔

مجاہدہ کی تعدیل | اس میں مجاہدہ کی تعدیل ہے۔

○

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط (البقرہ آیت نمبر ۱۸۹)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے چاند کی حالت کی تحقیقات کرتے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے کہ وہ چاند آلہ شناخت اوقات ہیں لوگوں کے لیے اور حج کے لیے۔

فضول سوالات سے اعراض | اس میں اعراض[1] عن الفضول پر دلیل ہے اور اس پر بھی شیخ کو حق ہے کہ بعض سوالات سے منع کر دے خواہ صریحاً خواہ اس طور سے کہ جو پوچھا گیا ہے اس کا جواب نہ دے دوسرا جواب دے دے۔

○

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا۔ (البقرہ آیت نمبر ۱۸۹)

---

[1] فضول سے روگردانی۔

اور اس میں کوئی فضیلت نہیں کہ گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آیا کرو۔

اہلِ باطل سے تشبہ کی مذمت اس میں مذمت ہے تشبہ اہلِ باطل کی اگرچہ رسوم و عادات ہی ہو۔

○

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ج (البقرہ آیت نمبر ۱۹۵)

اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں میں تباہی میں مت ڈالو۔

اعتبار معانی کو صورت پر ترجیح ہے اس کی تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ غزوہ اور انفاق فی الغزوہ مت چھوڑو

پس یہ دلیل ہے اس پر کہ اعتبار معانی کو صورت پر ترجیح ہے کہ جو چیز صورۃً تہلکہ[1] کی ضد ہے اس کو معنیً کا اعتبار کر کے تہلکہ فرمایا گیا۔

○

ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط (البقرہ آیت نمبر ۱۹۶)

یہ اس شخص کے لیے ہے جس کے اہل مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔

شیخ کے پاس ہمیشہ حاضر مریدوں کو مسافر مریدوں کی رعایت کرنا چاہیئے

ذٰلِكَ کا مشارٌ الیہ حنفیہ کے نزدیک تمتع ہے (اور اسی کے حکم میں قرآن ہے) جو مکی کے لیے ہیں بندہ کہتا ہے کہ اگر اس کی حکمت میں یہ کہا جائے کہ مقصود آفاقیین کے لیے وقت کا باقی رکھنا اور بیت کا خالی رکھنا ہے تو اس بناء پر یہ آیت اس پر دلالت کرے گی کہ جو لوگ شیخ کی خدمت میں پہلے سے حاضر ہیں ان کو چاہیئے کہ

---

[1] ہلاک کرنا۔

ان مسافرین کی رعایت کریں جو شیخ کے پاس آتے ہیں۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط (البقرہ آیت نمبر ۱۹۷)

سو جو شخص ان میں حج مقرر کرے تو پھر نہ کوئی فحش بات ہے اور نہ کوئی بے حکمی ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے۔

خواص کے ذمہ بعض چیزیں لازم ہوتی ہیں اس میں دلالت ہے اس پر کہ خواص کے ذمہ بعض ایسی چیزیں لازم ہوتی ہیں جو عوام کے ذمہ نہیں ہوتیں جیسا کہ بعضی شرم کی باتیں اور اسی طرح فسوق و جدال۔ ان میں حالتِ حج میں ایسی شناعت ہے کہ غیر حج میں نہیں۔

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ (البقرہ آیت نمبر ۱۹۷)

اور خرچ ضرور لے لیا کرو کیونکہ سب سے بڑی بات خرچ میں بچا رہنا ہے۔

اسباب کی حکمت اس میں ضعفاء کے لیے اسباب کی حکمت کا بیان ہے۔

وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۱۹۷)

اور اے ذی عقل لوگو مجھ سے ڈرتے رہو۔

اسباب کا اختیار کرنا واجب ہے یہ امر بالزاد کے لیے مثل مقدمہ ثانیہ کے ہے اور تقریر مطلوب کی

یہ ہے کہ زاد[۱] سبب ہے تقویٰ ہے اور تقویٰ واجب ہے نتیجہ یہ نکلا کہ زاد سبب ہے واجب کا پس وہ بھی واجب ہے اور اس پر موقوف ہے کہ مقدمہ واجب کا واجب ہے پس اس طریق سے آیت اس پر دال ہوئی کہ مقدمہ واجب کا واجب ہے اور یہ تصوف کے مسائل کثیرہ کی اصل ہے جن کی طرف اہل ظاہر کی نظر اس لیے نہیں گئی کہ ان کی نظیر دقیق[۲] نہیں ہے۔

○

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

(البقرہ آیت نمبر ۱۹۸)

تم کو اس میں بھی ذرا گناہ نہیں کہ معاش کی تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

دنیا سے دین پر استعانت کرنا بھی طاعت ہے | اس میں دلالت ہے کہ دنیا سے دین پر استعانت[۳] کرنا بھی طاعت ہے۔

○

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ (البقرہ آیت نمبر ۲۰۰)

تو حق تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ یہ ذکر اس سے بڑھ کر ہو۔

تشبیہ حق بالخلق | اس میں اصل ہے تشبیہ حق بالخلق کی جیسا ذکرِ حق کو ذکرِ خلق سے تشبیہ دی گئی۔

○

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ (البقرہ آیت نمبر ۲۰۳)

---

[۱] مسافر کا سفر خرچ [۲] باریک [۳] مدد چاہنا۔

اور جو شخص دو دن میں تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

رُخصت کا عزیمت کے ساتھ مساوی ہونا | اس میں رخصت کا عزیمت کے ساتھ مساوی ہونا ہے جبکہ اس میں کچھ مصلحت ہو چنانچہ یہاں تعجیل و تاخیر میں مساوات فرمائی۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۰۶)

اور جب سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا تو خوف کر تو نخوت اس کو گناہ پر آمادہ کرتی ہے۔ سو ایسے شخص کے لیے سزا جہنم ہے۔

متکبرین کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کی اصل | اس میں اصل ہے متکبرین کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۰۷)

اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتا ہے۔

فناء نفس | اس میں فناء نفس پر دلالت ہے کیونکہ اس کا حاصل دواعی[1] نفس کا ترک کرنا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۰۸)

---

[1] خواہشاتِ نفسانی کا چھوڑنا۔

اور شیطان کے قدم بقدم اعمال میں مت چلو۔

مناشی اعمال میں تشدّد کی اصل سبب نزول کے لحاظ کرنے کے بعد اس میں اصل ہے صوفیاً کے تشدّد کرنے کی اعمال سے زیادہ مناشی اعمال میں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ

(البقرہ آیت نمبر ۲۱۰)

یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ حق تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانو میں ان کے پاس آئیں اور سارا قصہ ہی ختم ہو جائے۔

مسئلہ مظہریت حق تعالیٰ شانہٗ اس آیت کی توجیہ میں جو تاویلات مذکور اور مشہور ہیں ظاہر ہے کہ اگر اس کا کوئی قائل ہو جائے کہ حق تعالیٰ جس طرح چاہے ظہور فرما سکتا ہے اور وہ عین حالت ظہور میں بھی اپنے اطلاق پر بھی باقی ہے یہاں تک کہ قید اطلاق سے بھی مطلق و منزہ ہے جیسا کہ سلف امت کا مذہب تھا تو جیسا کہ حضرات صوفیہ کا مسلک ہے تو وہ شخص ان تاویلات و تکلفات کا محتاج نہ ہوگا پس آیت دلیل ہے مسئلہ مظہریت کے صحیح ہونے پر۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ (البقرہ آیت نمبر ۲۱۴)

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جنت میں جا داخل ہوگے حالانکہ تم کو ہنوز ان لوگوں کا سا کوئی عجیب واقعہ پیش نہیں آیا جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان پر ایسی ایسی تنگی اور سختی واقع ہوئی اور ان کو یہاں تک جنبشیں ہوئیں کہ پیغمبر تک جو ان کے ہمراہ اہل ایمان تھے بول اٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی امداد کب ہوگی۔

بارگاہ قدس تک رسائی بغیر مجاہدات کے نہیں ہوسکتی اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ بارگاہ قدس تک رسائی بدوں ترک لذات و تحمل مجاہدات میسر نہیں اور حدیث حفت الجنۃ بالمکارہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ اس آیت میں اس پر دلالت ہے کہ امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء کا گھبرا کر استعجال نصرت اس آیت میں مذکور ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ قُلِ الْعَفْوَ ۭ (البقرہ آیت نمبر ۲۲۹)

اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کیا کریں۔ آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو۔

بعض بزرگوں کے ذخیرہ نہ رکھنے کی اصل اس میں اصل ہے ذخیرہ نہ رکھنے کی (جیسا بہت سے بزرگوں کا مذاق ہوا ہے)۔

فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۲۲۹)

سو اگر یہ لوگ رجوع کرلیں تب تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے رحمت

فرمادیں گے۔

نکاح درویشی کے منافی نہیں | پس یہ دال ہوا اس پر کہ نکاح منافی نہیں درویشی کے۔[1]

○

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ (البقرہ آیت نمبر ۲۲۹)

وہ طلاق دو مرتبہ ہے۔

ترکِ تعلقات میں تعجیل خلاف مصلحت | اس میں دلالت ہے کہ ترکِ تعلقات میں تعجیل خلاف مصلحت ہے۔

○

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ (البقرہ آیت نمبر ۲۳۱)

اور ان کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت رکھو۔

تصوف کی فروع کثیرہ کی اصل | اس میں اس پر دلالت ہے کہ جو امر مفضی[2] الی المذموم ہو وہ مذموم ہے۔ چنانچہ امساک[3] بغرض اعتداء سے نہی فرمائی اور یہ تصوف کی فروع[4] کثیرہ کی اصل ہے۔

○

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

---

[1] کیونکہ نکاح سُنت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسا کہ ارشاد ہے۔ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ یعنی نکاح میری سُنت ہے جو میری سُنت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں اور درویشی نام ہے اتباع سُنت کا

[2] برائیوں کی طرف پہنچانے والا۔ [3] تکلیف پہنچانے کی غرض سے روکنا۔

[4] بہت سی شاخوں۔

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ (البقرہ آیت نمبر ۲۳۲)

اور جب تم میں ایسے لوگ پائے جائیں کہ وہ اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیں۔ پھر وہ عورتیں اپنی معیاد پوری کر چکیں تو تم ان کو اس امر سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جبکہ باہم سب رضامند ہو جائیں قاعدہ کے موافق اس مضمون سے نصیحت کی جاتی ہے اس شخص کو جو تم میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روزِ قیامت پر یقین رکھتا ہو۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لیے زیادہ صفائی اور زیادہ پاکی کی بات ہے۔

امر مباح سے تشدّد نہ کیا جائے اس میں اس پر دلالت ہے کہ امر مباح سے منع کرنے میں تشدّد[1] نہ کیا جائے جب اس مباح میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور خصوص جبکہ اس کے ترک میں کوئی مفسدہ[2] ہو۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (البقرہ آیت نمبر ۲۳۵)

اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو ان مذکورہ عورتوں کو پیغام دینے کے بارے میں کوئی بات اشارۃً کہو۔

امر بالمجاہدہ میں طالب کے ضعف کی رعایت اس میں اس پر دلالت ہے کہ امر بالمجاہدہ میں

---

[1] سختی [2] خرابی

طالب کے ضعف کی رعایت ضروری ہے۔

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

اور تمہارا معاف کرنا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔

علو ہمت اور ترکِ اشراف کی تعلیم اس میں تعلیم ہے۔ علو ہمت اور ترکِ اشراف کی (کہ مردوں کو ترغیب دی تکمیل مہر کی اور یہ کہ عورتوں کے معاف کرنے کا انتظار نہ کریں)۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا (البقرہ آیت نمبر ۲۳۹)

پھر اگر تم کو اندیشہ ہو تو پھر تم کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے پڑھ لیا کرو۔

تخفیفِ اعمال کی اصل اس میں اصل ہے تخفیفِ اعمال کی عدداً بھی اور ہیئتہً بھی (کہ سفر میں قصر ہوا اور ہیئت میں توسع ہوگیا)۔

وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت نمبر ۲۳۵)

اور اللہ کمی کرتے ہیں اور فراخی کرتے ہیں اور تم اسی کی طرف لے جائے جاؤ گے۔

قبض اور بسط دونوں محمود ہیں اس میں اس طرف بھی رمز ہے کہ مرجع قبض اور بسط دونوں میں حق تعالیٰ ہے کیونکہ دونوں موصل الی اللہ اور اس کے ظہور تجلیات کے آئینے میں بس دونوں محمود ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۴۸)

اوران سے ان کے پیغمبر نے فرمایا کہ ان کے بادشاہ ہونے کی یہ علامت ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تسکین کی چیز ہے تمہارے رب کی طرف سے جن کو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام چھوڑ گئے ہیں اس صندوق کو فرشتے لے آئیں گے۔

صالحین کے تبرکات وآثار اس میں اصل ہے آثارِ صالحین سے برکت حاصل کرنے کی۔

○

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۵۳)

یہ حضرات مُرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے بعضے ان میں وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوئے ہیں اور بعضوں کو ان میں سے بہت سے درجوں میں سرفراز فرمایا۔

اپنی رائے سے بعض اولیاء کو بعض پر ترجیح نہ دو اس میں دلالت ہے اس پر کہ بعض اولیاء کو بعض پر رائے محض سے ترجیح نہ دینا چاہئے البتہ ان کے واقعات ذکر کر دینا جائز ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے منھم من کلم اللہ۔

○

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ط (البقرہ آیت نمبر ۲۵۶)

سو جو شخص شیطان سے بد اعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کو کسی طرح شکستگی نہیں۔

نسبت الی اللہ حصول کے بعد منقطع نہیں ہوتی | اس میں دلیل ہے اس پر کہ نسبت مع اللہ (جو کہ عروۂ وثقیٰ ہے) حصول کے بعد منقطع[1] نہیں ہوتی۔

○

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ آیت نمبر ۲۵۷)
اللہ ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے۔

ولایت عامہ | اس میں اثبات ہے ولایت عامہ کا۔

○

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ (البقرہ آیت نمبر ۲۵۹)

جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔

ابطالِ مداہنت | اس میں دلایت ہے اس پر کہ مباحثہ کرنا جبکہ ضرورت دینیہ واقع ہو تجرید[3] و تفرید کے منافی نہیں خصوص کامل کے لیے نیز اس میں ابطال ہے مداہنت[4] کا۔

---

[1] مضبوط حلقہ [2] قطع ہونا، ٹوٹنا۔
[3] دنیاوی و اخروی اغراض کو ترک کر دینا تجرید ہے اور کسی چیز کو اپنی طرف نسبت کرنا تفرید ہے۔
[4] جھوٹ بولنا انفاق کرنا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَ لٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ (البقرہ آیت نمبر ۲۶۰)

اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو دکھلا دیجئے کہ آپ مُردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے ارشاد فرمایا کیا تم یقین نہیں لائے انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا میں اس غرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جائے۔

عدم سکون کو ایمان و عرفان سے منافات نہیں اس میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ عدم سکون کو ایمان و عرفان سے منافات نہیں اور یہ طمانیت مقام نبوت کے مناسب تھی اور یہ اس طمانیت سے فوق ہے جو کہ مقام صدیقیت و ولایت کے مناسب ہے جو اُن سے مقصود نہ تھی ورنہ پہلی طمانیت صدیقین کو کبھی میسر ہے پس جس بزرگ کا قول ہے **لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا** ای طمانیۃ اس قائل کا حضرت خلیل علیہ السلام سے افضل ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ وہ طمانیت جو مقام صدیقیت کے مناسب ہے اور حضرت خلیل علیہ السلام اس کے فاقد تھے اور نہ اس کے طالب۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ۙ (البقرہ آیت نمبر ۲۶۴)

اے ایمان والو تم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو۔

مرید پر بلا مصلحت احسان قبلانا مذموم ہے اس میں بالحاق افادہ بالتصدق دلالت ہے کہ مُرید پر بلا

مصلحت احسان جتلانا مذموم ہے۔

○

كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ (البقرہ آیت نمبر ۲۶۴)

جس طرح وہ اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے۔

ریا کی مذمت اس میں مذمت ہے ریا کی۔

○

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (البقرہ آیت نمبر ۲۶۵)

اور ان لوگوں کے خرچ کئے ہوئے مال کی حالت جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے اور اس غرض سے کہ اپنے نفسوں میں پختگی پیدا کریں۔

اعمالِ صالحہ سے مقصود اصلاح نفس بھی ہے اس میں دلیل ہے اس کی کہ اعمال صالحہ سے جس طرح اجر مقصود ہوتا ہے اس طرح اصلاح نفس بھی ان سے مقصود ہے

○

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ (البقرہ آیت ۲۶۸)

شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بری بات کا مشورہ دیتا ہے

بخل کا علمی علاج اس میں بخل کا علاج ہے علم سے جیسا اس کے ماقبل میں علاج ہے عمل سے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۸۲)

اگر تم ظاہر کرکے دو صدقوں کو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر انطا اخفاء کرو اور فقیروں کو دے دو تو یہ اخفاء تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

نیک عمل کے اخفاء میں فضیلت اس میں مسئلہ یہ ہے کہ عمل کے اعلان و اخفاء میں اختیار ہے اور ساتھ ہی اخفاء کی فضیلت بھی ہے جب ان میں کوئی خاص مصلحت نہ ہو۔

○

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۸۲)

اے ایمان والو جب معاملہ کرنے لگو اُدھار کا ایک معیاد معیّن تک تو اس کو لکھ لیا کرو۔

معاشرات و عادات کے نظام کی اصلاح اس میں ثبوت ہے اس کا کہ معاشرات و عادات کے نظام کی اصلاح طریق کے منافی نہیں۔

○

وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۸۳)

اور جو شخص اس کا اخفاء کرے گا اس کا قلب گناہگار ہوگا۔

اصل مدار قلب پر ہے اس میں دلالت ہے اس پر کہ اصل مدار قلب پر ہے۔

○

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط (البقرہ آیت نمبر ۲۸۴)

اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں ان کو اگر تم ظاہر کرو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے۔

اعمالِ قلوب اس میں تحقیق ہے حکم اعمال قلوب کی۔

○

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف (البقرہ آیت نمبر ۲۸۵)

کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کی تفریق نہیں کرتے۔

اولیاء میں بھی تفریق نہ کرنا چاہیئے اس پر قیاس کیا جاتا ہے کہ اولیاء میں بھی تفریق نہ کرے (کہ ایک سے اعتقاد رکھے دوسرے کا انکار کرے)۔

○

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط (البقرہ آیت نمبر ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو۔

مجاہدہ میں طالب کے حال کی رعایت اس میں دلالت ہے کہ مجاہدہ میں حال طالب کی رعایت رکھنا چاہیئے۔

○

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج (آل عمران آیت نمبر ۷)

سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اُس کے اسی حصّے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہیں۔ شورش ڈھونڈنے کی غرض سے اور اس کے مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے حالانکہ اُس کا مطلب بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم اُس پر یقین رکھتے ہیں سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

اہلِ اسرار کے کلام کے احکام اس آیت سے ایسے کلام کے ساتھ معاملہ کرنے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جس کا صادق ہونا ثابت ہو مگر مُراد اس کی واضح نہ ہوتی ہو اور وہ معاملہ یہ ہے کہ ایسے کلام کی اجمالاً تصدیق کی جائے اور تفصیلاً اس کی کاوش نہ کریں اور محققین نے یہی حکم کیا ہے ان اہل اسرار کے کلام کے باب میں جن کا صدق ان کے احوال سے معلوم ہو اور ان کی مراد معلوم نہ ہوئی ہو پس سلامتی اسی میں ہے کہ نہ ان پر انکار کیا جائے اور نہ اس کلام کے اظہار پر اعتقاد کیا جائے۔

وَاُخْرٰی کَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ ط (آل عمران آیت نمبر ۱۳)

اور دوسرا گروہ کافر لوگ تھے یہ کافر اپنے کو دیکھ رہے تھے کہ اُن مسلمانوں سے کئی حصّے ہیں کھلی آنکھوں دیکھنا۔

خوارق عادت کا اثبات اس میں خوارق[1] عادت کا اثبات ہے۔

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ

[1] عادت کے خلاف کوئی کام سرانجام

النِّسَآءِ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ (آل عمران آیت نمبر ۱۴، ۱۵)

خوشنما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے، لگے ہوئے ڈھیر سونے اور چاندی کے، نشان لگے ہوئے گھوڑے ہوئے، مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی، یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی تو اللہ کے پاس ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو بہتر ہو ان چیزوں سے۔

آخرت کی حبّ عقلی مطلوب ہے۔ قول اوّل میں الناس سے مراد جنس ناس ہے اور مزین اللہ تعالیٰ ہیں روح المعانی میں ابن ابی حاتم کی روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تائید نقل کی ہے پس اس تفسیر پر یہ قول دلالت کرتا ہے کہ انسان اس محبت کے ازالہ کا بوجہ اس کے طبعی ہونے کے مکلف نہیں ہے اور دوسرے قول میں بیان ہے آخرت کی حبّ عقلی کا اور اس کے مکلف ہونے کا اس طرح کہ اس کو عملاً حبّ اوّل پر ترجیح دے اور باب اخلاق میں یہ ایک اصل عظیم ہے یعنی اخلاق میں جو مجبول طبعی[1] ہیں وہ غیر مقدور ہیں اور جو مکسوب[2] ہیں وہ مقدور ہیں۔ بعض سالکین قسم اوّل کے پیچھے پڑ جاتے ہیں وہ ہمیشہ مشوّش[3]

---

[1] فطری پیدا کئے ہوئے [2] اپنی کوشش سے حاصل کئے ہوئے۔
[3] پریشان

رہتے ہیں ان لوگوں کو محقق ہدایت کرتا ہے کہ عقلی کی تحصیل کرو اور طبعی کے درپے مت ہو سو ان محققین کا اتباع کرنے والا راحت میں رہتا ہے۔

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ (آل عمران آیت نمبر ۱۷)

صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

اولیاء اللہ کی صفات اس میں اولیاء اللہ کی صفات کا بیان ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ط (آل عمران آیت نمبر ۲۰)

پھر بھی یہ لوگ اگر آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ میں اپنا رخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی۔

مجادلہ سے اعراض اس میں دلالت ہے اہل طریق کی اس عادت پر کہ جب حق بالکل واضح ہو جائے مگر مخاطب کی حالت سے معلوم ہو کہ یہ قبول نہیں کرتا تو اس وقت مباحثہ ترک کر دیتے ہیں اور یہ اس استنباط اس آیت کی مشہور تفسیر پر ہے کہ یہ قول اسلمت وجہی مجادلہ[1] سے اعراض ہے۔

بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (آل عمران آیت نمبر ۲۶)

---

[1] لڑائی سے رُخ پھیرنا یعنی مباحثہ ترک کرنا۔

آپ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں

ادب کی رعایت کی تعلیم

یہاں موقع اس کہنے کا تھا "بیدك الخیر والشر" کیونکہ اوپر اعزاز و اذلال دونوں کا ذکر ہوا ہے تو اس پر اکتفاء کرنا یا تو مراعات ادب کی ہے اگر مراد کلام میں یہ ہو کہ 'والشر' یعنی آپ کے قبضہ میں دونوں چیزیں ہیں یا اشارہ اس طرف ہے کہ جو چیز ظاہر میں شر معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی مصلحتیں و حکمتیں رکھی ہیں وہ بھی واقع میں خیر ہی ہے پس اس میں اس امر کی تعلیم ہے کہ جس چیز میں عبد کی ضع کو مطلق دخل نہ ہو وہ محض خیر ہے اس کو ناگوار نہ سمجھے اور اس سے خذلان پر استدلال نہ کرے جیسا بہت سے سالکین جب ذرا اپنے احوال میں تغیر پاتے ہیں گو ان کے فعل کو اس میں ذرا دخل نہ ہو، اس سے خذلان[1] کا توہم[2] کرنے لگتے ہیں۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج

مسلمانوں کو چاہیئے کہ کفار کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں سے تجاوز کرکے۔

مُنکرین سے دوستی نہ رکھنے کا حکم

روح المعانی میں ہے اور اسی جگہ سے اہل اللہ نے مریدین کو منکرین کے ساتھ دوستی رکھنے سے منع کیا ہے کیونکہ انکار کی ظلمت کفر کی ظلمت کے مشابہ ہے اور بعض اوقات مجتمع ہوکر طریق ایمان کو بند کر دیتی ہے البتہ

---

[1] بے نصیب ہونا ۔ [2] وہم کرنا ۔

اگر ان سے کچھ اندیشہ ہو تو اس وقت ظاہراً دوستی جائز ہے اور یہ بھی ضعفاء کی نسبت ہے جس کا یقین ہو وہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ۔

○

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت نمبر ۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تم لوگ میرا اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے ۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے کا طریقہ اس میں اس پر دلالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا محب ہونا جو کہ محبوبیت کو مستلزم[1] ہے بدوں اس کے کہ محب حق کا اتباع کرے میسر نہیں ۔

○

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ (آل عمران آیت نمبر ۳۷)

جب کبھی زکریا علیہ السلام ان کے پاس عمدہ مکان میں تشریف لاتے تو ان کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے ۔

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں روح المعانی میں ہے اس آیت سے اولیاء کے لیے صحت کرامات[2] پر استدلال کیا گیا ہے کیونکہ قول مشہور پر مریم علیہا السلام ولی ہیں نبی نہیں ۔

○

---

[1] لازم پکڑنے والا ۔ [2] کرامت اس امر کو کہتے ہیں جو کسی نبی کے کسی متبع کامل سے صادر ہو اور قانون عیادت سے خارج ہو پس اگر وہ امر خلاف عادت نہ ہو تو کرامت نہیں (شریعت و طریقت ص ۳۲۵)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ
(آل عمران آیت نمبر ۳۸)

اس موقع پر زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد۔

اولاد کی خواہش کرنا زُہد کے منافی نہیں

اس میں دو مسئلے ہیں جو سورۂ مریم میں بھی مذکور ہوئے ہیں اوّل یہ کہ اولاد کی خواہش کرنا زُہد کے منافی نہیں ثانی یہ کہ مسبب کا اسباب بعیدہ سے سوال کرنا ادب کے منافی نہیں اور مسئلہ اوّل میں کہتا ہوں کہ خصوص جبکہ کسی دینی غرض سے ہو جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے خود فرمایا وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ الخ اور اس سے ایک اور مسئلہ ماخوذ ہوتا ہے وہ یہ کہ بقاء سلسلہ کی تمنا کرنا حضرات انبیاء علیہم السلام کے سنن میں سے ہے جیسا کہ روح المعانی میں بھی اس مسئلہ کو مستنبط کیا ہے کہ حضرت زکریاؑ بوڑھے تھے لیکن لوگوں کے مرشد تھے پس جب انہوں نے صورت حال دیکھی تو غیرت نبوت کو حرکت ہوئی اور اپنے رب تعالیٰ سے ایسے فرزند صدق کی درخواست کی جو لوگوں کی تربیت میں ان کے قائم مقام ہو سکے اور یہ دعا کی رب هب لی من لدنك ذرية طيبة یعنی جو ماسوٰی کے اشتغال سے مطہر ہو اور شہوات سے مقدس ہو۔ آہ میں کہتا ہوں کہ قید طیبہ کی دعا سے دعا کرنا اس پر دال ہے کہ خلیفہ بنانے کی شرائط میں یہ صفات ہیں نہ کہ محض اولاد ہونا یا مرید ہونا اور بعض بزرگوں سے جو اس تمنا کی ضد منقول ہے تو وہ غلبہ حال سے ہے یا محمول[1] ہے تفویض پر جبکہ عند اللہ مقدر نہ ہو زکریا علیہ السلام کی یہ دعا کہ رب اجعل لی اس پر دال ہے

---

[1] گمان کیا گیا۔

کہ طمانیت کے لیے سوال کرنا یقین کے منافی نہیں جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ احیاء موتی کی کیفیت دکھلا دیجئے۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آل عمران آیت نمبر ۴۲)

اور جبکہ فرشتوں نے کہا کہ اے مریم بلاشک اللہ تعالیٰ نے تم کو منتخب فرمایا ہے اور پاک بنایا ہے اور تمام جہان بھر کی بیبیوں کے مقابلہ میں منتخب فرمایا ہے۔

فرشتوں کا غیر انبیاء علیہم السلام سے کلام کرنا اس سے غیر انبیاء کے ساتھ ملائکہ کا ہمکلام ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو کلام ملائکہ مخصوص بالانبیاء ہے وہ ہے تبلیغ کے لیے۔

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ (آل عمران آیت نمبر ۵۰)

اور زندہ کر دیتا ہوں مُردوں کو خدا کے حکم سے۔

غلبہ حال سے بعض کا باذنی کہنا اس میں ان اقوال کی اصل ہے جو بعض سے غلبہ حال میں منقول ہیں جن میں انہوں نے مجازاً اپنی طرف بعضے ایسے افعال کی نسبت کی ہے جو حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں (جیسا احیاء) اور ان میں جو اہل ادب ہیں وہ ان میں مثل مسیح علیہ السلام کے باذن اللہ کی قید لگا دیتے ہیں۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۔ (آل عمران آیت نمبر ۵۱)

اور میں اس طور پر آیا ہوں کہ تصدیق کرتا ہوں اس کتاب کی جو مجھ سے پہلے تھی یعنی تورات کی اور اس لیے آیا ہوں کہ تم لوگوں کے واسطے بعض ایسی چیزیں حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں۔

شیخ ثانی کا اصلاح مرید کی خاطر فروع میں کچھ تغیر و تبدل

اسی پر قیاس کیا جاتا ہے ایک شیخ کا دوسرے کسی شیخ کا (جو گزر گیا ہو یا دور ہو) مرید کو تربیت کرنا اس طرح کہ اصول میں اس کی موافقت کرے اور بعض فروع میں کچھ تغیر و تبدل کرے جیسا حالت مرید کا مقتضا ہو۔

○

قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ۚ (آل عمران آیت نمبر ۵۲)

تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جائیں حواریین بولے کہ ہم مددگار ہیں اللہ کے۔

اہلِ دین سے دین کے بارے میں مدد طلب کرنا توکل کے منافی نہیں

اس آیت میں دو مسئلے ہیں ایک اہلِ دین سے دین کے بارے میں مدد طلب کرنے کا جواز اور اس کا منافی توکل نہ ہونا کیونکہ وہ مدد طلب کرنا اس حیثیت سے ہوتا ہے کہ وہ نصرت الٰہیہ کے مظاہر ہیں اور دوسرا یہ کہ اہل اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا چنانچہ انہوں نے من انصاری الی اللہ کے جواب میں نحن انصار اللہ کے یوں کہا نحن انصار اللہ۔

○

وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۴)

اور اُن لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں۔

بعض اشیاء میں بالذات قبیح نہیں ہوتا اس میں اس پر دلالت ہے کہ یہ بات ممکن ہے کہ ایک ہی امر حق تعالیٰ کے اعتبار سے حسن ہو اور بندوں کے اعتبار سے قبیح[1] ہو اور راز اس میں یہ ہے کہ بعض اشیاء میں بالذات قبح نہیں ہوتا بلکہ کسی مفسدہ کے سبب اور مصلحت کے خالی ہونے کے سبب ہوتا ہے اور وہ امر جو بندہ سے صادر ہوتا ہے ایسا ہی ہوتا یعنی مقرون بالمفسدہ[2] و خالی از مصلحت اس لیے قبیح ہوتا ہے اور حق تعالیٰ سے جو واقع ہوتا ہے اس میں حکمت ہوتی ہے اس لیے حسن ہوتا ہے

○

وَ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ

(آل عمران آیت نمبر ۷۲، ۷۳)

اور بعضے لوگوں نے اہل کتاب میں سے کہا کہ ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کی گئی ہے مسلمانوں پر شروع دن میں اور انکار کر بیٹھو آخر دن میں عجب کیا وہ پھر جائیں اور کسی کے روبرو اقرار مت کرنا مگر ایسے شخص کے روبرو جو تمہارے دین کا پیرو ہو۔

بعض مدعیان طریقت کا اپنے طریق کو چھپانا اسی کی نظیر ہے کہ بعض مدعیان طریقت کا یہ طرز کہ جو شخص ان

---

[1] بُرا [2] برائی کے قریب

کے سلسلہ میں نہ ہو، اس سے طریق کو مخفی کرتے ہیں اور اُن پر اسی مضمون سے رد ہوگا جس سے ان کے ہم مشرب اہل کتاب پر رد کیا گیا ہے یعنی قل ان الھدیٰ ھدی اللہ اور ان الفضل بید اللہ۔

○

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ (آل عمران آیت نمبر ۷۷)

یقیناً جو لوگ معاوضہ حقیر لے لیتے ہیں بمقابلہ اس عہد کے جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔

زینت دنیا کی طرف مائل شخص پر رد اس میں اس شخص کی طرف اشارہ ہے جو زینت دنیا کی طرف مائل ہو اور اُس کو حضرتِ حق کے مشاہدہ پر ترجیح دیتا ہو اور اپنے ظاہر کو شعار[1] مقربین کے ساتھ آراستہ رکھتا ہو مگر اس میں حب جاہ کی آمیزش[2] بھی کرتا ہو پس ایسا شخص لقائے حقیقی اور مخاطبت حق کے درجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں ساقط[3] ہو جائے گا۔

○

وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ط (آل عمران آیت نمبر ۸۰، ۸۱)

ولیکن کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ اس کے کہ تم پڑھتے ہو اور نہ یہ بات بتلائے گا کہ تم فرشتوں اور

---

[1] مقربین کی عادات [2] شامل کرنا، ملانا [3] گرنا۔

نبیوں کو رب قرار دے لو۔

ربانی کون ہیں؟ اس میں اہل باطن کے طریق اور ان کے علوم و اعمال و احوال خاصہ کی اور دوسرے طریق کے فائض کرنے کی تصریح ہے جیسا کہ ربانی کی تفسیر کا مجموعہ اس پر دال ہے۔ چنانچہ روح المعانی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ربانی وہ ہے جو فقیہہ عالم ہو اور قتادہ و سدی سے ہے کہ وہ ہے جو عالم حکیم ہو اور ابن جبیر سے ہے کہ جو حکیم متقی ہو اور ابن زید سے ہے جو لوگوں کے امر دین کی تدبیر کرتا ہو اور یہ سب اقوال متقاربہ ہیں اور شبلی سے ہے کہ وہ شخص ہے جو علوم کو خاص حضرت حق سے اخذ کرتا ہو اور کسی شئ میں غیر حق کی طرف رجوع نہ کرتا ہو اور سہل سے ہے کہ وہ شخص جو اپنے رب پر کسی شئ کو ترجیح نہ دیتا ہو اور قاسم سے ہے کہ وہ شخص ہے جو علماء عملاً اخلاق ربانیہ سے موصوف ہو اور بعض نے کہا ہے کہ وہ شخص ہے کہ اس میں حوادث مؤثر نہ ہوں اور دوسرے اقوال بھی ہیں اور سب ایک گھاٹ کے پانی پینے والے ہیں۔

○

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۔ (آل عمران آیت نمبر ۶۴)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر۔

بزرگانِ دین کی تعظیم میں غلو کا رد

اس میں ان لوگوں پر رد ہے جو شیوخ کے انقیاد یا تعظیم میں خواہ وہ احیاء ہوں یا اموات ہوں غلو کرتے ہیں گو یہ حضرات حق کے مظاہر کامل ہیں چنانچہ ترمذی نے قل یا اھل الکتاب سوآء بیننا وبینکم (الی قولہ) یتخذ وبعضنا بعضا اربا من دون اللہ ۔ کی تفسیر میں روایت کیا ہے اور روایت کی تحسین بھی کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو عدی بن ابی حاتم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تو ان کی عبادت نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا یہ بات نہ تھی کہ وہ لوگ بہت سی اشیاء کو تمہارے لیے حلال کر دیتے تھے اور بہت سی اشیاء کو حرام کر دیتے تھے (یعنی بلا دلیل شرعی) پھر تم ان کے قول کو قبول کرتے تھے عرض کیا ہاں یہ تو تھا بس اس کا ہی مطلب ہے۔

○

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط (آل عمران آیت نمبر ۸۲)

اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو کچھ میں تجھ کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو مصداق ہو، اس کا جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا۔

شیوخ کے لیے ایک ضروری حکم

اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شیوخ پر لازم ہے کہ جو علم و عمل میں اُن سے فوق ہو بلکہ جو ان کا مساوی بھی ہو، ان سے استنکاف و عار نہ کریں۔ وجہ اشارہ کی یہ ہے کہ رسول کی تفسیر میں مفسرین کے دو قول ہیں اکثر مفسرین نے تو کہا ہے کہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (تو فوق سے عار نہ کرنا ثابت ہوا) اور بعض نے

کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ کسی رسول کے زمانہ میں دوسرا کوئی رسول بھی آجائے (تو مساوی سے عار نہ کرنا ثابت ہوا)۔

○

وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ۝

(آل عمران آیت نمبر ۸۳)

حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سرافگندہ ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

ہجوم وساوس کے ساتھ ایمان

روح المعانی میں ہے کہ اس آیت کے معنی میں کئی قول ہیں اوّل یہ کہ اسلام طوعاً سے مراد وہ اسلام ہے جو علم سے فاشی[1] ہو خواہ وہ علم استدلالی[2] ہو جیسا ہم میں سے اکثر کو یہی حاصل ہے اور اسلام کرھاً سے مراد یہ ہے جو سیف سے اور ایسے امور کے معائنہ سے حاصل ہو جو اسلام کی طرف مضطر کر دیں اور اسی کے قریب وہ ہے جسے روح ہی میں بعض صوفیاء سے نقل کیا ہے کہ اسلام طوعاً وہ ہے کہ اوامر حق تعالیٰ کا بدوں معارضہ ظلمت نفسانیت اور بدوں حیلولت حجب انانیت کے امتثال وانقیاد ہو اور اسلام کرھاً وہ ہے کہ مع توسط معارضہ و وساوس وحیلولۃ حجب وتعلق بالوسائط کے انقیاد ہو، اوّل مثل اسلام ملائکہ اور بعض مقبولین احیاء اہل ارض کے ہے اور ثانی مثل اسلام ایسے لوگوں کے جن کو شکوک الٹ پلٹ کرتے رہتے ہیں۔

احقر کہتا ہے کہ اس تفسیر مذکور پر آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ دونوں قسم کے ایمان کافی ہیں سو جس شخص پر وساوس کا ہجوم ہو وہ بارگاہ حقیقی تک

---

[1] ظاہر ہونے والا [2] دلیل لانے والا۔

پہنچنے سے مایوس نہ ہو جیسا ایسے لوگوں کو یہ امر بکثرت پیش آجاتا ہے اور دیاسلائی میں چنگاری بعض مدعیان مشیخت کی یہ حرکت ہوتی ہے کہ ان کو مقصود سے ناامید کر دیتے ہیں۔

○

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِہِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُہُمْ ج

(آل عمران آیت نمبر ۹۰)

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اپنے ایمان لانے کے بعد پھر بڑھتے رہے کفر میں ان کی توبہ ہرگز مقبول نہ ہوگی۔

اہل اللہ کے طریق سے متوجہ ہونے کے بعد پھر تعطل کی نوعیت روح المعانی میں ہے کہ وہ توبہ ہی نہیں کرتے تاکہ قبول ہو کیونکہ ان کو توفیق ہی نہیں ہوتی۔

احقر کہتا ہے کہ یہی عادت اللہ ہے اس شخص کے بارے میں جو اہل اللہ کے طریق کی طرف متوجہ ہوا پھر تعطل یا انکار کی راہ سے اس سے اعراض کرتے تو اکثر پھر اس کی طرف عود کرنے کی اس کو توفیق ہی نہیں ہوتی بلکہ وہ مخذول رہتا ہے پھر بعض اوقات یہ اس سے اشد کی طرف منجر[1] ہو جاتا ہے کہ اہل طریق سے عداوت و نفرت رکھنے لگتا ہے پھر وہ دین کے بڑے جزو سے خارج ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

○

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ

(آل عمران آیت نمبر ۹۲)

تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

---

[1] کھینچنے والا۔

اپنی ہستی کو محبوب حقیقی پر قربان کرنا قرب الٰہی کا سبب ہے اور اس کے ساتھ ایک مقدمہ بدیہہ[1] منضم[2] کر لیا جائے اور وہ یہ کہ سب سے زیادہ محبوب چیز طبعاً انسان کو اپنی جان ہے تو یہ آیت دال ہوئی اس پر کہ اپنی ہستی کو محبوب حقیقی کے لیے بذل کرنا موقوف علیہ ہے بر اور قرب الٰہی کا۔

○

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآئِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَىٰةُ ط (آل عمران آیت نمبر ۹۳)

سب کھانے کی چیزیں نزول تورات کے قبل باستثناء اس کے جس کو یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے نفس پر حرام کر لیا تھا بنی اسرائیل پر حلال تھیں۔

محبوب حقیقی کی خاطر ترکِ مرغوبات روح المعانی میں ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ فائدہ اس حکایت کے بیان فرمانے سے اہل محبت کو اس کی تعلیم دینا ہے کہ جو چیزیں ان کو محبوب ہیں۔ جیسے مرغوب کھانے اور دنیوی لذائذ۔ حق تعالیٰ کی حقیقی نعمتوں کی طلب میں ان کو ترک کر دیں۔

○

وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ (آل عمران آیت نمبر ۱۰۱)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑتا ہے تو ضرور راہ راست کی ہدایت کیا جاتا ہے۔

---

[1] برجستہ [2] پیوستہ کرنا، ملانا۔

اہلِ حقائق کا اعتصام

روح المعانی میں ہے کہ اس اعتصام کی حقیقت معنوی ہیں ان سے قلب کا کشیدہ ہوجانا اور اپنے ذعوئے حول وقوت سے حق تعالیٰ کی طرف یکسو ہوجانا اور بعض نے کہا ہے کہ عشاق کا اعتصام یہ ہے کہ ماسوی کو ترک کر کے اس کی پناہ لیں اور اہل حقائق کا اعتصام یہ ہے کہ یہ مشاہدہ کر کے کہ ہم قبضہ میں ہیں اعتصام کو بھی مرتفع وفنا کر دیا جائے۔

○

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۔ (آل عمران آیت نمبر ۱۰۲)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرا ڈرنے کا حق۔

طریق کا حاصل تقویٰ ہے

یہ آیت طریق قوم کی مطلوبیت میں صریح ہے اس لیے کہ اس طریق کا حاصل یہی تقویٰ حق تقویٰ ہے۔

○

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ ۔ (آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں

اہلِ ارشاد غیر اہلِ ارشاد سے افضل ہیں

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل طریق میں سے جو اہل ارشاد ہیں وہ غیر اہل ارشاد سے افضل ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے مفلحین[1] سے سے ان کی مدح فرمائی اور امت کے عموم میں داخل ہونا ظاہر ہی ہے۔

---

[1] جیسا ارشاد ہے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور ایسے لوگ کا پورے کامیاب ہوں گے۔ احقر قریشی غفرلہ۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ط (آل عمران آیت نمبر ۱۱۷)

اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس دنیوی زندگی میں اس کی حالت اس حالت کی مثل ہے کہ ایک ہوا ہو جس میں تیز سردی ہو وہ لگ جائے ایسے لوگوں کی کھیتی کو جنہوں نے اپنا نقصان کر رکھا ہو پس وہ اس کو برباد کر ڈالے۔

مقبولین کی مصیبت محض صوری مصیبت ہے روح المعانی میں ہے کہ ظلموا انفسھم کی قید اس لیے لگائی کہ مقصود کلام سے تو یہ بتلانا ہے کہ نہ دنیا میں فائدہ ہے نہ آخرت میں۔ سو یہ بات صرف مالِ کافر کے ہلاک ہونے میں رہا۔ رہا غیر کافر تو اس کو صبر کے سبب مال کے ہلاک ہونے پر اجر تو ملتا ہے۔

احقر کہتا ہے کہ پس آیت اس پر دال ہوئی کہ مقبولین کی مصیبت حقیقی مصیبت نہیں محض صوری مصیبت ہے۔

○

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط (آل عمران آیت نمبر ۱۲۰)

اور اگر تم استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو تو ان لوگوں کی تدبیر کو ذرا بھی ضرر نہ پہنچا سکے گی۔

متقی کو ضرر حقیقی کوئی نہیں پہنچا سکتا چونکہ بعض اوقات باوجود صبر و تقویٰ کے عدو کی جانب سے ضرر پہنچنا متناہ ہوتا ہے پس آیت ضرر حقیقی کی نفی پر محمول ہوگی نہ مطلق ضرر پر جو صوری کو بھی شامل ہو پس اس آیت کا بھی وہ بھی مدلول ہوگا جو آیت سابقہ کا

(۱ کا حاشیہ اگلا صفحہ پر ہے)

مدلول ہے۔

○

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ
وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ (آل عمران آیت نمبر ۱۲۲)

اور جب تم میں سے دو جماعتوں نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالیٰ تو ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا۔

وسوسہ معصیت ولایت کے منافی نہیں

روح المعانی میں ہے کہ یہ ہم مرتبہ عزم میں نہ تھا چنانچہ واللہ ولیھما اس کا قرینہ ہے کیونکہ حمایت الٰہیہ میں ہوتے ہوئے ایسا امر ہے بلکہ یہ محض حدیث النفس اور وسوسہ تھا۔

احقر کہتا ہے کہ پس آیت صریح ہے اس میں کہ حدیث بالنفس بالمعصیت اور ولایت میں کوئی منافی نہیں۔

○

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (آل عمران آیت نمبر ۱۳۴)

اور غصہ کے ضبط کرنے والے۔

غصہ طبعی کمال کے منافی نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ غیظ طبعی کمال کے منافی نہیں چنانچہ نظم کا موقوف غیظ پر ہونا ظاہر ہے۔

○

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

پچھلے صفحہ کا حاشیہ لہ مغنم ۱۲ مقصد

وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ق وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

(آل عمران آیت نمبر ۱۳۵)

اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

گناہ ہو جانا محسن ہونے کے منافی نہیں

روح میں ہے کہ حسن سے روایت ہے کہ یہ بھی صفت اسی کی ہے جس کی صفت الذین ینفقون فی السرّاء الخ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ گناہ ہو جانا جبکہ توبہ کر لیں اور اصرار نہ کریں محسن ہونے کے منافی نہیں کیونکہ محسنین بھی انہی کو فرمایا ہے اگر احسان سے مراد معانی متعارف یعنی دوسرے کو نفع پہنچانا ہو تب تو ظاہر ہے اور اگر احسان کے وہ معنی ہوں جو حدیث میں[1] آن تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک پس گئے ہیں اس لیے اگر ان میں منافات ہو تو لازم آتا ہے کہ محسن اسی شخص پر صادق آئے۔

وَ لَقَدْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص (آل عمران آیت نمبر ۱۴۳)

اور تم تو مرنے کی تمنا کر رہے تھے موت کے سامنے آنے سے پہلے۔

---

[1] تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مطلقاً تمنائے موت مذموم نہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس پر انکار فرمایا کہ تم سے تمنّی کے خلاف افعال کیوں صادر ہوئے مگر نفس تمنّی پر انکار نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق تمنّی موت مذموم نہیں بلکہ وہ جب سعادت اخرویہ کے اشتیاق میں ہو جیسی توقع شہادت میں ہوتی ہو تو جائز ہے۔

اَفَاۡئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ ؕ (آل عمران آیت نمبر ۱۴۴)

سو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو جائے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہی ہو جائیں تو کیا تم لوگ اُلٹے پھر جاؤ گے۔

مشائخ کے وصال پر زیادہ جزع فزع مذموم ہے ظاہر ہے کہ یہاں صحابہؓ سے انقلاب کا وقوع نہ ہوا تھا البتہ انقلاب والوں کا سا کچھ عمل ہو گیا تھا جیسے ہزیمت اور جزع[1] فزع شدید اور سخت رنج کرنا جیسا کہ اکثر معتقدین عوام بلکہ خواص کا بھی طرز ہے مذموم ہے اور اسی طرح یہ توہم کرنا کہ اب کوئی دین کا حامی و خادم نہ رہا، یہ بھی مذموم ہے اور روح میں ہے کہ اس میں اس شخص کے عتاب کی طرف اشارہ ہے جو درمیان میں سے واسطہ کے فوت ہو جانے سے متزلزل ہو جائے کیونکہ مشاہدہ حق کے خلاف ہے۔

وَلِیَبۡتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ (آل عمران آیت نمبر ۱۵۴)

اور یہ جو کچھ ہوا اس لیے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات کے

---

[1] بے صبری، ناشکیبائی۔

آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے ۔

بلا کی خاصیت یعنی تمہاری استعداد میں جو صدق و اخلاص و توکل وغیرہ ہے اس کا اس طرح امتحان فرما دے کہ اس کو قوت سے فعل کی طرف لائے اور قلب میں جو کچھ وساوس و خواطر نفس کا میل کچیل ہے اس کو دور کرے کیونکہ بلاء میں یہ خاصیت ہے ۔

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ (آل عمران آیت نمبر ۱۵۵)

اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی کہ ان کو شیطان نے لغزش دے دی ان کے بعض اعمال کے سبب سے ۔

تکمیلِ توبہ کے بعد گناہوں کو پھر یاد کرنا مناسب نہیں وجہ یہ ہے کہ ذنوب سے ظلمت پیدا ہوتی ہے اور شیطان کا قابو اسی وقت ہوتا ہے جب قلب میں ظلمت پاتا ہے اور روح المعانی میں زجاج سے نقل کیا ہے شیطان نے ان کو بعض وہ گناہ یاد دلائے جن کو لے کر حق تعالیٰ سے ملنا ان کو خوش معلوم نہ ہوا اس لیے وہ جہاد سے ہٹ گئے تاکہ وہ اپنی حالت کی درستی کر کے پسندیدہ حالت پر جہاد کریں اور خدا تعالیٰ سے ملیں ۔

احقر کہتا ہے کہ زجاج کی تفسیر پر آیت اصل ہے اس مقولہ کی جو شیخ اکبرؒ سے منقول ہے کہ تکمیل توبہ کے بعد پھر گناہوں کو یاد کرنا مناسب نہیں کیونکہ

لہ قلب پر جو خطاب وارد ہوتا ہے وہ خاطر ہے تو اگر میری بات دل میں آئے تو اگر شہوت و غضب و تکبر وغیرہ صفات نفس کی طرف رغبت ہوتی ہے تو ھوٰی ہے ۔ (شریعت و طریقت صہ ۳۵۵)

وہ بندہ کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہوجاتے ہیں۔

○

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (آل عمران آیت نمبر ۱۵۷)

اور اگر تم لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا کہ مرجاؤ تو بالضرور اللہ تعالیٰ کے پاس مغفرت اور رحمت اُن چیزوں سے بہتر ہے جن کو یہ لوگ جمع کررہے ہیں۔

محض ذاتِ حق کو مقصود سمجھنے والوں پر خاص انعام اس میں قتل و موت فی سبیل اللہ کی جزا میں مغفرت و رحمت کو فرمایا ہے (اور) وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اس میں موت و قتل کی جزا میں حشر الی اللہ کو فرمایا ہے۔ اس تفاوت کی وجہ میں بعض نے بطریق تاویل نہ کہ بطریق تفسیر یہ کہا ہے کہ اول آیت میں ان کا ذکر ہے جو نارو جنت کے سبب عبادت کرتے ہیں اور دوسری آیت میں ان کا ذکر ہے جو خاص اس کی ذات ہی کو مقصود سمجھتے ہیں تو اس پر خاص تجلی ہوگی۔

○

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج (آل عمران آیت ۱۵۹)

اور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورے لیتا رہا کیجئے۔

تابع سے متبوع کو نفع پہنچنا روح میں ہے کہ فائدہ اس مشورہ لینے کا ان کی رائے سے مدد اور قوت لینا ہے۔

احقر کہتا ہے تو اس بناء پر آیت اس پر بھی دال ہے کہ بعض

احوال میں بعض نفع تابع[1] سے متبوع[2] کو پہنچ جاتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ج (آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں انہی کے جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔

بعض طُرقِ سلوک کی تعلیم مجموع آیت میں ایک تو علم اسرار کا اثبات ہے اور نیز بعض طرق سلوک کی تعلیم ہے۔ جیسا کہ روح میں ہے کہ تلاوت سے مراد آیات توحید و نبوت کی تبلیغ ہے اور تزکیہ سے مراد کلمہ طیبہ کی طرف بلانا ہو توحید و رسالت پر دال ہے (کہ وہ سبب ہے شرک سے پاک ہونے کا) اور تعلیم کتاب سے مراد الفاظ قرآن کی تعلیم ہے اور تعلیم حکمت سے مراد اسرار قرآنیہ پر واقف بنانا ہے پس اول تلاوت ہے کیونکہ وہ تمہید ہے پھر تزکیہ جس کے ساتھ سب سے اول مؤمن موصوف ہوتا ہے پھر تعلیم جس کی حاجت بعد ایمان کے ہوگی پس اس سے تخلیہ کی (تزکیہ اس کی ایک فرد ہے) تقدیم تخلیہ پر (کہ تعلیم اس کی فرد ہے) مفہوم ہوئی اب یہ بات رہ گئی کہ آیت بقرہ میں تزکیہ کو تعلیم پر کیوں مقدم فرمایا سو شاید اس میں تنبیہ ہو تخلیہ کے شرف پر۔

---

[1] پیروی کرنے والا [2] جس کی پیروی کی جائے۔

احقر کہتا ہے کہ ممکن ہے اس میں اشارہ اس طرف ہوگا۔ کسی مقتضی کے سبب تحلیہ[1] کو تخلیہ[2] پر مقدم کیا جاتا ہے اور قوم میں دونوں طریقہ معمول بہ ہیں۔

○

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (ال عمران آیت ۱۶۹، ۱۷۰)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مُردہ مت خیال کر، وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، ان کو رزق بھی ملتا ہے وہ خوش ہیں اس چیز سے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطاء فرمائی اور جو لوگ ان کے پاس نہیں پہنچے، ان کی بھی اس حالت پر وہ خوش ہوتے ہیں کہ ان پر کسی طرح کا خوف واقع ہونے والا نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

جہادِ اکبر کی نظیر حاصل یہ کہ جن لوگوں کو شہداء کے مارے جانے پر حسرت تھی، ان کو سنایا جاتا ہے کہ تم اس کی تمنا مت کرو کہ وہ دنیا میں رہتے بلکہ خود وہ شہداء تمہاری نسبت خوشی منا رہے ہیں کہ اگر تم شہید ہو جاؤ تو تم بھی انہی کی طرح نعیم سے فائز ہو فی الروح و الی ھذا وھب ابن جریر و قتادہ۔ پس یہ اس کی نظیر ہے جو

---

[1] اوصاف حمیدہ پیدا کرنے کا نام تحلیہ [2] اوصاف مذمومہ کو دور کرنے کا نام تخلیہ تجلیہ ہے۔ (شریعت و طریقت ص ۴۹)۔

اہل جہاد اکبر میں اور مجوبین[1] میں واقع ہو رہا ہے کہ ایک دوسرے کے لیے اپنی حالت پر ہونے کی تمنا کر رہا ہے۔

○

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران آیت نمبر ۱۷۵)

اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے سو تم اُن سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرنا اگر تم مومن ہو۔

بزرگانِ دین کا امتثالاً للامر استعاذہ پڑھنا اس میں اس مقولہ کی اصل ہے جو بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے اعوذ باللہ پڑھی پھر شیطان سے خطاب کیا تو میرے استعاذہ سے یہ نہ سمجھنا کہ میں تجھ سے ڈرتا ہوں یا میں تجھ کو اپنے دل میں کچھ باوقعت سمجھتا ہوں میں نے محض امتثالاً لامر استعاذہ پڑھ لیا ہے ورنہ تو میری آنکھ میں اتنی قدر نہیں رکھتا کہ میں تجھ سے استعاذہ کروں۔

○

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ (آل عمران آیت نمبر ۱۷۸)

اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں وہ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ ہمارا ان کو مہلت دینا ان کے لیے بہتر ہے ہم ان کو صرف اس لیے مہلت دے رہے ہیں

---

[1] پوشیدہ - پنہاں -

جس میں جرم میں ان کو اور ترقی ہو جائے۔

معصیت کے ساتھ بسط ہو تو اس میں خیر نہیں | اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر معصیت کے ساتھ بسط رہے تو اس پر مغرور نہ ہو بلکہ اس حالت میں خیر قبض ہی میں ہے جس سے متنبہ ہو کر توبہ کرے کیونکہ احتمالاً اسباب قبض میں سے معصیت بھی ہے

○

اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ (آل عمران آیت نمبر ۱۸۳)

وہ ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم کسی پیغمبر پر اعتقاد نہ لائیں جب تک کہ تمہارے سامنے معجزہ نذر و نیاز خداوندی کا ظاہر نہ کرے کہ اس کو آگ کھا جائے۔

خوارق و کرامات کو معیار قرار دینا درست نہیں | اس میں اس شخص پر رد ہے جو معتقد ہونے کا معیار خوارق و کرامات کو قرار دے۔

○

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ (آل عمران آیت نمبر ۱۸۵)

تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا کامیاب وہ ہوا۔

جنت سے استغناء کا دعویٰ درست نہیں | حق تعالیٰ کا اس کو فوز فرمانا اس شخص کے بطلان پر دلیل

ہے جو جنت و نار سے استغناء کا دعویٰ کرے البتہ مغلوب الحال معذور سمجھا جائے گا۔

○

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ج (آل عمران آیت نمبر ۱۸۹)

جو لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کردار پر خوش ہوتے ہیں اور جو کام نہیں کیا اس پر چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو سو ایسے شخصوں کو ہرگز ہرگز مت خیال کرو کہ وہ خاص طور کے عذاب سے بچاؤ میں رہیں گے۔

مدعیانِ تصوّف کے عادت کی مذمت اس میں اس زمانہ کے مدعیان تصوف کی اس عادت کی مذمت ہے کہ ان کی مجالس کے تذکروں کا زیادہ حصہ ان کی مدح ایسے کمالات کے ساتھ ہوتی ہے جن سے وہ کورے ہیں اور یہ مالم یفعلوا اس ذم کی قید نہیں کیونکہ کمال موجود سے مدح بھی مذموم ہے یہ قید خصوصیت قصہ نزول کے سبب ہے۔

○

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج (آل عمران آیت نمبر ۱۹۱)

جن کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

فکر بھی مثل ذکر کے عبادت ہے | اس آیت میں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ فکر بھی مثل ذکر کے عبادت ہے دوسرا یہ کہ فکر کا محل خلق ہے نہ کہ خالق کی ذات۔

○

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ (آل عمران آیت نمبر ۱۹۱)

اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا۔

ممکنات نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی | چونکہ باطل میں معدوم بھی داخل ہے اور اس آیت میں اس کی نفی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض اکابر کا یہ مقولہ کہ ممکنات نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی ماؤل ہے اور تاویل یہ ہے کہ مراد اتصاف حقیقی کا مرتبہ ہے جو واسطہ فی العروض میں ہوتا ہے۔

○

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ق (آل عمران آیت نمبر ۲۰۰)

اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو وہ اور مقابلہ کے لیے مستعد رہو۔

مرابطہ نفس | رباط کی تفسیر مرابطہ ثغر سے ظاہر ہے اور حدیث میں اسباغ وضو و انتظار صلوٰۃ وغیرہ کو رباط فرمایا ہے جو کہ مرابطہ نفس ہے پس مجموعہ آیت و حدیث سے جہاد نفس پر جہاد کے اطلاق کی اصل نکلی۔

○

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ (النساء آیت نمبر ۳)

اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہو نکاح کر لو دو دو عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے۔

مباحات سے لذت حاصل کرنا منافی زہد نہیں اس میں دلالت ہے اس پر کہ مباحات سے لذت حاصل کرنا اور اس میں کسی قدر کثرت بھی کرنا اور اس میں سے اچھی اچھی منتخب کرنا جبکہ افراط نہ ہو زہد کے منافی نہیں البتہ جس شخص کو افراط یا تفریط کا اندیشہ ہو، اس کے لیے اسلم یہی ہے کہ قدر ضرورت پر اکتفاء کرے اور اسی واسطے ایسے شخص کے لیے اقتصار کی طرف اس قول میں اشارہ فرمایا ہے۔ فواحدۃ اور ذلک ادنیٰ الا تعولوا میں اس کی ایسی ہی حکمت کی طرف اشارہ ہے۔

○

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ (النساء آیت نمبر ۴)

ہاں اگر وہ بیبیاں خوشدلی سے چھوڑ دیں تم کو اس مہر میں کوئی جزو تو تم اس کو کھاؤ مزیدار خوشگوار سمجھ کر۔

اپنے سے کم مرتبہ شخص سے ہدیہ لینے میں عار نہ کرے اس میں اس پر دلالت ہے کہ اپنے سے کم مرتبہ شخص کے ہدیہ لینے سے استنکاف نہ کرے۔

○

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ (النساء آیت نمبر ۵)

اور کم عقلوں کو اپنے مال مت دو۔

نااہل کو مجاز (خلیفہ) نہ بنانا چاہئے اس سے یہ قاعدہ مستنبط ہوتا ہے کہ کوئی چیز غیر اہل کو سپرد نہ کی جائے

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اور اموال کو مناصب پر بھی قیاس کریں گے اور منجملہ مناصب کے طالبین کی تعلیم وتربیت کی خدمت ہے سو کسی کو ماذون (خلیفہ) بنانے میں نہایت احتیاط کرنا چاہیئے اور جس طرح اموال کے بارے میں وابتلوا الیتٰمیٰ میں جانچ کرنے کا حکم ہے اسی قیاس پر اس کے منصب کے بارے میں بھی بدرجہ اولیٰ امتحان کرنا ضروری ہے۔

فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ط (النساء آیت ۱۶)

پھر وہ اگر دونوں توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں تو ان دونوں سے کچھ تعرض نہ کرو۔

تائب پر طعن وتشنیع نہ کرنا چاہیئے: اس میں دلالت ہے اس پر کہ تائب پر طعن وتشنیع نہ چاہیئے کہ یہ ایذا پہنچانا ہے بلاضرورت بلکہ کبھی اس میں دروازہ شر کا مفتوح[1] کرنا ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط (النساء آیت نمبر ۱۷)

توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو ان ہی کی ہے جو حماقت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں سو ایسوں پر تو خدا تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں۔

یقین کے فقدان کا نام جہالت ہے: ایسے امر کے ارتکاب کا جو عاقل کی شان

---

[1] کھولنا

کے لائق نہ ہو جہالت سے اگرچہ علم اور عمد ہی سے اس کا صدور ہوا ہو دلیل ہے صوفیہ کی اس تفسیر کی کہ وہ یقین کے معنی کہتے ہیں اعتقاد جازم مطابق واقع غلبہ حال کہ قرآن مجید میں اس کے فقدان کو جہالت کہا گیا ہے۔

○

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ (النساء آیت نمبر ۱۹)

اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شئی کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔

اپنی رائے کو فناء کرنا حق تعالیٰ کی تجویز کے سامنے اپنی رائے کو فنا کر دینے کی اس میں اصل ہے۔

○

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء آیت نمبر ۲۰)

اور اگر تم بجائے ایک بیوی کے دوسری بیوی کرنا چاہو اور تم اس کو انبار کا انبار مال دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ مت لو، کیا تم اس کو لیتے ہو بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر۔

صوفیاء کا موجب اور موہم سے بچنے کا اہتمام اور اللہ تعالیٰ نے لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ زوجہ سے دی ہوئی چیز واپس لینا مخصوص ہے عورت کی نالائقی کے ساتھ اور جب واقع میں وہ اس عیب سے مبرا ہو محض اپنے شوق سے دوسرا

تالیفات حکیم الامت تھانوی

نکاح کرنا چاہتے ہو، اس وقت اس سے کچھ لینا قاعدہ بالا کی موافق دیکھنے والوں کو شبہ میں ڈالے گا کہ عورت نے کوئی نالائق حرکت کی ہوگی اور واقع میں وہ بری ہے اس لیے اس لینے کو بہتان فرمایا ہے جیسا کبھی صراحۃً ہوتا ہے یہ دلالۃً ہوا اور اس کو بھی ممنوع فرمایا گیا۔

تو اس میں طریق قوم کی اصل ہے کہ وہ جس طرح موجب سے بچتے ہیں موہم سے بھی بچتے ہیں۔

○

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ (النساء آیت نمبر ۲۲)

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو مگر جو بات گزر گئی گزر گئی۔

تائب کی خطا کے ذکر کا اعادہ نہ کرنا اہل تربیت کی اس سیرت کی اصل ہے کہ تائب پر خطا ماضی کی بناء پر تشدد نہیں کرتے اور اس خطا کے ذکر کا اعادہ نہیں کرتے۔

○

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ (النساء آیت نمبر ۲۵)

اور جو شخص تم میں پوری مقدرت اور گنجائش نہ رکھتا ہو، آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی تو وہ اپنے آپس کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں نکاح کرے اور تمہارے ایمان کی پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے تم سب آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہو۔

کبر و نخوت کی جڑ قطع کرنا (اس) میں کبر و نخوت کی جڑ قطع کی گئی ہے اور اس میں صوفیاء کا اہتمام معلوم ہے۔

فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (النساء آیت نمبر ۲۵)

پھر اگر وہ بڑی بے حیائی کا کام کریں تو اُن کو اس سزا کے نصف سزا ہوگی جو کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے۔

ہر طالب کے ساتھ اس کی خصوصیت کے موافق معاملہ کرنا

اس سے معلوم ہوا کہ درجات کے تفاوت سے سیاست میں بھی تفاوت ہوتا ہے اور یہی شان ہوتی ہے حکماء مُصلحین کی کہ ہر طالب کے ساتھ اس کی خصوصیت کے موافق معاملہ کرتے ہیں۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ط (النساء آیت نمبر ۲۵)

یہ اس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو۔

دنیوی مصالح کی رعایت کرنا زہد کے منافی نہیں

یعنی کنیزوں کے نکاح سے صبر کرنا بہتر ہے دو وجہ سے، ایک یہ کہ وہ خدمت ولی کے سبب ازواج کے لیے خالص نہ ہو سکیں جو ایک قسم کی بے لطفی ہے دوسری اولاد غلام (یا) لونڈی ہوں گی تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر مصلحت دینیہ فوت نہ ہو تو دنیوی مصالح کی رعایت کرنا بھی زہد کے منافی نہیں اور یہی مسلک ہے محققین جامعین بین العقل والشرع کا، لیکن شرط یہ ہے کہ اس رعایت کا سبب حُبِّ مال وجاہ نہ ہو بلکہ محض اصلح و انسب کا اختیار کرنا۔

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝ (النساء آیت نمبر ۲۸)

اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

تشدّد فی المجاہدہ کا رد اس میں تشدّد فی المجاہدہ کا رد ہے خصوص جب اس کا منشاء دعویٰ قوت ہو جس سے عجب پیدا ہوا۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (النساء آیت نمبر ۳۲)

اور تم کسی ایسے امر کی تمنا مت کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعض پر فوقیت بخشی ہے مردوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی درخواست کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

فضائل غیر اختیاریہ کے درپے نہ ہونا چاہیئے (اس) میں نہی ہے اس سے کہ فضائل غیر اختیاریہ کے درپے ہو کہ اس سے سخت تشویش پیدا ہوتی ہے جو کہ توجہ الی المقصود سے مانع ہوتی ہے۔

مجاہدات پر نظر اور عجب نہ ہونا چاہیئے اور نصیب مما اکتسبو اور مما اکتسبن کے بعد واسئلوا اللہ من فضلہ کے لانے سے نہی ہے کہ مجاہدات پر نظر اور عجب ہو۔ (وبسط لاستدلال فی الاصل)

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ

بیان القرآن: از حضرت تھانوی

پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کریں تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو

بغض نفسانی سے سزا دینے کی مذمت اس میں اس کی مذمت ہے کہ محض بغض نفسانی کے سبب کوئی حیلہ ڈھونڈا جائے کہ جو امر واقع میں سبب سزا کا نہ ہو۔

○

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ (النساء آیت نمبر ۳۶)

اور ہم مجلس کے ساتھ بھی۔

پیر بھائی کا حق صاحب جنب اپنی تفاسیر سے عام ہے پیر بھائی کو بھی۔ پس آیت میں پیر بھائی کے حق کا بیان ہے۔

○

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ (النساء آیت ۳۶)

بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کرتے ہوں۔

عُجب اور اپنے احوال پر ناز کرنے کی مذمت اس کے عموم میں وہ بھی داخل ہوگیا جو اپنی سعی فی السلوک پر عجب اور اپنے احوال و مقامات پر فخر کرتا ہے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء آیت نمبر ۴۳)

اے ایمان والو تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ کہ تم نشہ میں ہو۔

استغراق میں ترقی رُک جاتی ہے اگر سکر کو عام لیں تب تو لفظاً اور اگر عام نہ لیں تو اشتراک علت کے سبب قیاساً اس سے مفہوم ہوا کہ سکر[1] حالی کے جب آثار محسوس ہونے لگیں ذکر کو قطع کردے نیز اگر قطع نہ کیا وہ خود منقطع ہو جائے گا اور ترقی کا سبب تھا جب عمل منقطع ہو گیا ترقی بھی متوقف ہو جائے گی چنانچہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ استغراق میں ترقی رُک جاتی ہے۔

○

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ (النساء آیت نمبر ۴۳)

اور اگر تم بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو ہم پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے بخشنے والے ہیں۔

ضعفاء فی الاعمال کا علاج اس میں ضعفاء فی الاعمال کا علاج ہے جن کو اپنے ضعف کی وجہ سے عمل کے کامل نہ کر سکنے کے سبب یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ جب ہمارے عمل میں یہ ظاہری نقص ہے تو وہ آثار مقصودہ کے لیے کافی نہ ہوگا پس اس میں قطع وسوسہ

---

[1] وارد غیبی کے ظاہری و باطنی احکام میں امتیاز کا اٹھ جانا سکر ہے۔ (شریعت و طریقت ص ۳۱)

کی تدبیر کی طرف اشارہ ہے کہ یوں سوچ لیا کریں کہ اگر فرضاً وہ غیر کافی بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے نقص کو معاف فرما کر اس کو کافی بنا دیں گے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ (النساء آیت نمبر ۴۵)

اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافی رفیق ہے اور کافی حامی ہے۔

متوکلین کو شیطان سے خوف نہ کرنا چاہیئے اعداء چونکہ شیاطین کو بھی عام ہے تو آیت دلیل ہے اس پر کہ متوکلین کو شیطان سے خوف نہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اعداء سے کفایت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ (النساء آیت نمبر ۴۹)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں۔

اہلِ فنا میں دعوٰی تقدس نہیں ہوتا اس میں دعوٰی تقدس پر انکار ہے اور اس میں بجز اہل فنا کے بہت سے مشائخ مبتلا ہیں۔

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ (النساء آیت نمبر ۵۴)

سو ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کو کتاب بھی دی ہے اور علم بھی دیا ہے اور ہم نے ان کو بھاری سلطنت دی ہے۔

کمالِ باطنی کے ساتھ سلطنت ظاہری اس میں دلالت ہے کہ کمالِ باطنی اور

سلطنت ظاہری میں کوئی تنافی[1] نہیں۔

○

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (النساء آیت نمبر ۵۸)

بے شک اللہ تعالیٰ تم کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچا دیا کرو۔

مشائخ کو خلافتِ ارشادیہ کے اہل کو اجازت دینا ضروری ہے

اگر امانت کو عام لے لیا جائے تو آیت میں مشائخ کو بھی امر ہوگا کہ برکات ان کے اہل تک پہنچا دیں اور جو شخص خلافت ارشادیہ کا اہل ہو اس کو اجازت دیں۔

○

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النساء آیت نمبر ۶۹)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء و صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

مقاماتِ باطنیہ آیت میں ان مقاماتِ باطنیہ کا اثبات ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ ان مقامات والوں میں ادنیٰ کو اعلیٰ کے ساتھ

---

[1] نفی کرنا۔

معیت و رفاقت ممکن ہے اور یہی حقیقت ہے کہ اس کی جو بعضوں کو مکشوف ہوا ہے کہ وہ اعلیٰ کے مقام میں پہنچا ہے (تو) پہنچنا اصالۃً نہیں ہوتا تبعاً ہوتا ہے) جس شخص کو حقیقت معلوم نہیں ہوتی وہ دعوٰی نبوت کر کے گمراہی میں واقع ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ (النساء آیت نمبر ۷۶)

واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے۔

متوکلین کو شیطان سے خوف نہ کرنا چاہیئے اس میں اسی مضمون پر دلالت ہے جس پر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِکُمْ دال تھا۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ (النساء آیت ۷۷)

پھر ان پر جہاد کرنا فرض کر دیا گیا تو قصہ کیا ہوا کہ ان میں بعض بعض آدمی تو لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسا کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈرتا اور یوں کہنے لگے کہ آپ نے ہم پر جہاد فرض کیوں فرما دیا، ہم کو اور تھوڑی مدت دے دی ہوتی

امور طبعیہ اور وساوس پر مؤاخذہ نہیں چونکہ یہ فریق مؤمنین مخلصین سے تھا تو ان کا یہ خوف طبعی تھا نہ کہ عقلی اور یہ قول تمنی تھا یا وسوسہ نہ کہ انکار و اعتقاد، پس

آیت میں دلالت ہوئی کہ امور طبعیہ اور وساوس پر مؤاخذہ نہیں کیونکہ یہ سب غیر اختیاری ہے باقی خدا تعالیٰ کا ان پر رد اور نکیر سو ایک لطیف شکایت ہے نہ کہ توبیخ[1]۔

O

(۱) قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط (النساء آیت نمبر ۷۸)

(۲) مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط (النساء آیت نمبر ۷۹)

۱ - آپ فرما دیجئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

۲ - اے انسان تجھ کو جو کوئی خوشحالی پیش آتی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو کوئی بدحالی و پیش آئے وہ تیرے ہی طرف سے ہے۔

تو در طریقِ ادب کوش ..... حاصل مقام یہ ہے کہ نعمت خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے بلا واسطہ اعمال صالحہ اور نقمت خدا کی طرف سے عدل ہے بواسطہ اعمال غیر صالحہ، پس جمع اور تقسیم دونوں صحیح ہو گئے یعنی **کل من عند اللہ** میں جمع اور **ما اصابك** الخ میں تقسیم اور تقسیم کے اعتبار سے نقمت کی نسبت کا قطع خدا تعالیٰ سے صحیح ہوا اور جمع کے اعتبار سے اس کا نسبت کرنا اس کی طرف صحیح ہوا اور اس سے عارف شیرازی رح کے قول کی توجیہہ کی توضیح ہو گئی ؎

گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ رح
تو در طریقِ ادب کوش کین گناہ من است

---

[1] ملامت۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ (النساء آیت نمبر ۸۰)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگران بنا کر نہیں بھیجا۔

جس کی اصلاح کی توقع نہ ہو اس کے درپے نہ ہونا چاہیئے

جملہ اولیٰ اس پر دال ہے کہ مقبول مقرب کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا حق تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرنا اور جملہ ثانیہ اس پر دال ہے کہ جس کی اصلاح کی توقع نہ ہو، اس کے درپے نہ ہو۔

○

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۝ (النساء آیت نمبر ۸۳)

اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہے خواہ امن ہو یا خوف تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اس کو رسول کے اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے تو اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے جو ان میں اس کی تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔

اسرار و احوال کا غیر شیخ محقق یا عوام کے سامنے ذکر کرنا مضر ہے

اسی طرح اثناء سلوک میں جو اسرار و احوال پیش آتے ہیں ان کا عوام یا غیر شیخ محقق کے سامنے ظاہر کرنا باطناً مضر ہے اور یہ بھی نظیر ہے مدیون

آیت کی ۔

○

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ (النّساء آیت نمبر ۸۶)

اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو ۔

مکارم اخلاق اور محاسنِ اعمال کی تعلیم اس میں مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی تعلیم ہے ۔

○

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ (النّساء آیت نمبر ۹۴)

اور ایسے شخص کو جو کہ تمہارے سامنے اطاعت ظاہر کرے یوں مت کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں، اس طور پر کہ تم دنیوی زندگی کے سامان کی خواہش کرتے ہو ۔

کفر کا فتوٰی دینے میں اغراض نفسانی سے بچنا ضروری ہے ۔

تبتغون حال ہے پس آیت دال ہوئی اخلاص فی الدین پر، خصوص کفر کا فتوٰی دینے میں کہ غرض نفسانی اس کی باعث نہ ہو ۔

○

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ (النّساء آیت نمبر ۹۵)

برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھیں رہیں ۔

ضعیف کا مجاہدہ

قائدین میں غیر اولی الضرر کی قید لگانا اس پر دال ہے کہ ضعف کا مجاہدہ اور درجہ کا ہے اور قوی کا اور درجہ کا کہ ضعیف کو مجاہدہ ضعیف وہی نفع دیتا ہے جو قوی کو مجاہدہ قویہ نفع بخشتا ہے۔

وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ (النساء آیت نمبر ۱۰۰)

اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کھڑا ہو کہ اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کروں گا پھر اس کو موت آپکڑے تب بھی اس کا ثواب ثابت ہوگیا۔

سالک قبل تکمیل سلوک مرجائے تب بھی اس کو اجر و ثواب پورا ملے گا

اس پر دال ہے کہ جو سالک قبل تمام سلوک مرجائے وہ رُتبہ اور قبول میں اسی کی برابر ہے جس کا سلوک تمام ہوجائے۔

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ (النساء آیت نمبر ۱۰۳)

پھر جب تم مطمئن ہوجاؤ تو نماز کو قاعدے کے موافق پڑھنے لگو۔

بعد زوال عذر ادا کا اکمال کرنا چاہیئے

اطمینان کی تفسیر خواہ اقامت عن السفر[1] کے ساتھ کی جائے خواہ امن من الخوف[2] کے ساتھ کی جائے دونوں تقدیر پر اس پر دال

---

[1] سفر کے بعد وطن میں قیام [2] خوف سے امن۔

ہے کہ بعد زوال عذر کے اوراد کا اکمال کرنا چاہیئے۔

○

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ق (النساء آیت نمبر ۱۰۱)

اور جو تم زمین میں سفر کرو سو تم کو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کو کم کر دو۔

سفر میں تقصیر فی الاوراد کی اجازت آیت میں سفر میں تقصیر فی الاوراد کے باب میں بدرجہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے اسی طرح صلوٰۃ الخوف کے مشروع ہونے سے عذر کا التزامات ورد کے باب میں موجب تخفیف ہونا معلوم ہوتا ہے۔

○

(۱) وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ (النساء آیت نمبر ۱۰۶)

(۲) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ط (النساء آیت نمبر ۱۱۲)

۱۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) استغفار کیجئے۔

۲۔ اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے آپ کو غلطی ہی میں ڈال دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔

تکالیفِ شرعیہ کسی حال میں ساقط نہیں ہوتیں باوجود اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی امر موجب استغفار کا صدور نہیں ہوا جیسا کہ جملہ ثانیہ اس پر دال ہے پھر استغفار کا حکم ہونا جیسا جملہ اولیٰ اس پر دال ہے اصل ہے اس قول کی حسنات الابرار سیئات المقربین[1] اور نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا

[1] نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے گناہ۔

کہ خواہ کیسا ہی کمال حاصل ہو جائے مگر تکالیف شرعیہ کسی حاصل میں ساقط نہیں ہوتیں۔

کسی کو اپنے علم یا عمل پر اعتماد جائز نہیں

نمبر ۲۔ اس پر دال ہے کہ کسی کو اپنے علم یا عمل پر اعتماد جائز نہیں۔

○

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ط (النساء آیت نمبر ۱۱۴)

عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔

خلافِ سُنّت تعلیم خفی کا بطلان

جو تعلیم خفی موافق کتاب وسُنّت کے نہ ہو جیسا کہ بہت سے جاہل صوفی اس کو حق سمجھتے ہیں کہ طریقت مفاد شریعت کی تعلیم سینہ بہ سینہ جاری ہے یہ آیت اس کے بطلان پر دلالت کرتی ہے۔

○

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (النساء آیت نمبر ۱۱۲)

اور جو شخص یہ کام کرے گا حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے، سو ہم اس کو عنقریب اجر عظیم دیں گے۔

اعمال کے تمام ثمرات رضا کے تابع ہیں

یہ آیت منطوقاً اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو مخلص ثواب کا قصد نہ

کرے محض رضا کا قصد کرے اس کو ثواب بھی ملتا ہے اور مفہوماً اس پر دلالت کرتی ہے کہ تمام ثمرات اعمال کے رضا کے تابع ہیں جب رضا کا قصد کرتا ہے ۔ دوسرے ثمرات بلا قصد ادا ہو جاتے ہیں ۔

○

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ (النساء آیت نمبر ۱۱۹)

(اور شیطان نے یوں کہا تھا کہ) اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت کو بگاڑا کریں گے ۔

داڑھی منڈانے کا طریق شیطانی ہے اس میں داڑھی منڈانا بھی داخل ہے پس یہ دال ہے اس پر کہ جس طریق داڑھی منڈانا شعار ہو وہ طریق شیطانی ہے اگرچہ اس کا جہلاء نے طریقہ قلندریہ نام رکھا ہے ۔

○

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ (النساء آیت نمبر ۱۲۳)

نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے ۔

دعاوی اکاذیب کی حیثیت یہ اپنے عموم مضمون سے اس پر دال ہے کہ بعضے لوگ جو دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ چونکہ ہم اصحاب حال یا منسوب الی اہل الکمال ہیں ہم پر اعمال بد سے مؤاخذہ نہ ہوگا ۔ یہ دعویٰ باطل محض ہے کیونکہ ایسے دعاوی اکاذیب[1] مردودہ عند الشریعت ہیں ۔

○

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ (النساء آیت نمبر ۱۲۵)

---

[1] جھوٹے دعوے شریعت میں مردود ہیں ۔

اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین ہوگا جو کہ اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو اور وہ ملت ابراہیم (علیہ السلام) کا اتباع کرے جس میں کجی کا نام نہیں۔

صوفیاء کا طریق احسن حاصل طریق صوفیاء کا یہ امور ہیں انقیاد ظاہری و باطنی جو تفسیر ہے اسلام کی اور احسان جس کی تفسیر حدیث میں ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنی غیر اللہ سے یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے اور آیت میں اس مجموعہ کو احسن طریق کہا گیا ہے تو آیت پر دال ہوئی کہ صوفیاء کا طریق احسن ہے۔

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط (النساء آیت نمبر ۱۲۸)

اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے۔

امور طبعیہ کاملین سے بھی زائل نہیں ہوتے انفس کے عموم سے آیت اس پر دال ہے کہ امور طبعیہ کاملین سے بھی زائل نہیں ہوتے سو اگر کسی کامل میں ان کے کچھ آثار عود کر آئیں تو یہ منافی کمال نہیں جبکہ اس پر اصرار نہ ہو۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ط (النساء آیت نمبر ۱۲۹)

اور تم سے تو یہ کبھی نہ ہو سکے گا کہ سب بیبیوں میں برابری رکھو گو تمہارا کتنا ہی جی چاہیئے تو تم بالکل تو ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اس کو ایسا کر دو جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو۔

عمل کے اعلیٰ درجہ پر قدرت نہ ہو تو ادنیٰ درجہ پر ہی عمل کرو۔

آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر عمل کے اعلیٰ درجہ پر قدرت نہ ہو سکے، ادنیٰ ہی درجہ پر عمل کرے، اعلیٰ پر قادر ہونے کے انتظار میں نہ رہے، بعض لوگوں کی عمر اسی انتظار میں فنا ہو جاتی ہے اور ادنیٰ سے بھی محروم رہتے ہیں۔

○

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط (النساء آیت نمبر ۱۳۴)

جو شخص دنیا کا معاوضہ چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا معاوضہ ہے۔

ثمراتِ باطنہ عاجلہ کا وعدہ نہیں

دنیا اپنے عموم مفہوم سے ہر عاجلہ غیر مامورہ بالحصول کو شامل ہے اور اس عموم میں ثمرات باطنہ عاجلہ بھی داخل ہو گئے تو آیت ان ثمرات کے مقصود و مراد بالعمل ہونے پر پر انکار کرتی ہے۔

○

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (النساء آیت نمبر ۱۳۵)

انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کے لیے گواہی دینے والے ہو اگرچہ اپنے ہی ذات پر ہو۔

اپنی غلطی کے اعتراف سے عار محسوس کرنے کا منشاء کبر ہے

آیت اپنے اطلاق سے اس پر دال ہے کہ قبول حق سے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنے سے استنکاف نہ کرے اگرچہ اپنے سے کم رتبہ شخص کے متنبہ کرنے سے ہو علماء قشر و مشائخ رسم کی طرح تمویہ و

تاویل نہ کرے کہ منشاء اس کا کبر ہے۔

○

اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہِمَا ق ف (النساء آیت نمبر ۱۳۵)

وہ شخص اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو، دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے۔

فقراء اور اغنیاء دونوں سے عدل کرنے کا حکم

یہ آیت اس شخص کے اس طریق پر رد کرتی ہے جو مطلقاً فقیر کو غنی پر ترجیح دینے پر فخر کرتے ہیں حالانکہ بہت سے غنی متواضع اور تابع[1] للحق ہوتے ہیں اور بہت سے فقیر ظالم متکبر ہوتے ہیں سو حق تعالیٰ دونوں کے بارے میں عدل ہی کو پسند کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے۔ فلا تتبعوا الھوٰی ان تعدلوا۔

○

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط (النساء آیت نمبر ۱۳۶)

اے ایمان والو تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں۔

یقین کے مراتب غیر متناہی ہیں

یہ آیت دال ہے اس پر کہ یقین کے مراتب غیر متناہی بمعنی

---

[1] حق کی پیروی کرنے والے۔

تالیف حکیم الامت تھانوی

لا تقف عند حد ہیں ہر مرتبہ والا آئندہ مرتبہ کے تحصیل کا مامور ہے اسی لیئے کہا گیا ہے۔

اے برادر بے نہایت در گیست[1]
ہر چہ بروی میرسی بروے مایست

○

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ○ (النساء آیت نمبر ۱۳۷)

بلاشبہ جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے اور نہ ان کو رستہ دکھائیں گے۔

طریق سے بار بار اعراض سے توفیق اصلاح نہیں ہوتی

روح المعانی میں ہے کہ یہ مقصود نہیں کہ اگر اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں تب بھی مقبول نہیں بلکہ مقصود اس نفی سے اس کے وقوع کا استبعاد[2] ہے کہ بار بار ارتداد کرنے سے اور اس پر اصرار کرنے سے عادۃً قلب مسخ ہو جاتا ہے جس کے بعد اکثر ایمان کی توفیق نہیں ہوتی تاکہ اس پر مغفرت اور ہدایت طریق جنت کی مرتب ہو۔ آہ

اور اس پر قیاس کیا جاتا ہے کہ جو شخص طریق قوم کو اختیار کر کے اس سے اعراض کرے اور اس طرح بار بار اختیار اور اعراض کیا جائے اور اس کو ایک ملعبہ[3] بنا لے تو مشاہدہ میں آیا ہے کہ اکثر ایسے شخص کو خذلان ہوتا ہے اور خیر و صلاح

---

[1] چند گلیوں پر قناعت کر کے تو ناداں رہ گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

[2] دور ہونا۔ بعید ہونا۔ [3] کھیل

کی توفیق نہیں ہوتی۔

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

○

اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۝ (النساء آیت نمبر ۱۳۹)

کہا ان کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو اعزاز تو سارا خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

طلب جاہ کی مذمت اس میں طلب جاہ کے مذموم ہونے پر صریح دلالت ہے۔

○

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ۔ (النساء آیت نمبر ۱۴۱)

تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کریں۔

مخالف طریق کے ساتھ صحبت رکھنا مذموم ہے اس پر دال ہے کہ مخالف طریق کے ساتھ مجالست کرنا قبیح ہے خصوصی جس وقت میں وہ خلاف کا اظہار بھی کرتے۔

○

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (النساء آیت نمبر ۱۴۲)

اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں صرف آدمیوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرتے مگر بہت ہی مختصر۔

کسل اعتقادی اور ریا کسل کا ریا کے ساتھ مقید کرنا اس پر دال ہے کہ کسل سے مراد کسل اعتقادی ہے نہ کہ کسل طبعی۔ سو طبعی پر ملامت نہیں اور جس کو اس کی تحقیق نہیں وہ تشویش کو بڑھا لیتا ہے جس سے اس کے باطن کو مضرت پہنچی ہے۔

○

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ (النساء آیت نمبر ۱۴۹)

اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں اگر نیک کام علانیہ کرو یا اس کو خفیہ کرو یا کسی برائی کو معاف کر دو تو اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے پوری قدرت والے ہیں۔

جواز انتقام:۔ پہلی آیت جواز انتقام پر دال ہے کہ شکایت بھی اس کی ایک فرد ہے۔

صبر اور عفو کے محبوب کا ہونا اور دوسری آیت صبر اور عفو کے محبوب ہونے پر دال ہے۔

اور اوّل ضعفاء کی شان ہے اور اس میں یہ مصلحت ہے کہ قلب کینہ سے صاف ہو جاتا ہے۔

اور دوسری شان ہے اہل ہمت کی اور اس میں مصلحت عروج الی القرب ہے۔

○

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاءِ (النساء آیت نمبر ۱۵۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اہلِ کتاب یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ایک خاص نوشتہ آسمان سے منگوادیں۔

افاضہ برکاتِ سماویہ شیخ کے اختیار میں نہیں اس میں قیاساً اس شخص کی ذم پر دلالت ہے جو افاضہ برکات سماویہ کو شیخ کے اختیار میں سمجھ کر اس سے درخواست کرے۔

○

فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً (النساء آیت نمبر ۱۵۳)

اور یوں کہا تھا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھلا دو۔

دنیا میں حق تعالیٰ شانہٗ کی رویت ناممکن ہے اس میں اس شخص پر انکار ہے جو نشاۃ[1] دنیا میں وقوع رویت کا اعتقاد رکھے۔

○

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ (النساء آیت نمبر ۱۶۰)

سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کے سبب ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان کے لیے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں۔

گناہوں سے سالک پر واردات کا قبض اسی کے مشابہ ہے معاصی کے سبب سالک سے واردات کا قبض۔

○

---

[1] دنیا۔

إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ (المائدہ آیت نمبر۱)
بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہیں حکم کریں۔

اسرارِ احکام کی تفتیش کی ممانعت | اس میں اسرارِ احکام کی تفتیش کی ممانعت ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ (المائدہ آیت نمبر۲)
اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی۔

تبرکات کی تعظیم کا حکم | اس سے تبرکات کی تعظیم بوجہ تعلق ذات واجب التعظیم کے مفہوم ہوتی ہے۔

وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط (المائدہ آیت نمبر۱۲)
اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوئے ہوں اور نہ ان لوگوں کی کہ جو بیت الحرام کے قصد سے جا رہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں۔

طالب رضائے حق قابلِ رعایت ہے | حسن نے فرمایا کہ مراد اس سے خاص مشرکین ہیں اور فضل سے مراد تجارت کا نفع اور رضوان سے مراد ان کے زعم کے موافق رضوان تھا۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ طالب رضائے حق قابلِ رعایت ہے اگرچہ اس کے طریق میں اس نے خطا کی ہو اور من ربھم میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العلمین ہے نہ کہ صرف رب المسلمین ہی۔ پس اس میں وسعت رحمت اللہ کا بیان ہے۔

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط (المائدہ آیت نمبر۲

اور جس وقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کیا کرو۔

کس مباح کا ترک نہ کرنا مطلوب ہے | باوجود اصطیاد[1] کے مباح ہونے کے اس میں صیغہ امر کا وارد ہونا دال ہے اس پر کہ جس مباح کے ترک سے اس کے ممنوع ہونے کا شبہ ہونے لگے اس مباح کا کرنا مطلوب ہے اس سے سمجھ لیا جائے کہ بعض متشدد دین جو بعض مباحات کے ترک میں مثل حرام کے مبالغہ تشدد کرتے ہیں اس میں کیا طرز عمل ہونا چاہیئے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا (المائدہ آیت نمبر۲)

اور ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے جو اس سبب سے بغض ہے کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لیے اس کا باعث ہو جائے کہ تم حد سے نکل جاؤ۔

بغض فی اللہ والے شخص سے بھی معاملات میں حدود شرعیہ سے تجاوز جائز نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی بغض فی اللہ بھی ہوتا ہم اس کے معاملات میں حدود شرعیہ سے تجاوز جائز نہیں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ آیت نمبر۳)

آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں

---

[1] شکار

نے تم پر اپنا انعام تمام کیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین بننے کے لیے پسند کرلیا

مجتہدین و مشائخ کا اتباع اس میں دلالت ہے اس پر کہ فقہاء ظاہر و باطن نے نصوص سے جو مستنبط کیا ہے سب دین ہے ورنہ بعد اکمال دین کے اس کی اجازت نہ ہوتی کہ اس سے غیر دین کی اجازت دینا یا دین کا غیر مکمل ہونا لازم آتا ہے پس آیت دال ہوئی مجتہدین و مشائخ کے اتباع کے وجوب پر۔

○

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۳)

پھر جو شخص شدت کی بھوک میں بے تاب ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں۔

قلب کی حفاظت کا خاص اہتمام اس کی تفسیر دوسری آیتوں میں آئی ہے غیر باغ ولا عاد اور غیر باغ کی تفسیر حسن سے آئی ہے غیر متناول للذۃ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی بضرورت اجازت دی جائے اس سے حظ نفس کا قصد جائز نہیں جیسے طبیب یا گواہ عورت کو یا اس کے بدن کو بضرورت دیکھے تو بقصدِ شہوت حرام ہے اور اس سے قلب کی حفاظت کا خاص اہتمام مفہوم ہوتا ہے۔

○

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ (المائدہ آیت نمبر ۶)

اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں۔

رُخص شرعیہ میں نقص کا شبہ حق کی مزاحمت ہے

اس سے معلوم ہوا کہ رُخص شرعیہ میں نقص کے شبہ سے تنگ دل

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ہونا حق کی مزاحمت[1] ہے۔

○

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط (المائدہ آیت نمبر ۸)
اور کسی خاص گروہ کی عداوت تم کو اس پر باعث نہ ہو جائے کہ تم عدل نہ رکھو۔

معاملات میں طبعیات پر عمل نہ کرنے کی ممانعت | اس میں معاملات میں طبعیات پر عمل نہ کرنے کی ممانعت ہے یہ منجملہ مجاہدات ہے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ (المائدہ آیت نمبر ۱۱)
اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے، جبکہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر دست درازی کریں سو اللہ تعالیٰ نے ان کا قابو تم پر نہ چلنے دیا۔

دنیوی نعمتوں کو حقیر سمجھنا جہالت ہے | اس میں اس شخص پر رد ہے جو خدا تعالیٰ کی دنیوی نعمتوں کو حقیر سمجھتا ہے جیسا اکثر جاہل افراط کرتے ہیں۔

○

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ط (المائدہ آیت نمبر ۱۲)
اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے۔

---

[1] ممانعت

اس میں اصل ہے مشائخ اہلِ تربیت کی اس عادت کی کہ مریدین پر اپنے نائبوں کو اس غرض سے مسلط کر دیتے ہیں کہ وہ ان کی اصلاح و تعلیم کی نگرانی کریں اور ان کو ایسوں کے سپرد کرتے ہیں جن میں باہم مناسبت ہو۔

○

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ج (المائدہ آیت نمبر ۱۳)

تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے قلوب کو سخت کر دیا۔

قبض معاصی کا سبب ہے چونکہ بعض اقسام قبض سے یہ قساوت بھی ہے آیت سے معلوم ہوا کہ معاصی سے بھی قبض ہوتا ہے اور یحرفون الکلم (جو کہ جرأت علی التحریف پر دال ہے) اور نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ سے (جس کی تفسیر بعض نے یہ کی ہے کہ اس معصیت کی نحوست سے بہت سے مضامین توریت کے ان کے حافظہ سے ساقط ہو گئے تھے) معلوم یہ ہوا کہ ایسے قبض سے معاصی بھی ہوتے ہیں پس قبض معاصی کا منشاء ہے اور معاصی اس سے ناشی[1] ہیں۔

○

فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ص (المائدہ آیت نمبر ۱۴)

سو وہ بھی جو ان کو نصیحت کی گئی اس میں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے۔

---

[1] ظاہر اور پیدا ہونے والا۔

گناہوں کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے | دال ہے اس پر کہ معاصی جیسا عقاب آخرت کا سبب ہیں اسی طرح عقاب[1] دنیا کا بھی کیونکہ خانہ جنگی یقیناً دنیا میں عقاب ہے۔

○

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ (المائدہ آیت نمبر ۱۱۵)

اور بہت سے امور کو واگذاشت کر دیتے ہیں۔

اہل اللہ محض غیظ نفسانی کا قصد نہیں کرتے | روح میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ تمہارے بہت سے مخفی لئے ہوئے مضامین کو ظاہر نہیں فرماتے جبکہ اس کا کوئی دینی قوی داعی نہ ہو تاکہ تمہاری زیادہ فضیحت نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ عداوت میں بھی محض شفاء غیظ نفسانی کا قصد نہیں کرتے جب اس میں مصلحت دینی نہ ہو تو غیظ پر عمل نہیں کرتے۔

○

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ (المائدہ آیت نمبر ۱۶)

کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو کہ رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں۔

اصل مقصود طلب رضا ہے | اس پر دال ہے کہ اصل مقصود طلب رضا ہے اور دخول جنت اس کے تابع ہے۔

○

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ (المائدہ آیت نمبر ۱۸)

---

[1] عذاب، دکھ۔

اور یہود و نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔

معاصی پر مؤاخذہ نہ ہونے کا دعویٰ غلط ہے اس میں اس شخص پر رد ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے قرب کا دعویٰ کرتا ہو کہ اس میں معصیت پر بھی مؤاخذہ نہ ہوگا۔ قل فلم یعذبکم بذنوبکم سے رد کرنا اس پر دلالت کر رہا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا (المائدہ آیت نمبر ۲۰)

اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو کہ تم پر ہوا ہے یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب ملک بنایا۔

کسی اہل اللہ کے خاندان سے ہونا بڑی نعمت ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کا اہل اللہ کے خاندان سے ہونا بھی ایک نعمت ہے جس پر شکر واجب ہے کیونکہ اس تعلق سے اس پر دین سہل ہو جاتا ہے البتہ اس پر تفاخر و عجب جائز نہیں۔

وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۱)

اور پیچھے واپس مت چلو کہ پھر بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

معصیت سے دنیوی مضرتیں بھی پیدا ہوجاتی ہیں | اس سے معلوم ہوا کہ معصیت سے کبھی دنیوی مضرتیں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔

○

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ (المائدہ آیت نمبر ۲۶)

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار اپنی جان اور اپنے بھائی پر البتہ اختیار رکھتا ہوں۔

شیخ اپنے مخلص تابع میں حاکمانہ تصرّف کرسکتا ہے | اخی کے بڑھانے سے معلوم ہوا کہ شیخ اپنے مخلص تابع میں وہی حاکمانہ تصرف کرسکتا ہے جو اپنے نفس میں کرسکتا ہے اور اہل طریق کی یہی عادت ہے۔

○

قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۲۷)

اس ایک نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ہی عمل قبول کرتے ہیں۔

کمال دینی کا اظہار بطور شکر جائز ہے | اس میں دلالت ہے کہ اپنا کمال دینی ظاہر کرنا شکراً جائز ہے۔

○

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ (المائدہ آیت نمبر ۲۸)

اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لیے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کے لیے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں۔

شبہات سے بچنا مطلوب ہے | چونکہ اس وقت تک کوئی ایسی نص نہ تھی جس سے قتل مدافعت کی اجازت ہو

اس لیے ہابیل نے اس کے ارتکاب سے احتیاط کی پس اس سے شبہات سے بچنے کا مطلوب ہونا ثابت ہوا۔

O

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۳۱)

سو بڑا شرمندہ ہوا۔

ہر ندامت توبہ نہیں حدیث سے ہر خونِ ناحق کا قابیل پر بھی لکھا جانا معلوم ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ندامت نافع نہیں ہوئی تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر ندامت توبہ نہیں بلکہ وہی ندامت توبہ ہے جس کے بعد عذر و انکسار اور تدارک کا اہتمام ہو۔

O

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط (المائدہ آیت نمبر ۳۳)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑتے[1] ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دیئے جائیں۔

اہل اللہ کے ساتھ محاربہ کرنا ایسا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ محاربہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمین کے ساتھ محاربہ[1] کرنے کو

---

[1] لڑنا، جنگ کرنا۔

محاربہ مع اللہ تعالیٰ فرمانے سے اس پر دلالت ہوئی کہ اہل اللہ کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا ہے۔

○

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۳۵)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

تقرب الی اللہ کا طریق وسل بمعنی تقرب ہے جس کے ذریعہ طاعات کا کرنا اور معاصی کا چھوڑنا ہے اور توسل بالصّٰلحین کے مسئلہ کو اس سے کوئی مس نہیں۔ (روح المعانی)

○

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ط (المائدہ آیت نمبر ۳۹)

پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی درستی رکھے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائیں گے۔

توبہ کا معتبر ہونا اصلاح پر موقوف ہے اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کا معتبر ہونا اصلاح پر موقوف ہے مگر بشرط امکان سرقہ وغیرہ کا مال واپس کر دینا ورنہ مالک سے معاف کرانا یا مالک معلوم نہ ہو تو ایسے موقع پر فی سبیل اللہ تصدق کرنا۔

○

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ج (المائدہ آیت نمبر ۴۱)

اے رسول جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ کر گرتے ہیں آپ کو مغموم نہ کریں خواہ ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل یقین لائے نہیں۔

اہلِ طریق کی ایک عادت اس میں اہلِ طریق کی اس عادت کی اصل ہے کہ اہل اعراض کی بدحالی کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے۔

○

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ (المائدہ آیت نمبر ۴۱)

کلام کو بعد اس کے کہ وہ اپنے مواقع پر ہوتا ہے بدلتے رہتے ہیں۔

محققین کی تاویل ہوائے نفسانی سے نہیں ہوتی روح میں ہے یعنی قوانین شریعت کو تمولیات طبیعت سے متغیر کرتے ہیں جیسے کوئی قرآن و حدیث کو اپنے ہوائے نفسانی کے موافق ماؤل کرے یہ محققین کی تاویل اس قبیل[1] سے نہیں کہ وہ ظاہری معنی کے مراد ہونے سے انکار کرتے ہیں کہ وہ کفر صریح ہے بلکہ ظاہر کے مراد ہوتے ہوئے اس میں اور اشارات بھی مانتے ہیں۔

○

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ (المائدہ آیت نمبر ۴۵)

پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔

عفو اہلُ اللہ کے اخلاق میں سے ہے حدیث مرفوع میں یہ تفسیر ہے کہ کسی کا دانت توڑ دیا جائے یا بدن

---

[1] قسم۔

میں زخم کر دیا جائے اور وہ معاف کر دے تو بقدر اس کے عضو کے اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں سو اس میں ترغیب ہے عفو کی۔ کذا فی الروح۔ اور اس قسم کا عفو اہل اللہ کے اخلاق میں سے ہے۔

○

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۵۴)

اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر تیز ہوں گے کافروں پر جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جس کو چاہیں عطا کریں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے بڑے علم والے ہیں۔

اہل اللہ کا طریق اس میں اہل اللہ کے طریق کی تصریح ہے۔

○

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۵۵)

اور زکوٰۃ دیتے ہیں کہ ان میں خشوع ہوتا ہے۔

عین ذکر کے موقع پر کسی شغل کا ہجوم ہو تو اس سے جلد فارغ ہونا چاہئے

اس سے یہ امر بھی ماخوذ ہو سکتا ہے کہ اگر عین ذکر میں کسی ایسے شغل کا ہجوم و تقاضا ہو کہ اگر اس سے فارغ نہ ہو تو اس کا قلب مشغول رہے تو اس سے جلدی فارغ ہو جانا مستحسن ہے اور اہلِ طریق کے نزدیک یہ معروف ہے۔

O

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (المایدہ آیت نمبر ۵۶)

سو اللہ کا گروہ بلاشک غالب ہے۔

تعلق مع اللہ دولت کی عظیم برکت اگر اس غلبہ کی تفسیر قوت قلب سے کی جائے تو فہم میں اسہل ہو جائے۔ اور اہل اللہ پر خواہ اسباب مغلوبیت کا ظاہراً کتنا ہی ہجوم ہو مگر بوجہ توکل اور تعلق اللہ کے ان کو ضعف[1] و استکانت نہیں ہوتا۔

O

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ (المایدہ آیت نمبر ۵۷)

جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ۔

اہل اللہ کے طریق سے تمسخر کرنے والے سے دور رہنے کا حکم اس میں ایسے شخص سے علیحدگی رکھنے پر دلالت ہے جو اہل اللہ کے اور ان کے طریق کے ساتھ تمسخر کرے۔

---

[1] کمزوری اور عاجزی ظاہر کرنا۔

مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط (المائدہ آیت نمبر ۶۰)

وہ ان اشخاص کا طریقہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا ہو اور ان پر غضب فرمایا ہو اور ان کو بندر اور سور بنا دیئے ہوں اور انہوں نے شیطان کی پرستش کی ہو۔

مصلحت دینیہ ہو تو مخالف کی ذم کو خوب ظاہر کر دے | اس میں دلالت ہے کہ جب مصلحت دینیہ ہو تو مخالف کی ذم[1] کو خوف ظاہر کر دے اور یہ صبر و حلم کے منافی نہیں۔

O

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط (المائدہ آیت نمبر ۶۲)

اور آپ ان میں بہت سے ایسے آدمی دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر گرتے ہیں۔

قوتِ نطقیہ، قوتِ غضبیہ اور قوتِ شہویہ | اثم[2] ایک رذیلہ ہے جو قوتِ نطقیہ سے پیدا ہوتا ہے اور عدوان[3] ایک رذیلہ ہے جو قوتِ غضبیہ سے پیدا ہوتا ہے اور اکل سحت[4] ایک رذیلہ ہے جو قوتِ شہویہ پر مرتب ہوتا ہے (تو اس میں دلالت ہے کہ افعال کے مصادر ملکات ہیں)۔

O

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ

---

[1] ہجو، برائی۔ [2] گناہ۔ [3] ظلم۔ [4] حرام کھانا۔ [5] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ (المائدہ آیت نمبر ۶۲)

ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام مال کھانے سے کیوں منع نہیں کرتے۔

جس شیخ میں حُبِّ دنیا ہو وہ بدحال ہے روح میں ہے کہ جو فعل محض قصد سے صادر ہو وہ عمل ہے اور جو مزاولت[1] و اعتیاد[2] سے صادر ہو وہ صنع ہے تواضع میں زیادتی ہے عمل ہے، بس اس میں تنبیہ ہے کہ جو شیخ اور مقتدا باوجود امید اثر کے منع نہ کرے وہ بدحال ہے اصل مرتکب سے کیونکہ مرتکب کے لیے داعی شہوت عارضی ہے اور اس شیخ کے لیے حُبِّ دنیا ہے جو ملکہ ہو گئی ہے اور حُبِّ دنیا شہوت سے قبیح ہے۔

○

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط (المائدہ آیت نمبر ۶۸)

آپ کہئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں جب تک کہ توریت

پچھلے صفحہ بقیہ نمبرہ حاشیہ ۱۔ اپنے منافع کے حصول اور مضار کے دفع کے لیے خواہ وہ دنیویہ ہوں یا اخرویہ دو چیزوں کی ضرورت ہے ایک قوہ قوت جس سے منفعت اور مضرت کو سمجھے وہ قوت مدرکہ عقلیہ ہے اور ایک کہ منفعت کو سمجھ کر اس کو حاصل کرے یہ قوت شہویہ کا کام ہے اور ایک یہ کہ مضرت کو سمجھ کر اس کو دفع کرے یہ قوت دافعہ قوت غضبیہ ہے۔

(مزید تفصیل کے لیے کمالاتِ اشرفیہ صـ۸۷، صـ۸۸ ملاحظہ فرمائیں)

[1] کسی کام پر ہمیشگی کرنا [2] عادت

اور انجیل کی اور جو کتاب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے اس کی بھی پوری پابندی نہ کروگے۔

اتباعِ شریعت کے بغیر کوئی کمال معتبر نہیں | اس سے معلوم ہوا کہ بدوں اتباعِ شریعت کوئی کمال معتبر نہیں۔

○

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۶۸)

تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کافر لوگوں پر غم نہ کیا کیجئے۔

اعراض کرنے والے پر زیادہ قلق نہ کرنا چاہیئے | اس میں دلالت ہے کہ اعراض کرنے والے پر زیادہ قلق نہ کرے جیسا بعض مبالغین فی الشفقت کرتے ہیں۔

○

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمُ[1] (المائدہ آیت)

جب کبھی ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جس کو ان کا جی نہ چاہتا تھا۔

تمام کبائر کی اصل اتباعِ ہوٰی ہے | اس پر دال ہے کہ تمام کبائر کی اصل اتباعِ ہوٰی ہے۔

○

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ (المائدہ آیت نمبر ۷۱)

اور یہی گمان کیا کہ کچھ سزا نہ ہوگی اس سے اور بھی اندھے اور بہرے بن

---

[1] خواہشاتِ نفسانی کی پیروی۔

گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر توجہ فرمائی پھر بھی اندھے اور بہرے بنے رہے یعنی ان میں کے بہتیرے۔

بطلان استعداد | اس میں دلالت ہے کہ اصرار علی المعاصی[1] سے استعداد بالکل مضمحل[2] ہو جاتی ہے اسی کو بطلان[3] استعداد کہہ دیتے ہیں۔

○

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ (المائدہ آیت نمبر ۷۶)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیے کیا خدا سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو نہ تم کو ضرر پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہنچانے کا۔

مشائخ کو متصرف مستقل سمجھنے کا ابطال | اس میں ابطال ہے مشائخ کو متصرف[4] مستقل سمجھنے کا جیسا جاہلوں کا زعم[5] ہے۔

○

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ (المائدہ آیت ۷۷)

اور ان لوگوں کے خیالات پر مت چلو جو پہلے خود بھی غلطی میں پڑ چکے ہیں اور بھی بہتوں کو غلطی میں ڈال چکے ہیں اور وہ لوگ راہ راست سے دور ہو گئے تھے۔

خلافِ شریعت رسوم کا ابطال | اس میں ان رسوم کا ابطال ہے جو شریعت

---

[1] گناہوں پر اصرار [2] کمزور [3] استعداد و صلاحیت کا باطل ہونا۔
[4] مستقل تصرف کرنے والے [5] خیال۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

کے خلاف ہیں گو مشائخ کی طرف منسوب ہوں اور اگر وہ مشائخ محققین ہیں تو ان کی طرف منسوب کرنے کی تکذیب کریں گے یا کسی عذر صحیح پر محمول کریں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۸۲)

یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں سے بہت سے علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں اور اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں۔

علوم و اخلاق کو عمل میں دخل عظیم ہے اس باء سببیت سے معلوم ہوا کہ علوم و اخلاق کو عمل میں دخل عظیم ہے اسی لیے مشائخ کو اخلاق و علوم کا اہتمام اعمال سے زیادہ ہوتا ہے۔

تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ (المائدہ آیت نمبر ۸۳)

تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتی ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔

وجد کا اثبات اس میں وجد کا اثبات ہے کیونکہ وجد[1] کی حقیقت یہ ہے حالۃ[2] محمودۃ غیر اختیاریہ۔

---

[1] کسی حالت محمودہ غریبہ کا غلبہ اصطلاح میں وجد کہلاتا ہے۔ (شریعت و طریقت ص ۳۶۸)

[2] غیر اختیاری اچھی حالت۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ (المایدہ آیت نمبر ۸۴)

اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لائیں۔

صرف طمع بغیر عمل کے کافی نہیں اس میں دلالت ہے کہ محض طمع بدون عمل کے معتدبہ نہیں۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ (المائدہ آیت نمبر ۸۷)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان میں لذیذ چیزوں کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو۔

ترکِ حیوانات کا ابطال اس میں رسم ترک حیوانات کا ابطال ہے جو بعض مدعیانِ طریقت کا طریق ہے۔

○

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ (المائدہ آیت نمبر ۹۱)

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔

معصیت سے دنیوی مضرتیں اس میں دلالت ہے کہ معاصی میں جیسے اخروی مضرتیں ہیں اسی طرح دنیوی مضرتیں بھی ہیں۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط (المائدہ آیت نمبر ۹۳)

ایسے لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ پرہیز رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل۔

تقویٰ ایمان کے درجات تقویٰ اور ایمان کو مکرر لانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ ان دونوں میں بہت سے درجات ہیں کہ ایک دوسرے سے فوق میں جن میں سالک ترقی کرتا ہے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ج (المائدہ آیت نمبر ۹۴)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔

مشائخ کا مرید کے صدق کا امتحان کرنا اس میں اصل ہے بعض مشائخ کی اس عادت کی کہ مرید کے صدق کا امتحان کرتے ہیں۔

○

وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ

مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ط عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ط وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ط (المائدہ آیت نمبر ۹۵)

اور جو شخص تم میں اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں میں سے ہو بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچائی جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں تاکہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لیں گے۔

مشائخ کا نفس کو سزا دینے کا طریقہ اس میں اصل ہے اہل ریاضت کے اس طریق کی کہ اول خطا پر اپنے نفس کو ایسی سزا دیتے ہیں جس کا تحمل اس کو آسان ہوتا ہے اور اگر وہ پھر عود کرے تو ایسی سزا دیتے ہیں جو اس پر قدرے دشوار ہو۔

○

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ج (المائدہ آیت نمبر ۹۶)

تمہارے لیے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے انتفاع کے واسطے اور مسافروں کے واسطے۔

زُہد کی تعدیل اس میں زُہد کی تعدیل اور اس میں غلو کرنے سے نہی ہے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج (المائدہ آیت نمبر ۱۰۰)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو تجھ کو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہے۔

اہلِ رسوم کی کثرت پر دھوکا نہ کھانا چاہیئے | اس میں دلالت ہے اس پر کہ اہل حقائق کے مقابلہ میں اہل رسوم کی کثرت پر دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔

○

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ م بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ لا (المائدہ آیت نمبر ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے نہ سائبہ کو نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو۔

جانور غیر اللہ کے نامزد کرنے کا ابطال ارواح طیبہ کے قرب کی نیت سے

یعنی ان جانوروں کو مشروع نہیں فرمایا۔ اس میں ابطال ہے اہل جاہلیت کی اس بدعت کا کہ بعض چیزوں کو غیر اللہ کے نامزد کر دیتے ہیں جیسا اب بھی جہلاء ارواح طیبہ کے ساتھ تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ایسا کرتے ہیں۔

○

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط (المائدہ آیت نمبر ۱۰۴)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے۔

تالیفات اکابر الاصاغر

جاہل صوفیاء کے خلاف شریعت طریق کا ابطال اس میں جاہل صوفیاء کے اس طریق کا ابطال ہے کہ جب ان کے سامنے شریعت پیش کی جاتی ہے تو وہ اپنے مشائخ کے طریق سے تمسک[1] کرتے ہیں۔

○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ (المائدہ آیت نمبر ۱۰۵)

اے ایمان والو اپنی فکر کرو۔

عارفین امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بعد کسی کے زیادہ درپے نہیں ہوتے

بعض تفاسیر پر جیسا روح میں ہے اس میں کفار و فساق کی حالت پر زیادہ افسوس اور حسرت کرنے سے مؤمنین کو منع کیا گیا ہے اور یہی طریق ہے عارفین کا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کر چکنے کے بعد کسی کے زیادہ درپے نہیں ہوتے۔

○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ (المائدہ آیت ۱۰۶)

اے ایمان والو تمہارے آپس میں دو شخص وصی ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے، جب وصیت کرنے کا وقت ہو، وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوں

[1] پکڑنا۔ گرفت کرنا۔

تالیفات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

اور اگر تم کہیں سفر میں گئے ہوئے پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے۔

بدانتظامی سے اہلِ حقوق کے مصالح میں خلل پڑتا ہے | اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انتظام کی رعایت ہر امر میں ضروری ہے گو وہ امر دنیوی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ بدانتظامی سے اہلِ حقوق کے مصالح میں خلل پڑ جاتا ہے (جو کہ معصیت ہے)

○

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ط (المائدہ آیت نمبر ۱۰۹)

وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ خبر نہیں۔

استغراق، سُکر، فنا، محویت | روح میں ہے کہ بعض نے اس ذہول کی وجہ تجلی جلال کے آثار کا ظہور بتلائی ہے تو اس میں ایسی حالتوں کا اثبات ہے استغراق و سکر[1] و فنا و محویت و غیبت۔

○

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ (المائدہ آیت نمبر ۱۱۰)

جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں گے کہ اے عیسیٰ بن مریم میرا انعام یاد جو تم پر تمہاری والدہ پر ہوا ہے

اہلُ اللہ کی اولاد میں سے ہونا بھی ایک شرف ہے | اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلُ اللہ کی اولاد ہونا بھی ایک نعمت اور شرف ہے۔

○

---

[1] وارد غیبی کے ظاہری و باطنی احکام میں امتیاز کا اٹھ جانا سکر ہے اور اس امتیاز کا عود کر آنا ہے۔

قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (المائدہ آیت نمبر ۱۱۲)
آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

اہل اللہ میں خوارق کی تلاش سے گریز کرنا چاہیئے یعنی ایسے معجزات کی درخواستوں سے بچو۔ اس میں اس سے بھی زجر ہے کہ اہل اللہ میں خوارق کو تلاش کیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۝ (الانعام آیت نمبر ۱)
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے لائق ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں کو اور نور کو بنایا۔

حق تعالیٰ کو حمد کا استحقاق دو وجہ سے ہے حمد کو اولاً اسم ذات کے متعلق کرنا پھر اس کو صفات خاصہ کے ساتھ موصوف کرنا اشارہ اس طرف ہے کہ حق تعالیٰ کو حمد کا استحقاق دو وجہ سے ہے من حیث الذات بھی من حیث الصفات بھی اور من حیث الذات کے معنی نفی صفات کے نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ اس وقت صفات کی طرف نظر نہیں۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الانعام آیت نمبر ۷)
اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرماتے پھر یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ

کچھ بھی نہیں مگر صریح جادو ہے ۔

معاند کسی طریق سے منتفع نہیں ہوتا | اس میں معاند کے حال کا بیان ہے کہ وہ کسی طریق سے منتفع نہیں ہوتا اسی واسطے اہل طریق اس کے درپے نہیں ہوتے ۔

○

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝

(الانعام آیت نمبر ۸)

اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی ۔

طریق اسلم خوارق کا ظاہر نہ ہونا ہی ہے | اس صورت میں ان کے ہلاک ہونے کی وجہ یہ ہوتی کہ ایسے خوارق کے ظہور سے ان پر حجت الٰہیہ تمام ہو جاتی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ طریق اسلم خوارق کا ظاہر نہ ہونا ہی ہے ۔

○

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ط (الانعام آیت نمبر ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے ۔

حق تعالیٰ کی رحمت سب کو عام ہے | اپنے اطلاق سے اس پر دال ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سب کو عام اور شامل ہے چنانچہ ادنیٰ تامل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی غضب ایسا نہیں جس میں کچھ رحمت نہ ملی ہو اور رحمت بہت سی ایسی ہیں جن میں ذرا غضب نہیں اور مؤمنین معذبین پر رحمت ہوتا تو ظاہر ہے عین تعذیب میں بھی کہ وہ تہذیب ہے اور بعد تعذیب بھی کہ مغفرت ہو جائے گی اور کفار معذبین پر اس طرح کہ حق تعالیٰ سے اس عذاب سے اشد جو عذاب تھا اس سے محفوظ رکھا ۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ (الانعام آیت نمبر ۱۴)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا۔

تکالیف شرعیہ انبیاء سے بھی ساقط نہیں ہوتیں | اس میں دلالت ہے کہ تکالیف شرعیہ کسی سے حتیٰ کہ انبیاء سے بھی ساقط نہیں ہوتیں۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ط (الانعام آیت نمبر ۱۷)

اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔

غیر اللہ سے تصرف مستقل کی نفی | اس میں غیر اللہ سے تصرف مستقل کی نفی ہے حتیٰ کہ مقبولین سے بھی اور نیز اس میں رد ہے اس پر جو غیر اللہ سے ازالہ ضرر کی توقع رکھے۔

وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْئَوْنَ عَنْہُ ج (الانعام آیت نمبر ۲۶)

اور یہ لوگ اس سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔

اہل اللہ کے ساتھ محض حسب طبعی نافع نہیں | بعض مفسرین کے نزدیک مراد ان لوگوں سے ابوطالب وغیرہ ان کے اتباع ہیں کہ اوروں کے ضرر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روکتے تھے مگر خود آپ پر ایمان نہ لاتے تھے دور رہتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ کے ساتھ حبِ طبعی و نفرت قومیہ بدوں حبِ عقلی کے نافع نہیں ۔

○

وَ هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ (الانعام آیت نمبر ۳۱)

اور حالت ان کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے ہوں گے ۔

مسئلہ تمثل حقیقی معنی اس کے یہی ہیں کہ خود اعمال کو اپنی کمر پر لادیں گے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اعمال بشکل اجسام متمثل[1] ہو جائیں پس جب حمل علی الحقیقت ممکن ہے تو اس کو ترک نہ کریں گے اور بہت اہلسنت تجسم اعمال کے قائل ہیں پس اس تقریر پر آیت مسئلہ تمثل پر دال ہوگی ۔

○

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ (الانعام آیت نمبر ۳۵)

اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کا اعراض گراں گزرتا ہے تو اگر آپ میں یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈھ لو پھر کوئی معجزہ لے کر آؤ تو کرو ۔

کسی بزرگ کی ہر دعا کا مقبول ہونا لازم نہیں اس میں نص ہے کہ ارادۂ عبد سے مراد کا تخلف ہو

---

[1] کوئی ذات باوجود بقا اپنی حالت و صفت کے کسی دوسری صورت میں ظہور کرے اس دوسری صورت کو صورت مثالی کہیں گے (شریعت و طریقت ص ۳۵۲)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے بھی، پھر کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ اہل غلو کا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ اس کی دعا کا قبول ہونا لازم ہے۔

○

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط (الانعام آیت نمبر ۴۴)

پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دے۔

استدراج یعنی ان کو اس درجہ نعمتیں عطا فرمائیں اور اسی کی نظیر اس شخص کا حال ہے جس کا باوجود معصیت کے حال اور ذوق باقی رہے یہ اس کے لیے استدراج ہوتا ہے (جس پر بعض جہال فخر کرتے ہیں کہ ہماری نسبت کیسی قوی ہے)

○

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ج (الانعام آیت نمبر ۵۰)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

عبدیت اور لوازم بشریت اس میں دو چیزوں کی نفی ہے ایک تو عبد سے خواص الوہیت قدرت کاملہ و علم محیط کی نفی اور دوسرے بشر سے تنزہ عن البشریت[1] کی نفی اور

[1] انسان نہ ہونا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

دو چیزوں کا اثبات ہے ایک عبدیت جس کے لوازم میں سے امتثال[1] امر اور اتباع وحی ہے اور دوسری بشریت جس کے لوازم میں اکل و شرب[2] و غضب و رضا ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط (الانعام آیت نمبر ۵۲)

اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں جس سے خاص اس کی رضا ہی کا قصد رکھتے ہیں۔

مریدوں کے بعض حقوق اس میں مریدین کے بعض حقوق کا بیان ہے کہ ان کو بلا مصلحت دینیہ اپنے مطرود[3] نہ کرے اور ان کے پاس مقید ہو کر بیٹھے اور ان کو سلامت و رحمت و قبول توبہ کی بشارت دے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ج (الانعام آیت نمبر ۶۰)

اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو ایک گونہ قبض کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو، اس کو جانتا ہے پھر تم کو دن میں جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد معین تمام کر دی کر دے۔

متوفّی کے احوال کے تفاوت پر قبض روح روح میں ہے کہ بعض صوفیاً قائل ہوئے ہیں کہ قبض

---

[1] حکم ماننا [2] کھانا پینا۔ [3] نکال دینا۔

ارواح کبھی حق تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور کبھی ملک الموت اور کبھی فرشتے جن کو رُسُل کہا گیا ہے اور یہ متوفی کے احوال کے تفاوت پر ہے۔

○

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ج (الانعام آیت نمبر ۶۳)

تم اس کو پکارتے ہو تذلل ظاہر کر کے اور چپکے چپکے۔

ذکر اللہ کے اقسام یعنی اعلاناً واسراراً اور اعلان واسرار باللسان ہے ایک باللسان دوسرا بالقلب کذا فی الروح۔ پس آیت اپنے عموم سے تمام اقسامِ ذکر کی مشروعیت پر دال ہوئی جلی وخفی پھر خفی باللسان یا بالقلب۔

○

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا (الانعام آیت نمبر ۷۰)

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا ہے۔

موجودہ زمانہ کے عرسوں کی حیثیت بعض نے کہا کہ دین کے معنیٰ عادت ہیں اور عادت سے مراد عید معتاد اور روح میں اس قول کو ابن عباس رضؓ کی طرف منقول کیا ہے بس اس میں کفار کی اعیاد[1] پر جن میں لہو ولعب ہوتا تھا انکار ہے میں کہتا ہوں کہ اس میں اس زمانہ کے اکثر اعراس بوجہ اشتمال علی المنکرات والبدع کے داخل ہیں۔

○

---

[1] عیدوں۔

وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (الانعام آیت نمبر ۷۱)

اور کیا ہم الٹے پھر جائیں بعد اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو ہدایت کر دی ہے

طریقِ قوم میں داخل ہو کر پھر خارج ہونے کا انجام اس طرح کی حیرت میں وہ مبتلا ہو جاتا ہے جو طریقِ قوم میں داخل ہو کر پھر خارج ہو جائے۔ چنانچہ اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ حیرت مذمومہ ہے اور اس اشتمال کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ آیت میں جو الہدیٰ واقع ہے اس سے مراد عام ہے جیسا کہ روح میں ہے توحید و اسلام یا دوسرے اسباب

○

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (الانعام آیت نمبر ۷۴)

اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے۔ بے شک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھ رہا ہوں۔

مشغولی عن الحق کے ساتھ مناظرہ اہلِ باطل اس میں دلالت ہے کہ مشغولی مع الحق و مناظرہ مع اہل باطل میں تنافی نہیں جب تک کہ حدود سے تجاوز نہ ہو اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر نرمی پر خشونت کو ترجیح ہوتی ہے۔

○

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ○ (الانعام آیت نمبر ۷۶)

پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا

سو وہ جب غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مخاطب کے حال کی رعایت کا لحاظ مناسب ہے | روح میں ہے کہ ابطال ربوبیت

کو اکب میں نرم عنوان (مجازات) اختیار فرمایا اور ابطال ربوبیت اصنام میں سخت عنوان اختیار فرمایا۔ وجہ یہ کہ ربوبیت کو اکب کا بطلان بہ نسبت بطلان ربوبیت اصنام خفی تھا اس میں اگر اول سے اسی خشونت[1] اختیار کی جاتی تو ان کا مکابرہ[2] اور عناد بڑھ جاتا۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ نصح و ارشاد کے باب میں مخاطب کے حال کی رعایت کا لحاظ مناسب ہے اور شیوخ و حکماء مصلحین کی یہی شان ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ (الانعام آیت نمبر ۸۰)

اور میں ان چیزوں سے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا لیکن اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے۔

صورتِ دعویٰ سے احتیاط | اس میں صورت دعویٰ سے احتیاط ہے جو صرف لا اخاف پر اکتفا کرنے میں متوہم تھا اس لیے الّا ان یشاء بھی بڑھا دیا۔

فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ (الانعام آیت نمبر ۸۱)

سو ان دو جماعتوں میں امن کا زیادہ مستحق کون ہے۔

---

[1] سختی [2] بحث میں ضد اور دشمنی۔

اہلِ شفقت کا مخالفین کے ارشاد میں مسلک | باوجودیکہ کہ حق بالامن متعین ہے مگر یوں نہیں فرمایا فمن احق بالامن کیونکہ اس اخبار میں مخاطب سے کرنا اور استفہام میں انصاف کی طرف اس کو مائل کرنا ہے اور اہلِ شفقت کا مخالفین کے ارشاد میں یہی مسلک ہے۔

○

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الانعام آیت نمبر ۸۴)

اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

مشائخ کی اکثر اولاد میں رُشد کی ایک خاص شان | روح میں بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہم محسنین کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں جیسی ابراہیم علیہ السلام کو جزا دی کہ ان کے درجات بلند کئے، ان کی اولاد میں ترقی دی اولاد میں نبوّت عطاء فرمائی۔

اس میں دلالت ہے کہ آباء کی صلاح و احسان کو بھی اصلاح ابناء میں دخل ہے ان کے محسن ہونے کا یہ صلہ ملتا ہے کہ ان کی اولاد میں بھی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے چنانچہ مشائخ کی اولاد میں مشاہدہ ہے کہ ان میں رُشد کی ایک خاص شان ہوتی ہے بشرطیکہ کوئی معارض پیش نہ آئے۔

○

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (الانعام آیت نمبر ۸۷)

اور نیز ان کے کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو اور ہم نے ان کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی۔

جذب اور سلوک اوّل کا حاصل جذب[1] ہے کیونکہ جبی کے معنی لغت میں جلب کے ہیں اور ثانی کا حاصل سلوک ہے کیونکہ ہدایت کے معنی ارائۃ طریق ہیں خواہ مع الوصول یا بدون الوصول۔

○

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام آیت نمبر ۸۸)

اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے ان سے سب اکارت جاتے۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا کوئی ایسا محبوب بالذات نہیں جس پر کسی حال میں مؤاخذہ نہ ہو

اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کا کوئی ایسا محبوب بالذات نہیں کہ اس پر کسی حال میں مؤاخذہ نہ ہو جیسا جہلاء کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا بعض اولیاء امّت کے حق میں (مثل حضرت غوث اعظم رح) خیال ہے کہ معشوق عرفی سمجھتے ہیں۔

○

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (الانعام آیت نمبر ۹۳)

اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے۔

---

[1] کبھی وصول الی اللہ پہلے ہو جاتا ہے پھر شوق عبادت و ریاضت پیدا ہوتا ہے اس کو طریق جذب کہتے ہیں اور کبھی اوّل ریاضت ہوتی ہے پھر وصول الی اللہ میسّر ہوتا ہے اس کو طریق سلوک کہتے ہیں۔ (شریعت و طریقت ص۲۵)

جھوٹی مشیخت یا دعویٰ فنا کی مذمت | اسی کے حکم میں ہے جو شخص کوئی خواب تراشے یا کسی وارد یا الہام کاذب یا کسی کمال یا توحید حقیقی و فنا و مشیخت کا دعویٰ کرے اور اپنے خیالات و اوہام کو فیض غیبی کہے۔

○

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط (الانعام آیت نمبر ۹۷)

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعہ اندھیروں میں خشکی میں بھی اور دریا میں راستہ معلوم کر سکو۔

اسباب منافی توکل نہیں | اس میں اسباب کا اثبات ہے اور ان سے منتفع[1] ہونے کی مشروعیت[2] پر دلالت ہے اور یہ علی الاطلاق منافی توکل نہیں۔

○

اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ط (الانعام آیت نمبر ۹۹)

ہر ایک کے پھل کو تو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو تو دیکھو

حق کے لیے مخلوق کی طرف نظر کرنا مذموم نہیں | اس میں دلالت ہے کہ خلق کی طرف نظر کرنا جبکہ للحق ہو مذموم نہیں بلکہ اگر مقصود میں اس کی طرف احتیاج ہو تو مطلوب ہے پس خلق اس وقت حق تعالیٰ کی مرأۃ[3] ہوتی ہے۔

---

[1] حقیقت اس کی یہ ہے کہ بلا واسطہ نظر و اکتساب کے کوئی حقیقت قلب میں القاء ہو جائے۔ (یا ہاتف جیسی کی آواز کانوں) (شریعت و طریقت ص ۳۰۳)

[2] فائدہ اٹھانا [3] شریعت کے مطابق جائز ہونا۔ [4] آئینہ۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (الانعام آیت نمبر۱۰۳)

اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی۔

دنیا میں حق تعالیٰ شانہٗ کی رویت نہیں ہو سکتی | اگر بصر کو عام کہا جائے بصر حسی اور بصیرت کو

جیسا راغب نے کہا ہے تو ادراک کی تفسیر علم بکہنہ کے ساتھ ہوگی اور حکم عام ہوگا دنیا اور آخرت کو اور اگر بصر کو جارحہ کے ساتھ خاص کہا جائے تو مراد نفی رویت کی ہوگی دنیا میں۔ چنانچہ روح میں حسن سے یہی قید دنیا کی منقول ہے

○

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ (الانعام آیت نمبر۱۰۴)

اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں۔

صوفیاء کا حق ارشاد ادا کر کے کسی کے درپے نہ ہونا | اور اس کے بعد وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ

اس میں اہل طریق کے اس معمول پر دلالت ہے کہ حق ارشاد ادا کر کے پھر کسی کے درپے نہیں ہوتے۔

○

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ (الانعام آیت نمبر۱۰۸)

اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔

اگر کوئی غیر واجب طاعت معصیت کا سبب بن جائے تو وہ طاعت واجب نہیں۔

اس میں دلالت ہے کہ اگر کوئی طاعت کسی معصیت کا سبب بن جائے اور وہ طاعت واجب نہ ہو تو اس طاعت کو ترک کر دیا جائے اور اسی جگہ

سے اہل ارشاد کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے امور سے منع کر دیتے ہیں جو ظاہر اطاعت معلوم ہوتے ہیں مگر ان کی نظر میں وہ مفضی[1] الی المفاسد ہوتے ہیں اور دوسرے نہیں سمجھتے۔

(۱) وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ (الانعام آیت نمبر ۱۰۹)

(۲) وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا۔ (الانعام آیت نمبر ۱۱۱)

(۱) ۔ اور ان لوگوں نے قسموں میں بڑا زور لگا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشان آجائے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان لائیں۔

(۲) ۔ اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مُردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لا کر جمع کر دیتے تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائے۔

خوارق کے معائنہ سے نفع لازم نہیں مجموعہ میں دلالت ہے کہ خوارق کے معائنہ سے نفع لازم نہیں پس ان کا طلب کرنا ہدایت کا طریق نہیں بلکہ اس کا طریق بینات کا اتباع ہے (پس شیخ میں بھی کرامات کا تتبع نہ کرے اس کے کمال علم و عمل کی تحقیق کے بعد اس کا اتباع کرے)

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ (الانعام آیت نمبر ۱۱۶)

---

[1] خرابیوں تک پہنچانے والے۔

وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔

باب احکام میں کشف والہام حجّت نہیں | مراد اس ظن سے وہ ظن ہے جو کسی دلیل شرعی کی طرف مستند نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ باب احکام میں کشف[1] والہام حجت نہیں خاص کر ان کا جزم کرنا تو بالکل ہی باطل ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (الانعام آیت ۱۱۹)

اور تم کو کون سا امر اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

غلو فی الزّہد کی ممانعت | روح میں امام ابو المنصورؒ سے منقول ہے کہ بعضے مسلمان تقشّف[2] وزہد کے سبب بعض طیبات کو نہ کھاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تو اس میں ممانعت ہے غلو فی الزہد کی جیسے بعض جاہل صوفی کرتے ہیں۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط (الانعام آیت نمبر ۱۲۰)

---

[1] دل کی بات بتا دینا یہ علم غیب نہیں بلکہ کشف ہے علم غیب اس علم کو کہتے ہیں جو بلا واسطہ ہو اور جو علم بذریعہ کشف ہو اس میں کشف واسطہ ہے اس لئے وہ علم غیب نہیں۔ التکشف صنہ ۶
(شریعت وطریقت صہ ۳۹۹

[2] تنگی سے زندگی بسر کرنا۔ معمولی اور موٹی زندگی گزارنا۔

اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو۔

قلب کے گناہ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ جس طرح جوارح سے ہوتے ہیں اسی طرح بعضے گناہ قلب سے بھی ہوتے ہیں۔

○

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط (الانعام آیت نمبر ۱۲۲)

اور ایسا شخص جو کہ پہلے مُردہ تھا ہم نے اس کو زندہ بنا دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لیے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں سے ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا۔

طریقِ حق کی معرفت نور ہے اس میں طریق حق کی معرفت کو نور فرمایا ہے اور یہ اطلاق قوم کی زبان پر ہے۔

○

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط (الانعام آیت ۱۲۴)

اس موقع کو خدا ہی خوب جانتا ہے جہاں جہاں اپنا پیغام بھیجتا ہے۔

استعدادِ فیضان کی شرط عادی ہے منصب رسالت کا مدار کثرتِ مال و اولاد اور سامان دنیوی نہیں ہے بلکہ کمال استعداد ہے جس سے نفس قدسیہ پر رسالت کا فیضان ہوتا ہے کذا فی الروح۔

پس اس میں دلالت ہوئی کہ استعداد فیضان کی شرط عادی ہے۔

○

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ (الانعام آیت نمبر ۱۲۵)
سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کشادہ کر دیتے ہیں۔

قبض اور بسط عقلی ہیں اس میں اثبات ہے بسط و قبض کے بعض اقسام کا اور وہ قبض و بسط عقلی ہیں اور یہی دونوں باب سلوک میں اصل ہے (اور بسط و قبض طبعی غیر معتد بہ[1] ہیں۔

○

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ (الانعام آیت نمبر ۱۳۳)
اور آپ کا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے۔

غناء کا مفہوم ذوالرحمۃ کا بڑھا دینا ابطال ہے اس زعم کا کہ بعضے غناء کے معنیٰ یہ سمجھتے ہیں کہ بندوں کی مصلحت کی پرواہ نہیں کرتے اور اس میں بہت سے خواص بھی مبتلا ہیں۔

○

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۠ (الانعام آیت نمبر ۱۴۶)
اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں مگر وہ جو ان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو، ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی تھی۔

---

[1] شمار میں نہ ہونا۔

دنیوی نعمتوں سے محروم رہنے کا سبب گناہ ہیں | اس میں دلالت ہے کہ دنیوی نعمتوں سے محروم رہنے میں معاصی کا بھی دخل ہوتا ہے۔

○

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ (الانعام آیت نمبر ۱۴۸)

یہ مشرکین یوں کہنے کو ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔

جبر مذموم کا ابطال | اس میں جبر مذموم کا ابطال ہے۔

○

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانعام آیت نمبر ۱۶۲)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا۔

توحید کامل کی تعلیم | یہ توحید کامل کی تعلیم پر دال ہے یعنی جمیع احوال تشریعیہ و تکوینیہ میں استسلام[1] اور تفویض کرنا عمل اور اطاعت سے بھی اور رضا بالقضاء سے بھی۔

○

---

[1] تشریعی اور تکوینی حالت میں اطاعت کرنا اور سونپنا۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ (الاعراف آیت نمبر۲)

یہ ایک کتاب ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اس لیے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں سو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہونا چاہیئے۔

مرشد کے دو اہم کام لتنذر متعلق ہے انزال کے۔ پس اس میں مرشد کو ارشاد کا امر ہے اور اگر مخاطب اس ارشاد کو قبول نہ کرے تو مرشد کو غم کرنے سے نہی ہے پس مرشد نہ بالکلیہ مستغنی ہو اور نہ رنج و ضیق میں پڑے۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر۹)

پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو وہ یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

اہلِ اعراف ثقلت کی یہ تفسیر کی گئی ہے کہ غالب ہوں اور خفت کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ مغلوب ہوں یعنی اوّل آیت میں حسنات کے غالب ہونے کا حکم ہے اور دوسری آیت میں ان کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے اور اسی سے دونوں کی تساوی کا حکم معلوم ہوجائے گا یعنی وہ دونوں حالتوں کے درمیان میں ہوں گے اور یہ لوگ ایک قول میں اہلِ اعراف ہیں اور لوگوں کے ساتھ دنیا میں اسی کے موافق معاملہ کرنا چاہیئے کہ جس کی غالب حالت صلاح ہو، اس کو صالح سمجھا جائے اگرچہ اس میں خفیف

تالیفات حکیم الامت تھانوی

سے برائی بھی مانی جائے ہاں خود اس شخص پر ضرور واجب ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ مَّعَايِشَ ۭ (الاعراف آیت نمبر ۱۰)

اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لیے اس میں سامانِ زندگی پیدا کیا۔

مال اور جاہ کی تحصیل میں انہماک مذموم ہے اوّل کا حاصل جاہ ہے اور ثانی کا مال اور ان دونوں کا موقع منّت میں ذکر کرنا دلیل ہے ان کے نعمت قابلِ شکر ہونے کی سو یہ دونوں چیزیں مذموم نہیں۔ ہاں ان کی تحصیل میں انہماک[1] یہ بے شک مذموم ہے۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۲)

(اور شیطان نے یوں کہا تھا) میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ہے۔

اپنی رائے کو شریعت پر ترجیح دینے والا ابلیس کا وارث ہے

اور اس تقدیم رائے علی النص میں ایسا شخص ابلیس کا وارث ہے جو اپنی رائے کو یا رویت کو خواہ کشف سے ہو یا وجدان و ذوق سے شرع پر ترجیح دیتا ہے۔

---

[1] بہت مصروف ہونا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۳)

حق تعالیٰ نے فرمایا تو آسمان سے اتر تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو تکبر کرے آسمان میں رہ کر سو نکل تو ذلیلوں میں شمار ہوگا۔

تکبر درگاہِ الٰہی میں وصول مقبولیت سے مانع ہے | یعنی درگاہ الٰہی سے دور ہو کیونکہ

تکبر اس درگاہ کے منافی ہے۔ کذا فی الروح۔

پس اس میں دلالت ہے کہ کبر درگاہ الٰہی میں وصول مقبولیت سے مانع ہے۔

○

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی۔

دعا کا قبول ہونا قبولیت کی دلیل نہیں | اس میں دلالت ہے کہ دعا کا قبول ہونا قبولیت کی دلیل نہیں جیسے بعض جہلاء سمجھتے ہیں۔

○

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ (الاعراف آیت نمبر ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل۔

ہم کلام ہونا بھی علامتِ قبولیت نہیں | ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام بلا واسطہ ہوا ہے سو اس سے معلوم ہوا کہ ہم کلام ہونا بھی علامت قبول سے نہیں۔

○

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا

تالیفات حکیم الامت تھانوی

مَاوُرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ (الاعراف آیت نمبر ۲۰ تا ۲۲)

پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کا پردہ کا بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو بے پردہ کرے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا مگر اس وجہ سے کہ کہیں تم دونوں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اور ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیئے کہ میں آپ دونوں کا خیر خواہ ہوں، سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جو درخت کو چکھا دونوں کا پردہ کا بدن ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گیا اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ رکھنے لگے۔

کشف اور الہام کی مخالفت سے دنیوی ضرر لاحق ہوتا ہے

اس میں دلالت ہے کہ عصمت[1] کے ساتھ ایسا تصرف شیطانی جمع ہو سکتا ہے جو حد معصیت تک نہ پہنچا ہو کیونکہ آدم علیہ السلام کے فعل کا معصیت شرعیہ ہونا ثابت نہیں ہوا۔ اگرچہ لغتہً حق تعالیٰ نے اس کو معصیت فرمایا ہے وہ صرف ایک اجتہادی خطا تھی جس پر ثواب بھی ملتا ہے اور اس خطا پر جو سزا جاری کی گئی ہے وہ صرف دونوں کے بدن کا ایک دوسرے کے سامنے کھل

---

[1] بے گناہی۔ پارسائی

جانا ہے جو زوجین میں مباح ہے اور جب اس کا خطاء اجتہادی ہونا معلوم ہوگیا تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ بھی باوجود قطعی الثبوت ہونے کے ظنی الدلالت تھی جس میں اجتہاد کی گنجائش ہو اس کا ترک کرنا طرد و عقاب[1] کا موجب نہیں البتہ اس سے دنیوی ضرر ہو جاتا ہے۔

اور (اشتراک علت سے) یہی حکم ہے کشف والہام کی جو کہ محتمل خطا ہیں مخالفت کا کہ اس کے خلاف کرنے سے عذاب اخروی تو نہیں ہوتا لیکن کچھ دنیوی ضرر لاحق ہو جاتا ہے اس کو یاد رکھو کیونکہ علماء کو اس کی بالکل مخالفت کو جائز بھی کہتے ہیں اور مشائخ اس کو بالکل حرام سمجھتے ہیں۔

○

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط (الاعراف آیت نمبر ۲۷)

وہ اور اس کا لشکر اس کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔

بعض کا جنات کو اصلی صورت میں دیکھنے کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے

روح میں ہے کہ یہ قضیہ مطلقہ ہے دائمہ نہیں پس اگر کوئی شخص جنات کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنے کا دعویٰ کرے خاص کر جبکہ مظنہ کرامت کا ہو اس کو فاسق اور جھوٹا نہ کہا جائے گا اور آیت کا حاصل صرف اتنا ہے کہ عادۃً اس طرح دکھائی نہیں دیتے۔

○

وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

---

[1] دکھ عذاب۔

اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ (الاعراف آیت نمبر ۲۹)

یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ کی عبادت اس طور پر کر اس عبادت کو خالص اللہ ہی کے واسطے رکھا کرو۔

اصلاح ظاہر و باطن کو جمع کرنے کا حکم اس آیت میں حکم ہے اصلاح ظاہر و باطن کو جمع کرنے کا اقیموا میں اوّل اور مخلصین میں ثانی کی طرف اشارہ ہے۔

○

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۳۳)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کی تم سند نہ رکھو۔

قوت بہیمیہ، قوت سبعیہ اور قوت نطقیہ یہ اشارہ ہے رذائل قوت بہیمیہ کی طرف اور بغی میں رذائل قوت سبعیہ کی طرف اور ان تقولوا میں رذائل قوت نطقیہ کی طرف۔

○

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ ۔ (الاعراف آیت نمبر ۴۰)

جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور اُن سے تکبر کرتے ہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے۔

احکام الٰہی کو جھٹلانے کا انجام روح میں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں ابواب ملکوت کشادہ نہیں ہوتے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ (الاعراف آیت نمبر ۴۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کام نہیں بتلاتے۔

شیخ مرید کی اصلاح میں اس کے تحمل سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

اس طرح شیخ بھی مرید کو باب اصلاح میں اس کے تحمل سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ (الاعراف آیت نمبر ۴۳)

اور جو کچھ ان کے دلوں میں غبار تھا ہم اس کو دور کر دیں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

کینہ طبعی غیر اختیاری دخول جنت سے مانع نہیں روح میں ہے کہ ان کے قلوب میں جو بمقتضائے طبیعت بعض معاملات دنیویہ کے سبب کچھ مخفی عداوت وکینہ تھا وہ نکال دیں گے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو کینہ طبعی غیر اختیاری ہو وہ دخول جنت

سے مانع نہیں۔

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ج (الاعراف آیت نمبر ۴۳)

اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتے۔

وصول الی المقصود وہی ہے اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وصول الی المقصود وہی ہے کبھی نہیں اور جس کسب کا ظاہراً کچھ دخل بھی ہے وہ کسب خود وہی ہے۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ط (الاعراف آیت نمبر ۵۰)

اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دے رکھا ہے۔

دائم بعد مرگ بھی باقی رہتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ چونکہ یہ کفار شکم کے بندے اور کھانے پینے کے حریص تھے تو اسی حالت میں مرے اور اس حالت پر ان کا حشر ہوا کہ کھانا اور پانی ہی مانگتے رہے۔

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دائم بعد مرگ بھی باقی رہتے ہیں۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ق (الاعراف آیت نمبر ۵۴)

پھر عرش پر قائم ہوا۔

استواء علی العرش کا مفہوم سلف کا مذہب ایسے نصوص میں تفویض مراد کی حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف ہے یعنی

جو استواء حق تعالیٰ نے مراد لیا ہے اور وہ حق تعالیٰ کی شان کے موافق ہے وہی مراد ہے اور اکثر حضرات صوفیاء کا یہی مذہب ہے۔

○

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط (الاعراف آیت نمبر ۵۴)

یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا۔

کلامِ الٰہی کا غیر مخلوق ہونا روح میں ہے کہ سفیان بن عیینہ نے اس سے کلام الٰہی کا غیر مخلوق ہونا مستنبط کیا ہے یعنی کلام حق اس کا امر تو یقیناً ہے اور امر کو مقابل فرمایا ہے خلق کا تو معلوم ہوا کہ وہ خلق سے منزہ[1] ہے اور یہ استدلال کچھ نہیں اس لیے کہ یہاں دوسری تفسیر بھی محتمل ہے جیسا کہ ابن حاتم نے روایت کی ہے کہ خلق تو ما تحت عرش کے ہے اور امر ما فوق عرش کے ہے۔

حاصل اس تفسیر ثانی کا یہ ہو سکتا ہے کہ خلق مادیات کے ساتھ خاص ہے تو کلام اللہ و امر کی مادیت کی نفی سے غیر مخلوق ہونا لازم نہیں آتا اور سے مجردات[2] پر عالم امر کے اطلاق کی صحت معلوم ہوتی ہے اور صوفیاء نے جو لطائف کو عالم سے امر کہا ہے اور اس کو فوق العرش بھی کہا ہے اس سے اس کی اصل نکل آئی یعنی فوق العرش کی تفسیر یہی ہے کہ وہ مادیات میں نہیں تو اس بناء پر صوفیاء کے ان احکام کی اصل سلف سے بھی معلوم ہوتی ہے ممکن ہے کہ وہ دوسری تفسیر محتمل یہ ہو کہ الامر تخصیص بعد التعمیم ہو یعنی پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور حکم کرنا بھی کہ ایک فرد ہے پیدا کرنے کی یعنی خطاب کو پیدا کرنا تو اس بناء پر اس میں صوفیاء کی یہ تائید نہ ہوگی۔

○

---

[1] پاک وصاف۔ [2] فرشتے۔ روحیں۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ (الاعراف آیت نمبر ۵۸)

اور جو سرزمین ستھری ہوتی ہے اس کی پیداوار تو خدا کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو خراب ہے اس کی پیداوار بہت کم نکلتی ہے۔

مسئلہ استعداد کی دلیل یہ اس شخص کی مثال ہے جس میں وعظ متاثر ہے اور جس میں مؤثر نہیں ہوتا۔ یعنی طیب الاستعداد کی دلیل ہے۔

○

أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْكُمْ (الاعراف آیت نمبر ۶۳)

اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی۔

اولیاء اللہ کے ساتھ محض معاصرت کے سبب نفرت اور یہی طریقہ ہے جاہلوں کا اپنے ہمعصر اولیاء کے ساتھ کہ محض معاصرت کے سبب ان سے منافرت کرتے ہیں۔

○

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ (الاعراف آیت نمبر ۶۶)

ان کی قوم میں جو آبرو دار لوگ تھے انہوں نے کہا کہ ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں۔

اکثر عوام کا عقلاء دین کو بیوقوف سمجھنا یہی طریقہ سفہاء کا پہلے سے چلا آیا ہے کہ عقلاء دین کو

سفیہ[1] کہا کرتے ہیں اس زمانہ میں بھی اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ تو ان حضرات کو اس کا صبر کرنا چاہیئے۔

○

وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوْا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۶۹)

اور ڈیل ڈول میں تم کو پھیلاؤ زیادہ دیا سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم کو فلاح ہو۔

قوت اور جسامت کی زیادتی بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے | اس سے معلوم ہوا کہ قوت اور جسامت کی زیادتی بھی حق تعالیٰ کی نعمت ہے تو دنیوی نعمتوں کی تحقیر زہد میں داخل نہیں جیسا بعض متشددین کا مذاق ہے۔

○

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ (الاعراف آیت نمبر ۷۳)

یہ اونٹنی ہے اللہ کی۔

ناقۃ اللہ میں اضافت تشریف کے لیے ہے | یہ اضافت تشریف کے لیے ہے جیسے مسجد کو بیت اللہ کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ حدیث میں جو آیا ہے انّ اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ۔ اس اضافت کی سہل توجیہات یہ ہو سکتی ہے۔

○

وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ۔ (الاعراف آیت نمبر ۷۴)

---

[1] بے وقوف۔

اور پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو۔

کسی صنعت میں مہارت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے | اس سے معلوم ہوا کہ کسی صنعت میں مہارت یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے ابھی وزادکم فی الخلق بصطۃ میں یہ مضمون گزرا ہے۔

○

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○ (الاعراف آیت نمبر ۷۹)

اس وقت صالح علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیرخواہی کی لیکن تم لوگ خیرخواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

سماعِ موتیٰ[1] کا عجیب استدلال | ظاہراً یہ خطاب بعد اہلاک کے ہے تو اس سے ظاہراً سماع موتیٰ معلوم ہوتا ہے جب تک کوئی دلیل قوی نفی نہ کرے۔

○

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الاعراف آیت نمبر ۸۰)

کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان میں نہیں کیا

منکر کی ایجاد اس کے اقتداء سے اشد ہے | فاحشہ کا عدم سبق کے ساتھ مقید کرنا اس پر دال

---

[1] مُردوں کا سننا

ہے کہ منکر[1] کی ایجاد اس کی اقتدا سے اشد ہے اور اسی سے بدعت کا درجہ سمجھ لو۔

○

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ (الاعراف آیت ۸۵)

اور لوگوں کا ان چیزوں میں نقصان مت کیا کرو۔

دوسرے اہلِ فضیلت کی تنقیص | مدلول نص پر اس کو بھی قیاس کیا جائے گا جس میں اکثر اہلِ علم مبتلا ہیں کہ دوسرے اہلِ فضیلت کے اس حق کی تنقیص کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ جو توقیر و اظہارِ فضیلت کا معاملہ کرنا چاہیئے نہیں کرتے۔

○

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۹۳)

پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں۔

مبغوضین پر ترحم نہ کرنا چاہیے | بجائے علیھم کے علی کفرین کہنا اشعار ہے کہ کفر کے سبب یہ لوگ مستحق تاسف کے نہ رہے اس سے معلوم ہوا کہ مبغوضین پر ترحم نہ چاہیے۔

○

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔ (الاعراف آیت نمبر ۹۶)

اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آئے اور پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔

نعم دنیویہ میں طاعت کو بڑا دخل ہے | اپنی مابعد والی آیت سے مل

---

[1] بے دین۔

کر اس پر دال ہے کہ نعم دنیویہ میں طاعت اور نقم نقویہ میں معصیت کو بھی دخل ہے خواہ وہ نعمت ونقمت حسی ہو یا معنوی۔

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (الاعراف آیت نمبر ۹۹)

سو خدا تعالیٰ کی پکڑ بجز ان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔

صاحب نسبت ہونے پر غرور کی مذمت اس میں وہ بھی داخل ہے جو اپنے صاحب نسبت ہونے پر مغرور ہو اور سلب نسبت سے خوف نہ کرے۔

فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ط (الاعراف آیت نمبر ۱۰۱)

پھر جس چیز کو انہوں نے اول میں جھوٹا کہہ دیا، یہ بات نہ ہوئی کہ پھر اس کو مان لیتے۔

اصرار اور عناد کی مذمت اس میں اصرار اور عناد کی مذمت ہے اور اس وقت یہ بلا مقتداؤں میں محبت ہو گئی کہ جس بات میں ایک بار انکار نکل جائے پھر باوجود ظہور[1] بطلان کے بھی اس کو کبھی نہ مانیں گے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۙ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

---

[1] باطل کا ظاہر ہونا۔

مِّنْ اَرْضِكُمْ ج (الاعراف آیت نمبر ۱۰۹، ۱۱۰)
قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے انہوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے باہر کر دے۔

باطل صورت میں اہلِ باطل صوفیوں کا اہل حق سے نفرت دلانا

فرعون نے موسیٰ کے طریق حق کو ایک باطل کی صورت میں ظاہر کیا یہی حال ہے اہل باطل کا گو وہ صوفی ہی کہلائیں عوام کو اہل حق سے نفرت دلانے کے لیے، ان کے حق کو بُرے بُرے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں۔

○

قَالَ اَلْقُوْا ج (الاعراف آیت نمبر ۱۱۶)
(موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا[1] کہ تم ہی ڈالو۔

بعض اوقات مشائخ کا کسی مصلحت سے معصیت کی اجازت دینا

موسیٰ علیہ السلام کا مقصود اس سے خود اذن دینا نہ تھا بلکہ اذن کو ان کے کفر کے ابطال اور اپنے معجزہ کے اثبات کا ذریعہ بنانا تھا ایسی ہی مصلحت سے بعض اوقات شیوخ ایسے امر میں اذن دے دیتے ہیں کہ ظاہر اس کا معصیت ہوتا ہے مگر اخیر میں اس میں کوئی مصلحت ہوتی ہے وہی مصلحت ان کو مقصود ہوتی ہے۔

○

فَلَمَّا اَلْقَوْا سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ (الاعراف آیت نمبر ۱۱۶)
پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی۔

---

[1] جادوگروں سے

مسمریزم کی حقیقت اس ناس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں چنانچہ سورہ طٰہٰ میں ہے یخیل الیہ۔ اور پس اس سے کئی امر مستفاد ہوئے۔ اول خوارق سے دھوکہ نہ کھانا کہ اہل باطل سے بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ ثانی سحر کی ایک قسم خیال میں تصرف کرنا بھی ہے اس میں مسمریزم بھی داخل ہے ثالث ایسی چیزوں سے متاثر ہو جانا کمال باطنی کے خلاف نہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام خائف ہوئے اور اہل حق کا ایسے امور پر یا ان کے ابطال پر قادر ہونا لازم نہیں۔

○

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجِدِيْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۲۰)

اور وہ جو ساحر تھے وہ سجدے میں گر گئے۔

اصل مدار طریق میں جذب من الحق میں ہے اس پر دال ہے کہ اصل مدار طریق میں جذب من الحق ہے اور اس پر اہل طریق کا اجتماع ہے۔

○

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ ۔ (الاعراف آیت نمبر ۱۲۹)

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا بہت جلد اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیں گے اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیں گے۔

مؤمنین کا غالب ہونا نعمائے عظیم ہے اس میں دلالت ہے کہ کفار کا مغلوب ہونا اور مؤمنین کا غالب ہونا نعمائے عظیم سے ہے پس ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ کفار کے ہاتھوں بمعنی عذر کے ذلت و خواری میں پڑا رہے۔

○

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ (الاعراف آیت نمبر ۱۳۶)
یعنی ان کو دریا میں غرق کر دیا۔

عقوبت دنیا کا سبب معلوم ہوا کہ عقوبت دنیویہ گاہے معصیت پر بھی مرتب ہو جاتی ہے۔

○

قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۳۸)
کہنے لگے کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔

دنیوی عادات میں بھی اہل باطل کے ساتھ تشبہ مذموم ہے حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کے جواب میں کہ ہمارے لیے بھی ہتھیار لٹکانے کو ایک درخت مقرر فرما دیجئے جیسے مشرکین نے کر رکھا ہے یہ آیت پڑھ دی تھی اس سے معلوم کو دنیوی عادات میں بھی اہل باطل کے ساتھ تشبہ مذموم ہے اور بدعات[1] زعمِ عبادات میں تو کیا پوچھنا ہے۔

○

فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ (الاعراف آیت نمبر ۱۴۲)
سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس شب ہو گیا۔

---

[1] عبادات کے زعم میں بدعات کرنا۔

ے خواجہ پندارد کہ دارد جاصلے
حاصلِ خواجہ بجز پندار نیست

چلہ کی دلیل اس میں اصل ہے چلہ کی جو مشائخ میں[1] اور مشاہد[2] البرکات ہے۔

○

وَ قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (الاعراف آیت نمبر ۱۴۲)

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہہ دیا تھا کہ میرے بعد ان لوگوں کا انتظام رکھنا۔

مریدوں کو بعض خلفاء کے سپرد کرنے کی اصل اس میں اس کی اصل ہے جو مریدوں کو بعض خلفاء کے سپرد کر دیتے ہیں۔

○

قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ (الاعراف آیت نمبر ۱۴۳)

ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

دنیا میں رویت الٰہیہ ممکن نہیں نص ہے اس میں کہ دنیا میں رویت الٰہیہ نہیں ہوتی جو شخص اس کا مدعی ہے یا دھوکہ میں ہے یا دھوکہ دیتا ہے اور شبِ معراج اس سے مستثنیٰ ہے۔

○

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ (الاعراف آیت نمبر ۱۴۶)

میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں

---

[1] عادی ہونا، خوگر ہونا۔ [2] رکنا، ٹھہرنا، دیکھنا۔

تکبر کرتے ہیں جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں۔

متکبرین کے ساتھ تکبر عبادت ہے | بغیر حق یہ ہے کہ غیر متکبر کے مقابلہ میں تکبر کرے اور متکبر کے مقابلہ میں تکبر کرنا یہ بحق ہے اور حقیقت میں صورۃً تکبر ہے حقیقۃً نہیں۔

○

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ (الاعراف آیت نمبر ۱۴۸)

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا ٹھہرایا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا۔

خوارق سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے | اس سے ثابت ہوا کہ خوارق سے دھوکہ نہ کھائے اور الم یروا سے معلوم ہوا کہ دلیل شرعی اس پر حجت قاضیہ اور اس پر راجح ہے۔

○

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ (الاعراف آیت ۱۵۰)

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے

حاجت کے وقت مرید پر غصہ جائز ہے | معلوم ہوا کہ حاجت کے وقت مرید پر غصہ جائز ہے

○

وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ (الاعراف آیت نمبر ۱۵۰)

اور جلدی سے تختیاں ایک طرف دیں۔

غلبہ حال عذر ہے | دین کے جوش میں یہ غصہ آیا معلوم ہوا کہ ایسا

تالیفات اکیم الامت تھانوی

غصہ بد خلقی نہیں جیسے بعض اہل اللہ کی عادت ہے کیونکہ یہ کہ اسی غلبہ میں ہوا۔

○

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ط (الاعراف آیت نمبر ۱۵۰)

اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔

شیوخ سے اجتہادی خطا ہو سکتی ہے

روح میں ہے کہ یہ گمان ہوا کہ انہوں نے روکنے میں کوتاہی کی۔

ہم نہیں کہتا ہوں کہ حالانکہ کوتاہی نہ تھی، اس سے معلوم ہوا کہ کاملین سے خطاء اجتہادی ہو سکتی ہے تو شیوخ غیر معصومین سے کیوں نہ ممکن ہوگی۔

○

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط (الاعراف آیت نمبر ۱۵۲)

جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی میں پڑے گی۔

دنیوی ذلت کبھی گناہ کے سزا میں ملتی ہے

معلوم ہوا کہ دنیوی ذلت کبھی سزا معصومیت کی ہوتی ہے۔

○

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ (الاعراف آیت نمبر ۱۵۶)

اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور ہی لکھوں گا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

بعض کے اس قول کا رد کہ کفار کا اخیر بھی رحمت و مغفرت ہے

پہلے جملے سے جو بعض نے استدلال کیا ہے کہ کفار کا اخیر بھی رحمت و مغفرت ہے دوسرا جملہ اس استدلال کو باطل کرتا ہے۔

○

اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۶۳)

جبکہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جبکہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا ان کے سامنے نہ آتی تھیں ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔

احکام شرعیہ کی مدافعت کے لیے حیلے کرنا مذموم ہے اس سے معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کی مدافعت کے لیے حیلے کرنا سخت مذموم ہے اور جن حیل کا مشروع ہونا وارد ہے وہ احکام شرعیہ کی تحصیل کے لیے (اصل عربی میں پوری تقریر ہے)

○

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۶۴)

اور جبکہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا تھا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کئے جاتے ہو، جن کو اللہ تعالیٰ بالکل ہلاک کرنے والے ہیں

تالیفات حکیم الامت تھانوی

یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں۔

جب نفع کی امید نہ ہو نہی عن المنکر کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے

مسئلہ یہ ہے کہ جب نفع کی امید نہ ہو، نہی عن المنکر کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے تو فائلین اول نے یاس کی وجہ سے وعظ چھوڑ دیا اور فائلین ثانی کو امید تھی اس لیے وہ کرتے رہے اور تحقیق یہ ہے کہ ساکتین کو بھی نجات رہی اب بھی اسی بناء پر اہلِ طریق کا مذاق مختلف ہے بعض اوّلین کے مشابہ ہے بعض دوسروں کے۔

○

وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ (الاعراف آیت نمبر ۱۶۸)

اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے۔

معصیت کے ساتھ نسبت ہو تو استدراج ہے

یہاں حسنات و سیئات سے مراد تنگی و فراخی ظاہری ہے اور کبھی حسناتِ باطنہ سے بھی ابتلاء کیا جاتا ہے مثلاً معاصی کے ہوتے ہوئے مواجید و اذواق حاصل ہوتے ہیں تو اس سے دھوکہ ہوتا ہے کہ میں حق پر ہوں حالانکہ وہ باطل پر ہے تو معصیت کے ساتھ اگر نسبت ہو تو وہ استدراج ہے اس سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔

○

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ (الاعراف آیت نمبر ۱۶۹)

پھر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ایسا ہی مال ان کے سامنے پھر آئے تو اسے لے لیتے ہیں۔

گمراہ صوفیوں کا حال روح المعانی میں ہے کہ یہی حال ہے ہمارے زمانہ کے بہت صوفیوں کا کہ شہواتِ دنیویہ پر یہود کی طرح گرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو مضر نہیں کیونکہ ہم واصل ہیں اور بعض کی حکایت سنی گئی ہے کہ وہ خالص حرام کھاتا تھا اور کہتا تھا کہ نفی و اثبات اس کے ضرر کو دفع کر دیتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

○

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ (الاعراف آیت نمبر ۱۷۲)

اور جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب نے اولاد آدم (علیہ السلام) کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ان سب نے جواب کہ کیوں نہیں۔

عہد الست سے متعلق حضرت ذوالنونؒ کا ارشاد حضرت ذوالنون سے اس کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا تم کو یاد ہے انہوں نے فرمایا گویا وہ میرے کانوں میں ہے اور بعض نے کہا کہ یہ تو کل کی بات ہے۔

○

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا۔ (الاعراف آیت ۱۷۵)

اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے کہ اس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر ان سے وہ بالکل ہی نکل گیا۔

سلوک میں داخل ہو کر پھر ہٹنے کا انجام روح میں طیبی سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس مثل میں غور کرے گا، اس کو یہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے گی کہ علماء بے عمل اس سے زیادہ قبیح حالت میں ہیں کہ دنیا کے مال و جاہ میں اور اس کی لذات میں کھپے ہوئے ہیں اور اسی میں بات اشارہ میں ہے کہ جو شخص بعد سلوک کے طریق سے ہٹتا ہے اس پر یہ وبال ہوتا ہے کہ وہ ارض طبیعت سفلیہ[1] کی طرف اہل ہوتا ہے اور ہوائے نفسانی[2] کا اتباع کرتا ہے، اور اہل اللہ کی شان میں زبان چلاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

○

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۱۷۹)

اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کئے ہیں جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ لوگ زیادہ بے راہ ہیں یہ لوگ غافل ہیں۔

---

[1] کمینی پاپست [2] خواہشاتِ نفسانی

اللہ تعالیٰ سے غفلت کا انجام اس کا مدلول لفظی تو یہ ہے کہ غفلت عن اللہ موجب ہے نار کا اور مدلول قیاسی یہ ہے جس کا مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ غفلت عن اللہ موجب ہے نار، حرص دنیا و شہوات کی جیسا کہ ذکر سے جنت، قناعت و انوار بڑھتے ہیں۔

○

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ج (الاعراف آیت نمبر ۱۸۸)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی کہ جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا۔

قدرتِ مستقلہ اور علمِ محیط مقبولین کو بھی حاصل نہیں یہ اس میں تصریح ہے کہ قدرت مستقلہ و علمِ محیط مقبولین سے منفی ہے اور جہلاء اپنے پیروں کے لیے ایسا گمان کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (الاعراف آیت نمبر ۱۹۴)

واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیئے کہ تمہارا کہنا کر دیں اگر تم سچے ہو۔

ندائے غیر اللہ بطور استغاثہ کے ناجائز ہے آیت کو اصنام کے بارے میں ہے بقرینہ مابعد الھم اجل الخ

لیکن حکم کا مناط ان کے عباد یعنی مملوک ہونے پر رکھا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نداء غیر اللہ بطور استغاثہ کے ناجائز ہے تو کہاں یہ آیت اور کہاں غالی جاہلوں کا فعل۔

○

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ (الاعراف آیت نمبر ۱۹۹)

سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جایا کیجئے۔

اخلاق کی ایک جامع آیت اس میں لوگوں کے ساتھ تسامح[1] اور ان کو شفقت سے تعلیم اور جاہلوں کے ساتھ حلم کرنے کی تعلیم ہے حضرت جعفر صادق رضؓ کا ارشاد ہے کہ اس سے زیادہ اخلاق کی کوئی آیت، جامع نہیں۔

○

وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○ (الاعراف آیت نمبر ۲۰۰، ۲۰۱)

اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

---

[1] آسانی، درگزر

کاملوں کو بھی وسوسہ آنے کا امکان اور اس کا علاج اس میں کاملوں کو وسوسہ آنے کے امکان کی مع اس کے علاج یعنی استعارہ اور تذکر امر و نہی کی تصریح ہے۔

○

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ (الاعراف آیت ۲۳)

اور جب آپ کوئی معجزہ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے۔

امورِ غیبیہ غیر اختیاری ہیں اس میں تصریح ہے کہ امور غیبیہ غیر اختیاری ہیں اس لیے وہ کمال اتباع ہے وحی کا اس کے ہوتے ہوئے کرامات کی تلاش جہل ہے۔

○

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۲۰۴)

اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

شیخ کے ارشاد کے وقت مرید کو خاموش رہنا چاہیئے مجاہدؒ سے مروی ہے کہ یہ آیت کہ صلوٰۃ و خطبہ کے باب میں ہے اور خطبہ کے حکم میں شیخ کا ارشاد بھی ہے پس مرید کو اس وقت خاموش ہو کر سننا چاہیئے۔

○

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ ۔ (الاعراف آیت نمبر ۲۰۵)

اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور زور کی آواز کے نسبت کم آواز کے ساتھ ۔

ذکرِ خفی اور جہرِ معتدل کا ثبوت اوّل ذکر خفی ہے دوسرا جہر معتدل ہے (جیسا اس کی تقریر اصل میں ہے)

○

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (الاعراف آیت نمبر ۲۰۵)

اور اہلِ غفلت میں شمار مت ہونا

ذکر کی ایک قسم فکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک قسم ذکر کی یہ بھی ہے کہ غفلت نہ ہو یعنی فکر ہو، اگرچہ اس میں حرکت زبان کی اصلاً نہ ہو نہ خفی اور نہ جلی، روح کے باب میں اشارہ ہے کہ سالک کا معاملہ شیخ کی رائے پر ہے کبھی وہ جہر تجویز کرتا ہے اور علاج علاج وہی جانتا ہے ۔

○

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ ۔ (الاعراف آیت نمبر ۲۰۹)

یقیناً جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔

اصلاح کے لیے زوالِ کبر پہلی شرط ہے تکبر سے بری ہونے کے دوسری طاعات پر مقدم کرنے میں اس پر دلالت ہے کہ زوالِ کبر باقی اصلاح کی گویا شرط ہے ۔

○

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط (الانفال آیت ۲ تا ۴)

پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں۔

اوصافِ سالکین یہ آیت جامع ہے اوصافِ سالکین کی یعنی حال بھی کہ وجل ہے اور عقائد بھی کہ ایمان ہے اور عمل باطنی بھی کہ توکل ہے اور عمل ظاہر بھی کہ صلوٰۃ اور انفاق ہے اور اس پر نص ہے کہ ایمان کامل ان سب اوصاف کو جمع کرنا ہے اور چونکہ صوفیاء ان سب اوصاف کے جامع ہیں اس سے ان کا کامل الایمان ہونا ثابت ہوگیا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

○

(۱) كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ص وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ (الانفال آیت نمبر ۵)

(۲) وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ ۔ (الانفال آیت نمبر ۷)

(۱) جیسا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب نے آپ کے گھر سے مصلحت کے ساتھ آپ کو روانہ کیا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کو گراں سمجھتی تھی۔

(۲) اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے ان دو جماعتوں

میں سے ایک کا وعدہ کرتے تھے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آجائے۔

نفع بصورت ضرر اور کبھی ضرر بصورت نفع ہوتا ہے | اوّل آیت سے معلوم ہوتا ہے

کہ کبھی نفع بصورت ضرر ہوتا ہے اور ثانی سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ضرر بصورت نفع ہوتا ہے اور عارفین اس کو ہر وقت اپنے معاملات اور احوال میں مشاہدہ کرتے ہیں۔

○

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ (الانفال آیت نمبر ۱۰)

اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس کے لیے کی کہ بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اسباب میں حکمتیں | اس پر دال ہے کہ باوجود اسباب کے غیر مؤثر ہونے اور مسببات کے منجانب اللہ ہونے کی پھر بھی اسباب میں حکمتیں ہیں۔

○

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ (الانفال آیت نمبر ۱۱)

اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم پر اونگھ کو طاری کر رہا تھا، اپنی طرف سے چین دینے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے

اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمہارے پاؤں جما دے۔

سکینہ، قوتِ یقین اور استقامت کا اثبات

نزول سکینہ سے قویٰ بدنیہ اذ یغشیکم النعاس وصفات نفسانیہ کا سکون۔ وینزل علیکم الی رجز الشیطٰن حق تعالیٰ کی طرف سے امن شیطان کا وسوسہ اور تخویف ولیربط علیٰ قلوبکم یعنی قوت یقین سے قلب کو قوی فرما دے۔ اور تمہارے قلب کو قرار بخش دے۔

ویثبت به الاقدام وجہ یہ کہ خوفناک مواقع میں شجاعت وثابت قدمی قوت یقین کے ثمرات سے ہے کذا فی الروح۔ پس آیت میں چند امور کا اثبات ہے جو صوفیاء کے نزدیک معتبر ہے۔

○

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال آیت نمبر ۱۷)

سو تم نے ان کو قتل نہیں کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی۔

فنا مع البقاء روح میں ہے کہ پہلے جملے میں فناء افعال کی طرف ہدایت ہے کہ ان سے فعل کو بالکلیہ سلب کر لیا گیا اور دوسرے جملہ میں فناء کے ساتھ بقاء کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقاء پر تھے اسی لیے امیت کی نسبت ثابت بھی کی گئی ہے اور اس کی نفی بھی کی گئی ہے اور لکن اللہ رمٰی میں اشارہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بنفسہٖ رامی نہ تھے بلکہ رامی باللہ تھے اور چونکہ صحابہؓ (اس وقت) اس مقام میں نہ تھے تو ان کی طرف کوئی فعل منسوب نہیں کیا گیا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الانفال آیت نمبر ۱۹)
اور واقعی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

مؤمنین کے لیے بشارت | اس میں معیت کا اثبات ہے۔

○

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۳)
اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی خوبی دیکھتے تو ان کو سُننے کی توفیق دیتے اور اگر ان کو اب سنا دیں تو ضرور روگردانی کریں گے بے رُخی کرتے ہوئے۔

مسئلہ استعداد اور اس کا زائل ہونا | یعنی استعداد مراد سماع تفہم ہے یعنی باوجود عدم علم بالخیر یعنی عدم خیر کے لتولوا یعنی منتفع نہ ہوں تو وہ زائل ہوجاتا ہے وھم معرضون (یعنی بالذات) کذا فی الروح۔ (پس اس میں اثبات ہے مسئلہ استعداد کا) اور اسی طرح بعد کی آیت (وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ) کا حاصل بھی یہی ہے کہ پھر استعداد زایل ہوجائے گی۔ فرصت کو غنیمت سمجھو۔ کذا فی الروح۔

○

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۝ (الانفال آیت نمبر ۲۵)
اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو

لہ (اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آڑ بن جایا کرتا ہے آدمی کے اور اس کے قلب کے درمیان میں)۔

تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔

شوم صحبتِ بد یعنی بلکہ ان کو اور دوسروں کو بوجہ شوم صحبت کے شامل ہوگا یعنی جب مداہنت ہو۔

○

وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۔ (الانفال آیت نمبر ۳۴)

حالانکہ وہ لوگ اس مسجد کے متولی نہیں متولی تو سوائے متقیوں کے اور کوئی بھی اشخاص نہیں۔

تقویٰ کا شرطِ ولایت ہونا منصوص ہے بعض کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف ضمیر راجع ہے پس تقویٰ کا شرطِ ولایت ہونا منصوص ہے اور دوسری آیت سورہ یونس کی اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ بلا دوسرے احتمال کے اس میں نص ہے آج کل تارکین شریعت کو ولی سمجھا جاتا ہے انا للہ الخ۔

○

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ (الانفال آیت نمبر ۴۳)

وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خواب میں آپ کو وہ لوگ کم کر کے دکھلائے۔

اپنے شیخ کے کشف اور خواب پر بالکل جزم نہ کرنا چاہیئے آیت سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ بعض اوقات بعض واقعات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مخفی فرما لیتے ہیں اور غیر نبی کا تو کیا ذکر ہے (جیسا اس واقعہ میں ہوا کہ کفار تھے تو زیادہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوئے کم) سو اس شخص کا کیا حال ہے جو اس کو اپنے شیخ کے لیے جائز نہ سمجھے اور اس کے کشف اور خواب پر

جزم کرے اور یہ واقعہ تو منام میں تھا اور ایسا ہی بیداری میں ممکن ہے جیسا اس کے بعد والی آیت میں مذکور ہے۔ وَاِذْ یُرِیْکَمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا وَّیُقَلِّلُکُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ (اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں جبکہ تم مقابل ہوئے، ان لوگوں کو تمہاری نظر میں کم کرکے دکھلا رہے تھے اور ان کی نگاہ میں تم کو کم کرکے دکھا رہے تھے)

○

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ (الانفال آیت نمبر ۴۷)

اور ان لوگوں کے مشابہ مت ہونا کہ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلاتے ہوئے نکلے۔

اولیاء کو اعداء اللہ کی مشابہت سے ممانعت اس میں مسلمانوں کو بطر اور ریا میں ان کے مشابہ ہونے سے نہی کی گئی ہے پس اولیاء کو اعداء کی مشابہت سے ممانعت ہوئی۔

○

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ط (الانفال آیت نمبر ۴۸)

پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور یہ کہا کہ میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں میں ان چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتیں، میں تو خدا سے ڈرتا ہوں۔

اہلِ باطل کو کشف اور تمثل کا امکان اس واقعہ میں ابلیس سراقہ بن مالک کنانی کی صورت میں تمثل ہوگیا تھا پس آیت میں کئی مسئلوں پر دلالت ہے اول ابلیس کبھی گناہ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

کے وسوسہ کو بھی ترک کر دیتا ہے جیسا اس قصہ میں اوّل وسوسہ ڈالا۔ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ کہہ کر اس کو ترک کر دیا اور یہ ترک اس وقت ہوتا ہے جب دیکھتا ہے کہ بدوں میرے وسوسہ کے بھی انسان گناہ کرے گا۔ دوسرا مسئلہ اہلِ باطل کے لیے کشف کا ممکن ہونا چنانچہ ابلیس کو ملائکہ مکشوف بھی ہوئے جس کی خبر اس قول میں دی گئی إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ تیسرا مسئلہ تمثل کا امکان جیسا وہ کنانہ کی صورت میں متمثل ہوا تھا چوتھا مسئلہ خدائے تعالیٰ سے خوف طبعی کا کافی نہ ہونا جیسا شیطان کا خوف تھا اور اس نے إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ کہا، مطلوب خوف ایمانی ہے۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۙ (الانفال آیت نمبر ۵۳)

یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے حتیٰ کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے۔

معصیت کے سبب انوار و برکات کا منقطع ہونا اس کے عموم میں وہ صورت بھی داخل ہوگئی کہ سالک سے جب کوئی معصیت صادر ہو جاتی ہے یا کوئی طاعت ترک ہو جاتی ہے تو اس سے انوار و برکات مقصودہ دور ہو جاتے ہیں۔

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ (الانفال آیت نمبر ۵۷ تا ۶۰)

سو اگر آپ لڑائی میں ان لوگوں پر قابو پائیں تو ان کے ذریعہ سے اور لوگوں کو جو کہ ان کے علاوہ ہیں منتشر کر دیجئے تاکہ وہ لوگ سمجھ جائیں اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو آپ وہ عہد ان کو اس طرح واپس کر دیجئے کہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور کافر لوگ اپنے کو خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے یقیناً وہ لوگ عاجز نہیں کر سکتے اور ان کافروں کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو کہ اس کے ذریعہ سے تم رعب جمائے رکھو ان پر جو کہ اللہ کے دشمن ہیں۔

سیاسی تدابیر کمالِ باطنی کے منافی نہیں | اس میں دلالت ہے کہ سیاسی تدابیر کمالِ باطنی کے منافی نہیں جیسا بعض غلاۃ اہل رہبانیت خیال کرتے ہیں۔

○

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ (الانفال آیت نمبر ۶۳)

اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر سکتے۔

کسی صفت محمودہ کا پیدا کرنا شیخ کے اختیار میں نہیں | اس میں دلالت ہے کہ قلب میں کسی صفت محمودہ کا پیدا کرنا اختیار شیخ نہیں۔

○

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا (الانفال آیت نمبر ۶۶)

تالیفات: حضرت علامہ تھانوی

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے۔

ضعف مدار تخفیف ہے | اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ ضعف مدار تخفیف ہے پس شیخ پر لازم ہے کہ ضعیف کو مجاہدہ قویہ نہ بتلائے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ط (الانفال آیت نمبر ۶۷)

نبی کی شان کے لائق نہیں کہ ان کے قیدی باقی رہیں جب تک کہ وہ زمین میں اچھی طرح خونریزی نہ کرلیں۔

شیخ پر امتناع خطاء کا اعتقاد قبیح ہے | جب معصوم پر خطاء فی الاجتہاد جائز ہے تو غیر معصوم کا تو کیا پوچھنا، پس شیخ پر امتناع[1] خطاء کا اعتقاد اور ان کی معصیت میں ہر غامض[2] کا اعتقاد کس درجہ غلو قبیح ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (الانفال آیت نمبر ۶۸)

اگر خدا تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہو چکتا تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے اس کے بارے میں تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہوتی۔

حسنات الابرار سیئات المقربین | جس خطاء اجتہادی پر اجر وارد ہے اس پر عتاب اس مقولہ کی صحت

---

[1] خطاء کی روک [2] کلام پوشیدہ کا راز

کی دلیل ہے حسنات الابرار سیئات المقربین۔

○

اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ط (الانفال آیت نمبر ۷۰)

اگر اللہ تعالیٰ کو تمہارے قلب میں ایمان معلوم ہوگا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دے گا اور تم کو بخش دے گا۔

طاعات سے دنیا و آخرت کی برکات حاصل ہوتی ہیں | اس میں دلالت ہے کہ طاعت سے دنیا اور آخرت دونوں کے برکات حاصل ہوتے ہیں خواہ مال کی صورت میں یا باطنی احوال کی صورت میں۔

○

وَاَکْثَرُھُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا (التوبہ آیت نمبر ۹)

اور ان میں زیادہ آدمی شریر ہیں انہوں نے احکام الٰہیہ کے عوض متاع ناپائیدار کو اختیار کر رکھا ہے۔

اتّباعِ شہوات سبب ہے فسق و تمرد کا | دوسرا جملہ مستانفہ ہے جملہ سابقہ کے پس اس میں دلالت ہے کہ اتباع شہوات اور میلان الی اللذات سبب ہو جاتا ہے فسق و تمرد[1] کا۔

○

وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَیُذْھِبْ غَیْظَ قُلُوْبِھِمْ (التوبہ آیت نمبر ۱۴، ۱۵)

---

[1] سرکشی۔

اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو شفاء دے گا اور ان کے قلوب کے غیظ کو دور کرے گا۔

کاملین میں بھی امورِ طبعیہ رہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین میں بھی امورِ طبعیہ رہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے بعض آثار مطلوب بھی ہیں ورنہ صحابہؓ میں غیظ وغیرہ نہ ہوتا۔

○

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا (التوبہ آیت نمبر ۱۶)

حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں جہاد کیا ہو۔

مجاہدات کے بعد ثمرات اس پر دال ہے کہ عادت الٰہیہ یہ ہے کہ مجاہدات کے بعد ثمرات عطا کرتے ہیں۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ (التوبہ آیت نمبر ۲۳، ۲۴)

اے ایمان والو اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو رفیق مت بناؤ، اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان کے عزیز رکھیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ

رفاقت رکھے گا سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیں۔

تعلق مع اللہ بمقابلہ تعلق مع الخلق کے زیادہ رعایت کے قابل ہے

اس میں حق تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ تعلق مع اللہ بمقابلہ تعلق مع الخلق کے زیادہ رعایت کے قابل ہے۔

إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ۝ ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔ (التوبہ آیت نمبر ۲۵، ۲۶)

جبکہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرّہ ہوگیا تھا پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوئی اور تم پر زمین باوجود فراخی کے تنگی کرنے لگی پھر تم پیٹھ دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور دوسرے مؤمنین پر تسلی نازل فرمائی۔

ترکِ عجب نزول سکینہ کا سبب ہے | اس میں دلالت ہے کہ بندہ کو غیر اللہ پر نظر اور عُجب[1] نہ کرنا چاہیے

[1] اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور اس پر بھی دلالت ہے کہ ترک عُجب نزول سکینہ کا سبب ہوتا ہے جس کی تفاسیر کا حاصل یہ ہے کہ قلب کا قرار پانا اور راضی رہنا احکام قضا پر اور فنا خطوظ کے ساتھ حق تعالیٰ کی معیت کا مقام ہو جانا۔

○

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج (التوبہ آیت نمبر ۲۸)

اے ایمان والو مشرک لوگ نرے ناپاک ہیں۔ سو یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پاویں۔

اہلِ دنیا اور منکرینِ صوفیاء کی صحبت سخت مضر ہے | اسی پر قیاس کر کے مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جس شخص میں میلان الی غیر اللہ کی نفی ہوگی وہ حضرت حق کے لائق نہیں اور آیت میں جیسے اختلاط مشرکین سے ممانعت ہے اسی پر قیاس کیا جاتا ہے کہ اہلِ دنیا اور منکرین صوفیاء کی صحبت سخت مضر ہے۔

○

وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ط (التوبہ آیت نمبر ۲۸)

اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو خدا تم کو اپنے فضل سے اگر چاہے گا محتاج نہ رکھے گا۔

مصلحتِ دنیویہ تکمیلی مصلحت دینیہ میں مانع نہ ہونا چاہیے | اس میں دلالت

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) سلب ہو جائے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ نفس کا ایک خفی کید یہ ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ممتاز ہو کر رہے اور اس میں اس کو حظ آتا ہے یہ عجب ہے (شریعت و طریقت ص ۲۱۷)

ہے کہ مصلحتِ دنیویہ تکمیلِ مصلحتِ دینیہ میں مانع نہ ہونا چاہیے اور اگر مزاحم[1] ہو تو توکل سے خارج کرنا چاہیے۔

○

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ج (التوبہ آیت نمبر ۳۰)

خدا ان کو غارت کرے۔

مستحق پر بددعا کرنا حسنِ خلق کے منافی نہیں | یہ بددعا ہے ہلاکت کی اور اس میں دلالت ہے کہ مستحق پر بددعا کرنا حلم و حسنِ خلق کے منافی نہیں۔

○

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا (التوبہ آیت نمبر ۳۱)

انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو اب بنا رکھا ہے۔

نصوص کے مقابلہ میں مشائخ سے تمسک کی مذمت | اس میں نصوص کے مقابلہ میں تقلید کرنے کی مذمت ہے جیسا جاہلوں کی عادت ہے کہ جب رسوم منکرہ سے منع کیا جائے تو اپنے مشائخ سے تمسک کرتے ہیں۔

○

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ (التوبہ آیت نمبر ۳۲)

وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ بدوں اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا دے مانے گا نہیں۔

---

[1] روکنے والا۔

خدائے کارساز پر نظر رکھ کر مخالفین کی زیادہ پرواہ نہ کرنا چاہیے

اس میں دلالت ہے کہ مخالفین کی زیادہ پرواہ نہ کرے اور خدائے کارساز پر نظر رکھے کہ وہ کافی ہیں۔

○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ (التوبہ آیت نمبر ۳۴)

اے ایمان والو اکثر احبار اور رھبان لوگوں کے مال نامشروع طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے باز رکھتے ہیں۔

جاہل پیر کا مریدوں کے نذرانے بند ہونے کے خوف سے حق چھپانا

یہی حال اس شخص کا ہے جو جاہل مریدوں سے نذرانے لیتا ہے اور منافع کے فوت ہونے کے اندیشہ سے ان سے حق کو چھپاتا ہے۔

○

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (التوبہ آیت نمبر ۳۴)

اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں۔

بخل کی مذمت اس میں بخل اور جمع مال کی مذمت ہے۔

○

فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ (التوبہ آیت نمبر ۳۶)

سو تم ان سب مہینوں کے بارے میں اپنا نقصان مت کرنا۔

اولیاء کے مزارات پر فجور اور بدعات کا صدور قبح میں اشد ہے

اے فی الشہر الحرم اس سے معلوم ہوا کہ از منہ مبارکہ میں اور اسی پر امکنہ مبارکہ کو قیاس کیا جاتا ہے معصیت کرنا قبح[1] میں اشد ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ اولیاء کے مزارات پر فجور اور بدعات کرتے ہیں جن کا عُرس کے موقع پر زیادہ صدور ہوتا ہے۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ ۔ (التوبہ آیت نمبر ۴۲)

اگر کچھ لگنے ہاتھ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی معمولی سا ہوتا تو یہ لوگ ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے۔

اللہ تعالیٰ کے محب کے امتحان کا طریقہ

اس میں اپنے نفس کے لیے امتحان کا طریقہ ہے کہ آیا وہ اللہ تعالیٰ کا محب ہے یا نہیں اور وہ طریقہ یہ ہے کہ جس امر میں کوئی نفع دنیوی نہ ہو اور مشقت ہو اس میں دیکھنا چاہئے کہ کیا رنگ ہوتا ہے کیونکہ عمل متضمن[2] نفع دنیوی دلیل محبت نہیں۔

وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ (التوبہ آیت نمبر ۴۲)

ابھی خدا کی قسم کھا جاویں گے اگر ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے، یہ لوگ اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔

---

[1] بُرائی۔ [2] مشتمل۔

مدعیانِ صلاح و تقویٰ کا دھوکہ یعنی جس طرح منافقین مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے سالک کو اس کا نفس جھوٹے دعووں سے دھوکہ دیتا ہے اور طاعات میں باطل عذر پیش کرتا ہے پس اس نفس کو یہی جواب دو، جو خدا تعالیٰ نے فرمایا یھلکون انفسھم، اسی طرح بہت سے مدعیان صلاح و تقویٰ دعووں میں ملمع[1] سازیاں کر کے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں کبھی صریحاً کبھی دوسری باتوں کے ضمن میں، ان سب کو واجب ہے کہ اس آیت کے مضمون میں غور کریں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (التوبہ آیت نمبر ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا۔ آپ نے ان کو اجازت کیوں دے دی تھی۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا عفو و کرم اس میں عفو کو شکایت سے پہلے ذکر فرمایا اور حق تعالیٰ کا باطن میں مقبولین کے ساتھ یہی معاملہ ہے کہ عین عتاب میں ان کو اپنا لطف دکھلاتے ہیں تاکہ ان کو وحشت نہ ہو اور اس میں ایسے شخص کے ساتھ خطاب کرنے کا ادب بھی بتلایا گیا ہے جس کی حرمت کی رعایت کی جائے۔

لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا۔ (التوبہ آیت نمبر ۴۳)

آپ نے ان کو اجازت کیوں دے دی تھی جب تک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے۔

شیوخ کو چاہئے کہ مریدوں کا عذر قبول کرنے میں بیداری سے کام لیں

---

[1] ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ دکھلاوہ۔

اس میں شیوخ کو تعلیم ہے مریدوں کے عذر قبول کرنے میں بیداری سے کام لیں کہ وہ عذر صحیح و واقع کے مطابق ہے یا اس میں کچھ فساد کی آمیزش ہے کیونکہ بہت سے مرید دھوکہ بھی دیتے ہیں پھر اس کا انجام ان ہی کے دین کی بے انتظامی ہے۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (التوبہ آیت نمبر ۴۴)

آپ سے رخصت نہ مانیں گے جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

شوق کا اثبات روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ مؤمن جب خیر کو سنتا ہے فوراً اس کی طرف دوڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حالت شوق سے پیدا ہوتی ہے اس میں شوق کا اثبات ہے۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبہ آیت نمبر ۴۶)

اور اگر وہ لوگ چلنے کا ارادہ کرتے تو اس کا کچھ سامان تو درست کرتے۔

تعطل عدم ارادہ کی علامت ہے اس میں دلیل ہے کہ تعطل علامت ہے عدم ارادہ کی، جیسے بہت سے لوگ اپنے نفس کے دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ طاعات کی رغبت کا دعویٰ ظاہر کرتے ہیں اور بالکل جھوٹے ہوتے ہیں چنانچہ کہا گیا ہے۔

ع اگر عشق ہوتا تو تدبیر کرتا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ط

(التوبہ آیت نمبر ۴۹)

اور ان میں بعضا شخص وہ ہے جو کہتا ہے کہ مجھ کو اجازت دے دیجئے اور مجھ کو خرابی میں نہ ڈالئے۔

نفس کا طاعات سے عجیب بہانہ | یعنی نساء روم کے فتنہ میں مجھ کو واقع نہ کیجئے اور یہی حالت ہے نفس کی کہ طاعات سے اس بہانہ پر عذر کرتا ہے کہ اس طاعت میں ایسا ایسا خطر ہے جس کا شر اس طاعت کی خیر سے اعظم ہے۔

وَلَا يَأْتُونَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى (التوبہ آیت نمبر ۵۵)

اور وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جی سے۔

معرفت نہ ہونے کے سبب اعمالِ صالحہ میں کسل

اس میں اشارہ ہے کہ یہ لوگ لذت عبودیت سے محروم اور مشاہدہ جمال معبود سے محجوب ہیں۔ محمد بن فضلؒ کا قول ہے کہ جس شخص کو امر کی معرفت نہ ہوگی وہ امر کی طرف کسل کے ساتھ اٹھتا ہے اور جس شخص کو امر کی معرفت ہوگی وہ امر کی طرف اس کو غنیمت اور راحت سمجھ کر اٹھے گا۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ (التوبہ آیت نمبر ۵۵)

سو ان کے اموال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں۔

اہلِ دنیا کے اموال اور زینت کو مستحسن نہیں سمجھنا چاہیئے

اس میں اہلِ ایمان کو اس سے تحذیر ہے کہ اہلِ دنیا کے اموال اور زینت کو مستحسن سمجھیں اور اس کے سبب آخرت کے عمل اور اس پر نظر کرنے سے محجوب[1] ہو جائیں۔

---

[1] پوشیدہ۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۔ (التوبہ آیت نمبر ۵۵)

اللہ کو صرف یہ منظور ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے ان کو دنیوی زندگی میں گرفتار عذاب رکھے ۔

دنیا کی چیزوں میں راحت سمجھ کر دنیا کی چیزیں جمع کرنیوالوں کو راحت نہیں

اس میں تنبیہ ہے کہ محبوبین جس کو راحت کے لیے جمع کرتے ہیں، اس میں ان کو راحت نہیں، اس کے جمع کرنے اور حفاظت کرنے میں محض مصیبتیں ہی جھیلتے ہیں پھر اس میں ان کو ثواب کا اعتقاد اور تعلق مع اللہ بھی نہیں، جس سے ان کی یہ مشقت سہل ہو جائے ۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗٓ لا (التوبہ آیت نمبر ۵۹)

اور ان کے لیے بہتر ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی رہتے جو کچھ ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور یوں کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے آئندہ اپنے فضل سے ہم کو اور دے گا اور اس کے رسول دیں گے ۔

اہلِ رضا کی علامت

روح میں ہے کہ اس میں صادقین و عارفین و مریدین کے آداب کی تعلیم ہے اور اہلِ رضا کی علامت یہ ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ کی طرف سے اس کو پیش آوے اس پر شاداں[1]

---

[1] یار جس حال میں رکھے وہی حال اچھا ہے ۔

ے خوشا حوادث پیہم و خوشا یہ اشکِ رواں
جو غم کے ساتھ ہو تو تم تو اس غم کا کیا غم ہے

رہے اور بلا سے متلذذ رہے ۔

○

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۔ (التوبہ آیت نمبر ۶۱)

اور ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ نبی کو ایذائیں پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہر بات کان دے کر سن لیتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ نبی کان دے کر تو وہی بات سنتے ہیں جو تمہارے حق میں خیر ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مؤمنین کا یقین کرتے ہیں اور آپ ان لوگوں کے حال پر مہربانی کرتے ہیں ۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ کرم

اذن سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہر جا بے جا بات کو قبول کر لیتے ہیں اور واقعی اور غیر واقعی میں فرق نہیں کرتے ۔ حق تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ آپ صرف حق کی بات قبول کرتے ہیں باقی غیر حق کو جو متکلم کے منہ پر رد نہیں فرماتے کہ آپ فرق نہیں کرتے بلکہ وجہ یہ ہے کہ آپ کی شان رحمت کی ہے کسی کو رسوا نہیں کرتے پس الذین اٰمنوا سے مراد ظہر والایمان ہے ھٰذا خلاصۃ فی الروح پس اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ کرم کا بیان ہے ۔

○

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ

(التوبہ آیت نمبر ۷۲)

اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے ۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عشّاق کا غایت مقصود رضاء الٰہی ہی ہے

روح میں اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ خود جنت میں جانے اور ہر قسم کی سعادت و کرامت پانے کا مبدا یہی رضا ہے نیز عشاق کا غایت مقصود ہی رضا ہے۔

○

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (التوبہ آیت نمبر ۷۵)

اور ان میں سے بعضے آدمی ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے عطا فرماویں تو ہم خوب خیرات کریں اور ہم خوب نیک کام کریں۔

ذوقِ محبت نہ رکھنے والے امتحان میں پورے نہیں اترتے

روح میں یہ اشارہ ہے ان لوگوں کی حالت کی طرف جن میں ذوقِ محبت تو ہے نہیں اور اپنے نفوس کے لیے بعض مقامات کو حاصل سمجھ جاتے ہیں پھر امتحان کے موقع پر پورے نہیں اترتے۔

○

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ (التوبہ آیت نمبر ۸۰)

یہ ایسے ہیں کہ نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جن کو بجز محنت و مزدوری کے اور کچھ میسّر نہیں ہوتا یعنی ان سے تمسخر کرتے ہیں۔

منکرینِ اولیاء کا حال یہی حال منکرین اولیاء کا ہے کہ ان کے ہر عمل اور ہر حال پر عیب گیری کرتے ہیں خواہ بڑے درجہ کا ہو یا چھوٹے درجہ کا ہو۔

وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ط (التوبہ آیت نمبر ۸۱)

اور کہنے لگے کہ تم گرمی میں مت نکلو۔

سُلوک سے روکنے والے اہلِ بطالت کا حال روح میں ہے ان ہی منافقین کی حالت کے مشابہ ان اہل بطالت کا حال ہے جو سالکین کو سلوک سے اس طرح روکتے ہیں کہ شدائد سلوک کو اور لذائذ دنیا کے فوت ہونے کو بیان کرتے ہیں۔

فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّ لْیَبْکُوْا کَثِیْرًا ج جَزَآءًۢ م بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ (التوبہ آیت نمبر ۸۲)

سو تھوڑے دنوں ہنس لیں اور بہت دنوں روتے رہیں، ان کاموں کے بدلہ میں جو کچھ کیا کرتے تھے۔

رونا اگر محبت یا خشیت سے ہو تو محمود ہے بعض نے اس کو امر کا صیغہ سمجھا پھر اس بناء پر سے شیوخ سے شکایت کی جاتی ہے کہ ہم کو رونا نہیں آتا، حالانکہ اس آیت میں مراد خبر بصورت انشاء ہے یعنی قیامت میں ان کو ہنسنا نصیب نہ ہوگا رونا ہی پڑے گا قرینہ اس کا جزاء بما کانوا یکسبون ہے، اور بکاء اگر محبت یا خشیت سے ہو محمود ضرور ہے یعنی محمود ہونا مامور بہ ہونے کو مستلزم نہیں، اس لیے کہ امر خاص ہے اختیاری کے ساتھ اور

بکاء غیر اختیاری ہے۔

○

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ (التوبہ آیت نمبر ۸۴)

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جئے۔

قبر پر کھڑے ہو کر دعا و زیارت کا نفع قیام علی القبر بغرض زیارت و دعا کو صلوٰۃ علی المیت کے ساتھ مقرون کرنا دلیل ظاہر ہے اس پر کہ نماز جنازہ کی طرح یہ قیام مذکور بھی میت کے لیے نافع ہے اور اسی لیے ایسے شخص کی قبر پر جو کہ اس کے نفع کا اہل نہیں قیام کرنے کو منع فرمایا گیا ہے اور یہ نفع قبر پر حاضر ہو کر دعا وغیرہ کرنے کا اس نفع سے زائد ہے جو غیبت میں دعا کرنے سے ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

○

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ (التوبہ آیت نمبر ۹۱)

کم طاقت لوگوں پر کوئی گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جن کو خرچ کرنے کو میسر نہیں جبکہ یہ لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ خلوص رکھیں۔

معذور نیت عمل کے سبب برکت سے محروم نہیں رہتا اس میں دلیل ہے اس پر کہ جو شخص کسی عذر کے سبب کسی عمل سے قاصر ہو مگر نیت اس کی یہ ہو کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو یہ عمل ضرور کرتا تو وہ برکات سے محروم نہیں رہتا۔

○

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا (التوبہ آیت نمبر ۹۷)

دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں۔

صحبتِ صالحین سے بعید ہونے سے مناسبت میں کمی ہوجاتی ہے

اس میں اشارہ ہے کہ صحبت صالحین سے بعید ہونے سے طریق خیر کے ساتھ مناسبت میں کمی ہوجاتی ہے اس لئے اہلِ طریق صحبت کا اہتمام بلیغ کرتے ہیں۔

○

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا ۔ (التوبہ آیت نمبر ۹۸)

اور ان دیہاتیوں میں سے بعض ایسا ہے کہ جو کچھ خرچ کرتا ہے اس کو جرمانہ سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو مالک سمجھنے سے خرچ کرنا غنیمت معلوم ہوگا

روح میں ہے کہ جو شخص اپنے کو مالک سمجھے گا، اس کو خرچ کرنا تاوان معلوم ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مالک سمجھے گا اور اپنے پاس اشیاء کو عاریت سمجھے گا اس کو خرچ کرنا غنیمت معلوم ہوگا۔

○

لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ (التوبہ آیت نمبر ۱۰۱)

آپ ان کو نہیں جانتے، ان کو ہم جانتے ہیں۔

اعمال قلب وغیرہ پر مطلع ہونے کا دعویٰ نازیبا ہے

روح میں ہے کہ اس آیت سے اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ امور خفیہ مثل اعمال قلب وغیرہ پر مطلع ہونے کا دعویٰ نازیبا ہے اور

اس قسم کی آیتیں قوی دلیل ہیں اس قسم کے اوپر جو بمجرد[1] صفاء قلب اور تجرد نفس کے کشف اور اطلاع[2] علی المغیبات کا دعویٰ کرنے لگتا ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب کی کلی نفی کی گئی ہے۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت نمبر ۱۰۱، ۱۰۲)

اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے مقر ہو گئے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے کچھ بھلے اور کچھ بُرے، اللہ سے امید ہے کہ ان پر توجہ فرمائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں گے اور ان کے لیے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں۔

اعتراف بالذنب کی فضیلت

یہ وہ لوگ تھے جن میں گناہ کا ملکہ راسخ نہ تھا اور ان میں نور استعداد باقی تھا اور اسی واسطے ان کی طبیعتیں نرم ہو گئیں اور ان کی یہ شان تھی کہ خلطوا عملا صالحا و اٰخر سیئا جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ نفس لوامہ کے مرتبہ میں تھے جس کا اتصال بالقلب اور اس کے نور سے منور ہونا، اس کا

---

[1] صفائی قلب میں منفرد و یکتا [2] غیب پر مطلع ہونا۔

ملکہ نہ ہوا تھا اور اسی لیے کبھی اس کا منقاد[1] ہو کر اعمال صالحہ کرنے لگتا تھا اور کبھی اس سے بھاگنے لگتا تھا اور وہ اسی بین حالت میں رہتا ہے جب تک کہ اس کا اتصال بالقلب قوی ہو کر اس کا ملکہ نہ ہو جائے اور جب ایسا ہو جائے تو پھر مخالفت سے نجات پا لیتا ہے اور شاید یہ ارشاد کہ عسی اللہ ان یتوب علیھم اسی طرف اشارہ کبھی اس کے اتصال القلب کے جانب کو دوسرے اسباب سے بھی ترجیح ہو جاتی ہے جیسا اس قول میں اشارہ ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا کیونکہ مال ہی تمام شہوات کا مادہ ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے اموال لینے کا حکم کیا گیا تاکہ اس کا اول مرحلہ تجرد ہو جس سے نفس کے قویٰ منکر ہوں اور اس کی خواہش اور صفات ضعیف ہوں اور صل علیھم میں امداد ہمت اور اضافہ انوار صحبت کا امر ہے اور ان صلوتک سکن لھم میں اس کا بیان ہے کہ یہ ہمت اور افاضہ ان پر نزول سکینہ کا سبب ہے۔ اور سکینہ کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ وہ ایک نور ہے جو قلب میں مستقر ہوتا ہے اور توجہ الی الحق پر اس سے اثبات ہوتا ہے اور بے استقلالی سے اس کے سبب نجات ہوتی ہے۔ یہ سب مضمون روح المعانی میں ہے اور ان آیات میں یہ امور بھی ہیں اعتراف بالذنب کی فضیلت معترف کا قبول عذر اعمال مثلاً صدقہ وغیرہ کی برکات۔ چنانچہ تزکیہ کو بواسطہ صدقہ کے آپ کی طرف منسوب کیا گیا شیخ کو یہ ارشاد کہ مرید کو تسلی دیا کرے اس قبول میں ان صلوتک سکن لھم۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ (التوبہ آیت نمبر ۱۰۶)

اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ خدا کے حکم آنے تک ملتوی ہے۔

---

[1] مطیع۔ فرمانبردار

بعض اوقات مرید کو خوف و رجا کے درمیان معلّق چھوڑنے میں حکمت

اس میں اس کی اصل ہے کہ بعض اوقات مرید کے معاملہ کو خوف و رجا کے درمیان معلّق چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے عذر کو نہ تو صریحاً قبول کیا جاتا ہے کہ اس میں نصیحت کا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور نہ صریحاً رد کیا جاتا ہے کہ اس سے اول تو حش ہوتا ہے پھر مایوسی پھر بُعد اور یہ سب اس کے لیے مضر ہیں اور اس معلّق رکھنے میں اس کی بہت سی مصلحتیں ہیں۔

○

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا (التوبہ آیت نمبر ۱۰۷)

اور بعضے ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی کہ ضرر پہنچاویں۔

دین کو اغراض فاسدہ کا آلہ بنانے کی مذمّت

اس سے اس فعل کی شناعت مفہوم ہوتی ہے جو دین کو اپنی غرض فاسد کا آلہ بنائے۔

○

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ (التوبہ آیت نمبر ۱۰۸)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی اس میں کھڑے نہ ہوں۔

امر مکروہِ شرعی کے سبب بننے سے بچنا ضروری ہے

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں پر نماز پڑھ لینا اس کی ترویج و ترقی کا سبب ہو جائے گا اور اس میں دلیل ہے کہ امر مکروہ شرعی سبب بننے سے بھی تحرز ضروری ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ (التوبہ آیت نمبر ۱۰۸) البتہ جس مسجد کی بنیاد اوّل دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اسمیں کھڑے ہوں۔

حصولِ جمعیت میں مکان اور زمان کی رعایت کو دخل ہے

وجہ اس کی یہ ہے کہ اس سے نفس میں صفاءِ وقت وطیب حال و ذوق وجدان کا اثر پیدا ہوتا ہے بخلاف اس کے جو خلاف تقویٰ پر مبنی ہو کہ اس میں کدورت اور تفرقہ اور قبض کا اثر نفس میں پیدا ہوتا ہے اور فیہ رجال یحبون ان یتطہروا میں اشارہ ہے کہ صالحین کی صحبت کو بھی اثرِ عظیم ہے کہ اس مسجد میں قیام کی ترجیح کی علت کے موقع میں اس کو بھی فرمایا اور اس مجموعہ سے یہ امر حاصل ہوا کہ حصول جمعیت میں مکان اور اخوان اور اہل طریق سے منقول ہے کہ اس کے ساتھ زمان کی بھی رعایت کو دخل ہے کذا فی الروح ملخصا۔

○

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (التوبہ آیت نمبر ۱۱۲)

وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے اور ایسے مؤمنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

حدود کو ضائع کرنے والے

روح میں ہے کہ اس آیت میں ان لوگوں کی بدحالی کا اظہار ہے جو اپنے کو سالکین کے زمرہ میں داخل سمجھتے ہیں اور پھر حدود کو ضائع کرتے ہیں اور ایسے کلمات کے ساتھ تکلم کرتے ہیں جو صوفیاء کے نزدیک بھی باطل ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى (التوبہ آیت نمبر ۱۱۲)

پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں۔

بغیر ایمان کے محض برکات کافی نہیں اس میں تصریح ہے کہ بدوں ایمان کے محض برکات کام نہیں آتے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے بڑھ کر کون سی برکت ہوگی پھر بھی یہ حکم دیا گیا۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ (التوبہ آیت نمبر ۱۱۴)

اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لیے دعا مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا۔

کسی عذر کے سبب شیخ کوئی ایسا منع کردہ کام کرے تو مرید کے سامنے اپنا عذر بیان کر دے۔

یہ دلیل ہے اس پر کہ اگر شیخ کسی فعل سے مرید کو منع کرے اور کسی عارض[1] سے وہ فعل خود کرنا پڑے تو مرید کے سامنے اپنا عذر اجمالاً یا تفصیلاً بیان کر دے تاکہ وہ اس کا اقتداء نہ کرے۔

حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا

---

[1] لاحق ہونے والا امر۔

رُحِبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط (التوبہ آیت نمبر ۱۱۵)

یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے۔

شیخ کے لیے مرید پر حسبِ مصلحت تشدّد جائز ہے | یہ قصہ اس پر دال ہے کہ مرید پر حسب مصلحت تشدّد جائز ہے۔

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ط (التوبہ آیت نمبر ۱۱۸)

پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تاکہ وہ آئندہ بھی رجوع رہا کریں۔

حق تعالیٰ شانہٗ کی اپنے مُحِبّین کے ساتھ عادت | حق تعالیٰ کی عادت اپنے مُحِبّین کے ساتھ جاری ہے کہ جب ان سے کوئی امر ان کے مقام منافی صادر ہو جاتا ہے تو ایک نوع کے حجاب سے ان کی تادیب کی جاتی ہے جب وہ تلخی چکھ چکتے ہیں تو ان پر کرم کی بارش فرمائی جاتی ہے۔ کذا فی الروح۔ ملخصاً۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (التوبہ آیت نمبر ۱۱۹)

اے ایمان والو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

صُحبتِ صالحین کی ترغیب | بعض نے معیت کی تفسیر مخالطت و مقارنت سے کی ہے کذا فی الروح۔ پس اس میں ترغیب ہے صحبت صالحین کی۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ط (التوبہ آیت نمبر ۱۲۲)

اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔

مہمِ دینی میں انتظام کا حکم | اس میں دلیل ہے کہ ہم دینی[1] کا انتظام ایسا ہونا چاہیئے کہ دوسری ضروریات میں جن میں امر معاش ہے مخل[2] نہ ہوں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ (التوبہ آیت نمبر ۱۲۳)

اے ایمان والو ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں۔

مجاہدہ کی ابتداء نفس سے کرنا چاہیئے | اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ چونکہ سب سے قریب تر نفس ہے ابتداءً اس سے مجاہدہ سے کرے۔

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ (التوبہ آیت نمبر ۱۲۶)

اور کیا ان کو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں ایک بار دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے ہی رہتے ہیں۔

بلا کی حکمت | اس سے بلا کی حکمت معلوم ہوتی ہے تاکہ مولیٰ کی طرف توجہ ہو۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

---

[1] دینی اہم کام [2] خلل ڈالنے والا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت نمبر ۱۲۸)
تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔

شیخ میں جن اوصاف کا ہونا لازم ہے | یہ صفات ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چونکہ شیخ بھی نائب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، اس لیے یہ صفات اس میں بھی ہونا ضروری ہیں۔

○

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا (سورۂ یونس آیت نمبر ۷)
جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں۔

دنیوی زندگی میں جی لگا بیٹھنا مذموم ہے | مذمت کا رضا بالدنیا و اطمینان بالدنیا پر مرتب کرنا ان دونوں کے مذموم ہونے پر دلیل ظاہر ہے۔

○

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ (سورۂ یونس آیت نمبر ۱۲)
اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارنے لگتا ہے لیٹے بھی، بیٹھے بھی، کھڑے بھی، پھر ہم جب اس کی وہ تکلیف اس

سے ہٹا دیتے ہیں تو پھر وہ اپنی پہلی حالت پر آجاتا ہے گویا جو تکلیف اس کو پہنچتی تھی اس کے ہٹانے کے لیے کبھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔

دعا و عبادت ایمان سے نہ ہو تو شرعاً نافع نہیں

روح میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی حالت ہے جنہوں نے مشاہدہ ربوبیت میں حقائق عبودیت کا ادراک نہیں کیا، ان پر جب بلا آتی ہے تو تضرع کرنے لگتے ہیں اور جب بلا دور ہو جاتی ہے تو گویا بے تعلق ہو جاتے ہیں اور اگر عارف ہوتے تو برابر تضرع اور عبودیت کرتے رہتے۔

بحاصلہ اگر انسان سے مُراد کافر لیا جائے تو اس پر دال ہے کہ دعا و عبادت اگر ایمان سے نہ ہو بلکہ محض اضطرار سے ہو تو (شرعاً) نافع نہیں اور ایسی ہی دعا و عبادت اس آیت میں مذکور ہے فَلَمَّا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔ (پس جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں)

حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۖ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ (سورہ یونس آیت نمبر ۲۲)

یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں ان پر ایک جھونکا ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ آگھرے سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔

مصیبت کے وقت غیر اللہ کو پکارنا زیادہ قابل افسوس ہے

روح میں ہے کہ تم کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ حال ہے ایسے وقت میں بزرگوں کو پکارتے ہیں۔
تو اس حیثیت سے یہ لوگ ان مشرکین سے بھی زیادہ قابلِ افسوس ہوئے۔

○

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ط (سورہ یونس آیت نمبر ۲۶)
جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید براں بھی۔

رویت باری تعالیٰ تمام اخروی نعمتوں سے بھی افضل ہے

حدیث مسلم میں اس کی تفسیر رویت باری تعالیٰ سے آئی ہے اور اس کو زیادت فرمانا اس پر دلیل ہے کہ یہ تمام نعم اخرویہ[1] سے افضل ہے۔

○

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ط (سورہ یونس آیت نمبر ۳۶)
اور ان میں سے اکثر لوگ صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں۔

علماءِ رسوم کا حال روح میں ہے کہ اس سے علماء رسوم بہت کم محفوظ ہیں چنانچہ اکثر اہل ظاہر متکلمین کے دلائل (ذات وصفات کے متعلق) متعارض پائے جاتے ہیں (جو شان ہوتی ہے ظنیات کی) پس جو شخص اس سے بچنا چاہے وہ سلف کا اتباع کرے اور فلسفیات میں مشغول نہ ہو جس سے بجز شک بڑھنے کے کچھ حاصل نہیں۔

○

---

[1] آخرت کی نعمتیں۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيْلُهٗ ط (سورہ یونس آیت نمبر ۳۹)

بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز ان کو اس کا اخیر نتیجہ نہیں ملا۔

بزرگوں کے کلام سے منکرین اہلِ حجاب کی عادت روح میں ہے یہ اُن کی مذمت ہے اس پر کہ وہ قبل تامل وتدبر واطلاع علی الحقیقت کے تکذیب حق میں مسارعت کرتے ہیں اور یہی عادت ہے منکرین اہل حجاب کی بزرگوں کے کلام کے ساتھ کہ نہ ان میں غور کرتے ہیں نہ ان اصطلاحات کو جانتے ہیں جن پر وہ کلام مبنی ہے اور اعتراض کر بیٹھتے ہیں، ان کو تو اس حالت میں تحقیق اور تدبر کی ضرورت تھی۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ج اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس آیت نمبر ۴۱)

اور اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو یہ کہہ دیجیے کہ میرا کیا ہوا مجھ کو ملے گا اور تمہارا کیا ہوا تم کو ملے گا تم میرے کئے ہوئے کے جواب دہ نہیں ہو اور میں تمہارے کئے ہوئے کا جوابدہ نہیں ہوں۔

اہلِ طریق کی مناظرہ میں عادت یہی عادت ہے اہل طریق کی مناظرہ میں جس وقت وہ خصم کی جانب سے ضد اور ہٹ دیکھتے ہیں بخلاف الفاظ پرستوں کے کہ وہ مناظرہ کے موقع پر کبھی ایسی بات نہ کہیں (بلکہ اس کے کہنے کو ہار نہ سمجھیں)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ (یونس آیت نمبر ۴۷)
اور ہر امت کے لیے ایک حکم پہنچانے والا ہے۔

غیر معلوم الحال اقالیم کے لوگوں سے کف لسان کیا جائے

محققین نے اس سے اخذ کیا ہے کہ قرون اولیٰ میں جو لوگ غیر معلوم الحال ایسے اقالیم گزرے ہیں جن میں رسولوں کا مبعوث ہونا معلوم نہیں ہوا، احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے کف لسان کیا جائے احتمال ہے کہ وہ رسول ہوں کیونکہ ظاہر تو یہ ہی ہے کہ وہاں کی امت بھی رسول سے خالی نہیں رہی (بعض اکابر اہل طریق نے اس احتیاط اور احتمال کی تصریح فرمائی ہے)۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ (یونس آیت نمبر ۵۷)
اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں، ان کے لیے شفاء ہے۔

امراضِ قلوب اس پر دلیل ہے کہ قلوب میں بھی امراض ہوتے ہیں۔ اور وہ امراض بدن[1] سے اشد ہیں جیسے شک و نفاق و حسد وغیرہ۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ (یونس آیت نمبر ۵۸)
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ پس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے۔

---

[1] ع سخت بیماری ہے بیماری دل۔

خوشی کی حد یہی فرح کبھی اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ غایت انبساط سے اس فضل کے اظہار سے سکوت پر قدرت نہیں رہتی اور کبھی یہ اظہار ایسی صورت میں ہوتا ہے کہ وہ ظاہراً خلافِ ادب ہوتا ہے لیکن غلبہ حال سے معذور ہوتا ہے۔

○

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ (سورہ یونس آیت نمبر ۵۹)

آپ کہیئے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حصہ حلال قرار دے لیا۔

مباحات کو اپنے نفس پر اعتقاداً یا عملاً حرام کرنے کا رد

اس میں ان لوگوں پر رد ہے جو بعض مباحات کو اعتقاداً یا عملاً بطور تقشف و تزاہد کے اپنے نفس پر حرام کر لیتے ہیں البتہ جو شخص بطور معالجہ کے ترک کر دے وہ مستثنیٰ ہے۔

○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (سورہ یونس آیت نمبر ۶۳)

یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں۔

ولایت کے لیے کرامت شرط نہیں سورہ انفال میں آیت ان اولیاؤہ الا المتقون کے تحت جو لکھا گیا ہے اس کو دیکھ لو اور ولایت کا ایمان و تقویٰ پر مبنی کرنا اس کی دلیل ہے کہ ولایت کے لیے یہ شرط نہیں کہ اس کے ہاتھ پر کوئی کرامت بھی صادر ہوا کرے۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط (سورۂ یونس آیت نمبر ۶۵)

تمام تر غلبہ خدا ہی کے لیے ہے۔

مسئلہ مظہریت کی اصل اور دوسرے میں جو عزت نظر آتی ہے۔ وہ بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے اور اور اس کی عزت کا ایک مظہر ہے جیسے ضیاء حقیقۃً آفتاب کی صفت ہے اور زمین پر ایک گونہ تعلق کے سبب اس کا ظہور ہو جاتا ہے پس اس میں مسئلہ مظہریت کی اصل ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

○

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ط (یونس آیت نمبر ۶۷)

وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن بھی اس طور پر بنایا کہ دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے۔

رات کو کسی قدر سو رہنا اولیٰ ہے اس میں دلیل ہے اس پر کہ رات کو کسی قدر سو رہنا اولیٰ ہے کیونکہ اس میں مصلحت الٰہیہ کی موافقت ہے اور اس موافقت میں ظاہر ہے کہ ادب کی کیسی رعایت ہے۔

○

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۂ یونس آیت نمبر ۶۸)

کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کلام نہ کرنے پر استدلال اس میں ذات وصفات کے متعلق تخمینات ومجازفات سے خواہ وہ استدلالی ہوں یا ذوقی ہوں کلام کرنے پر انکار ہے اس میں اہل علم وتصوف غلطی

سے مبتلا ہیں ۔

○

كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (سورہ یونس آیت نمبر ۷۴)

اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتے ہیں ۔

فسادِ استعداد | یہ طبع وہی ہے جس کو فسادِ استعداد کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے ۔

○

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ (یونس آیت نمبر ۷۷)

حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے ۔

مشائخ اہلِ باطل کی بات میں برکت اور بقاء نہیں | یعنی اہل حق کے مقابلہ میں

اور اسی پر مشائخ اہلِ باطل کا حال قیاس کر لیا جائے کہ ان کی بات چلتی نہیں (یعنی اس میں برکت اور بقا نہیں) ۔

○

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (یونس آیت نمبر ۸۵)

اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا ۔

دعا توکل کے منافی نہیں | روح میں ہے کہ کوئی شخص یہ وہم نہ کرے کہ توکل دعا کے منافی ہے کیونکہ حاصل توکل کا یہ ہے کہ اسباب عادیہ پر نظر نہ ہو صرف مسبب پر نظر ہو اور اس اعتقاد کے ساتھ اگر اسباب کو اختیار بھی کرے تب بھی متوکل قرار دیا جائے گا۔ (تو اسباب غیر عادیہ کے ساتھ ان میں سے دعا بھی ہے تو توکل بدرجہ اولیٰ باقی رہے گا)۔

لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ (سورہ یونس آیت نمبر ۹۸)

جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا ۔

شیخ کی برکت سے فیض اس میں دلالت ہے اس پر کہ مرید پر کوئی ایسا فیض ہو جس کی خبر شیخ کو نہ ہو (جیسا حضرت یونس علیہ السلام کو ان کے قبول ایمان کی اطلاع نہ ہوئی) گو وہ فیض شیخ ہی کی برکت سے ہو (جیسا ان کا ایمان حضرت یونس علیہ السلام کی برکات سے تھا)

○

اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (یونس آیت ۹۹)

سو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں جس میں وہ ایمان ہی لے آئیں

تبلیغ کے بعد درپے ہونے کی ضرورت نہیں اس میں دلالت ہے کہ بعد تبلیغ کے درپے ہونے کی ضرورت نہیں ۔

○

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (یونس آیت ۱۰۱)

آپ کہہ دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں ہیں آسمانوں اور زمینوں میں ۔

خلق پر نظر کرنا نظر الی الحق کے منافی نہیں اس پر دلیل ہے کہ خلق پر نظر کرنا حق کے لیے نظر الی الحق کے منافی نہیں ۔

○

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا ۔ (سورۂ ھود آیت ۲)

تبلیغ کے بعد درپے ہونے کی ضرورت نہیں

تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کرواؤ وہ تم کو وقت مقرر تک خوش عیشی دے گا۔

حیوٰۃ طیبہ مراد اس سے حیوٰۃ طیبہ ہے جو ایسے شخص کے لیے مخصوص ہے جو ایمان اور عملِ صالح کے ساتھ موصوف ہو اور روح میں ہے کہ مراد اس سے امن اور راحت کی زندگی ہے اور یہ حدیث الدنیا سجن المؤمن اور حدیث اشد الناس بلاء الامثل فالامثل کے منافی نہیں کیونکہ امن سے مراد امن من غیر اللہ ہے اور راحت سے مراد حق تعالیٰ پر نظر رکھنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے خوش عیشی ہوتی ہے ایسا شخص مشقت کو نعمت سمجھتا ہے۔

○

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (سورہ ہود آیت ۶)

اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

توکل فی الرزق کی ترغیب عظیم اس میں ترغیب عظیم ہے توکل فی الرزق کی اور روح میں ہے کہ اگر اسباب کو اس اعتقاد کے ساتھ اختیار کرے کہ اللہ تعالیٰ مسبب ہے اور یہ اعتقاد نہ ہو کہ بدوں اسباب کے رزق حاصل نہیں ہوتا تو یہ توکل کے منافی نہیں خلاصہ یہ ہے کہ وثوق اور ربط قلب حق تعالیٰ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

○

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ (سورہ ہود آیت ۹ تا ۱۱)

اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھا کر اس سے چھین لیتے

تالیف: حکیم الامت تھانوی

ہیں تو وہ ناامید اور ناشکر ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اس پر واقع ہوئی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیں تو کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دکھ درد رخصت ہوا، وہ اترانے لگتا ہے شیخی بگھارنے لگتا ہے مگر جو لوگ مستقل مزاج ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہوتے۔

ہر حالت میں حق تعالیٰ شانہ پر توکل کرنا چاہیئے | روح میں ہے اس شکایت میں

اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو ہر حالت میں عیش ہو یا بلا ہو، حق تعالیٰ ہی پر وثوق اور توکل ہونا چاہیئے چنانچہ انسان کی طبعی حالت کو بیان فرما کر رحمت کے بعد شدت ہونے پر یاس و کفران اور مصیبت کے بعد نعمت ہونے سے فرح اور فخر کرنا ہے صابرین کو مستثنیٰ فرما کر مضمون بالا کی طرف مشیر ہے۔

○

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ ۔ (سورہ ھود آیت نمبر ۱۲)

سو شاید آپ ان احکام میں سے جو کہ آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجے جاتے ہیں بعض کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں اور آپ کا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے۔

شیخ اور مرید کے لیے ایک ضروری ہدایت | ترک بعض وحی سے مراد ترکِ تبلیغ بعض

وحی ہے اور سبب اس کا ضیق صدر ہے جو کلام سے مانع ہوتا ہے جبکہ متکلم مخاطب صحیح و محل قابل نہیں پاتا، اور یہ لعل ترجی طبعی کے لیے ہے گو اس کے مقتضا یعنی ترک کا وقوع نہیں ہوا تو اس میں دو امر پر دلالت ہوئی ایک یہ کہ مرید کو جب کلام شیخ کی طرف رغبت و توجہ نہیں ہوتی شیخ کا قلب منقبض

ہوجاتا ہے اور دوسرا یہ کہ اگر ارشاد ضروری ہو تو شیخ کو اس انقباض کے مقتضاء یعنی ترک کلام پر عمل نہ کرنا چاہیئے۔

○

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ ۔ (سورۂ ھود آیت نمبر ۱۴)

پھر یہ کفار تم لوگوں کا کہنا نہ کرسکیں تو تم یقین کرلو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اُترا ہے۔

خوارق کو قوّتِ اعتقاد میں خاص دخل ہے | یہ علم تو مؤمنین کو عجز کفار کے ظاہر ہونے کے قبل بھی حاصل تھا تو مراد اس سے علم کی قوت ہے تو اس میں دلالت ہوئی کہ خوارق کو قوّتِ اعتقاد میں خاص دخل ہے۔

○

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ (سورۂ ھود آیت نمبر ۱۵)

جو شخص محض حیات دنیوی اور اس کی رونق چاہتا ہے تو ہم ان لوگوں کے اعمال کو دنیا ہی میں پورے طور سے بھگتا دیتے ہیں اور ان کے لیے دنیا میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔

لذّاتِ نفسانیہ اور مواجید طبعیہ دنیا میں داخل ہیں | روح میں اس طرح کی تفسیر کی ہے کہ جو شخص اپنے عمل اخروی سے حیات دنیا کا مثل جاہ اور مدح کا قصد کرے ہم ان کو ان کے اعمال کی جزاء دنیا میں پوری دے دیتے ہیں بشرطیکہ ہم چاہیں۔ الخ

میں کہتا ہوں کہ اس کے عموم میں لذّاتِ نفسانیہ اور مواجید طبعیہ بھی

داخل ہو گئے کیونکہ یہ دنیا میں داخل ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ط (سورہ ھود آیت ۱۸)

اور ایسے شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

باطن میں فاسق اور ظاہر میں دعوٰی ولایت

اور اسی کی نظیر وہ شخص ہے جو اپنی وضع دعوٰی سے ولایت ظاہر کرتا ہو اور اولیاء اللہ کے کلمات کے ساتھ تکلم کرتا ہو مگر باطن میں فاسق اور جاہل ہو۔

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا (سورہ ھود آیت ۲۷)

اور ہم[1] دیکھتے ہیں کہ تمہارا اتباع انہی لوگوں نے کیا ہے جو ہم سے بالکل رذیل ہیں۔

ولایت شریف عرفی کے ساتھ خاص نہیں

اس میں اس شخص پر رد ہے جو ولایت کو شریف عرفی کے ساتھ خاص سمجھتا ہے البتہ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے شرفاء کے ساتھ خاص فرمایا ہے چونکہ اس میں وہ مصلحتیں ہیں جو نبوّت سے مقصود ہیں کہ لوگ ان کا اتباع کریں اور شرفاء کے اتباع سے اشرفاء کو بھی عار نہیں آتی۔

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ (سورہ ھود آیت ۲۸)

اور کیا ہم اس کو تمہارے گلے مڑھ دیں گے اور تم اس سے نفرت کئے جاؤ۔

منکر کو اہل اللہ سے استفادہ نہیں ہو سکتا

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ منکر

---

[1] یہ کفار سرداروں نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا تھا۔ احقر قریشی غفرلہٗ

کو اہلِ اللہ سے استفادہ نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ منکر رہے گا ان سے نہیں ہو سکتا۔

○

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ط (ھود آیت نمبر ۲۹)

اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال تو نہیں مانگتا۔

مصارفِ خیر کے لیے شیوخ کو چندہ کرنا نازیبا ہے | مشائخ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے

کیونکہ مال کی طلب لوگوں کو اس شاد سے قومی موانع سے ہے اور میری رائے میں تو مصارفِ خیر کے لیے چندہ کرنا شیوخ کو نازیبا ہے عقول ضعیف ہیں اور بخل و حرص غالب ہے حب دنیا کے ادنیٰ شبہ سے بھی لوگ شک میں پڑ جاتے ہیں اور امور خیر کا اللہ تعالیٰ کفیل ہے وہ ہمارے چندہ مانگنے پر موصوف نہیں۔

○

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ط (ھود آیت ۳۰)

اور اگر میں ان کو نکال بھی دوں تو مجھ کو خدا کی گرفت سے کون بچائے گا۔

طالب کے حقوق شیخ پر | اس میں طالب کے حقوق شیخ پر ہیں یعنی جو شخص حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اس سے اعراض نہ چاہیئے کیونکہ اس کی طرف حق تعالیٰ بھی متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے اعراض کرنا حق تعالیٰ سے اعراض کرنا ہے۔

○

وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ (ھود آیت نمبر ۳۱)

اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

صاحبِ ارشاد کا صاحبِ تصرف یا صاحبِ کشف ہونا ضروری نہیں

اس میں تصریح ہے کہ صاحبِ ارشاد کا صاحبِ تصرف یا صاحبِ کشف یا ضروریاتِ بشریہ میں عامۂ بشر سے ممتاز ہونا ضروری نہیں البتہ اس کا علم و عمل کے ساتھ متصف ہونا ضروری ہے۔

○

اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ (ھود آیت نمبر ۳۳)

اللہ تعالیٰ بشرطیکہ اس کو منظور ہو تا تمہارے سامنے لائے گا۔

محققین کی ایک شان اور ایسا کہنا یہی شان ہے محققین کی بخلاف اہلِ باطل کے کہ وہ ایسے دعوے کرتے ہیں کہ جو شخص میری مخالفت کرے گا اس کا ایسا حال ہوگا اور ایسا قال ہوگا۔

○

وَلَا یَنْفَعُکُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَکُمْ اِنْ کَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ ؕ (سورۂ ھود آیت نمبر ۳۴)

اور میری خیر خواہی تمہارے کام نہیں آسکتی گو میں تمہاری کیسی ہی خیر خواہی کرنا چاہوں جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو۔

ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں اس میں دلیل ہے اس پر کہ ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں۔

○

قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ ○ (ھود آیت نمبر ۳۸)

آپ فرماتے کہ اگر تم ہم ہنستے ہو تو ہم تم پر ہنستے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے ہو۔

جواب بالمثل سے انتقام لینا مکارمِ اخلاق کے منافی نہیں

اس میں دلالت ہے اس پر کہ جواب بالمثل سے انتقام لینا مکارمِ اخلاق کے منافی نہیں ۔

تالیف حکیم الامت مجدد تھانوی

○

وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ (ہود آیت نمبر ۴۳)

وہ کہنے لگا کہ میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لوں گا جو مجھ کو پانی سے بچالے گا ۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ آج اللہ کے قہر سے کوئی بچانے والا نہیں لیکن جس پر وہی رحم کرے اور نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ علیحدہ مقام پر تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے میرے ساتھ دار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت ہو ۔

اسبابِ مباشرت توکل کے منافی نہیں

اس میں دلیل ہے اس پر کہ اسباب ماذون فیہا کی مباشرت توکل کے منافی نہیں جیسے کشتی نوح میں سوار ہونا ۔ البتہ اسباب غیر ماذون[1] فیہا کی مباشرت منافی توکل ہے جیسے کنعان کا پہاڑ کی پناہ لینا ۔

○

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

---

[1] جس کی شرعاً اجازت نہیں ۔

عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۔ (ھود آیت نمبر ۴۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نوحؑ یہ شخص تمہارے گھر والوں میں نہیں یہ تباہ کار ہے ۔

صرف شرف نسب کافی نہیں

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ جب شرف نسب کے ساتھ صلاح نہ ہو وہ کالعدم ہے ۔

فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط (ھود آیت نمبر ۴۶)

سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست مت کرو جس کی تمہیں خبر نہیں ۔

مشتبہ حال دعا سے نہی ہے

یعنی جس کے صواب و غیر صواب ہونے کا علم نہ ہو تو یہ مشتبہ حال دعا سے نہی ہے اور جو امر معلوم الفساد ہو، اس کی دعا سے نہی بدرجہ اولیٰ مفہوم ہوگی ۔ کذا فی الروح اور اس سے ہمارے زمانے کے مشائخ کی دعاؤں کا حال معلوم ہوتا ہے کہ ان سے جس امر کے لیے دعا کی درخواست کی جائے وہ اس کے لیے دعا کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض سالکین بعض احوال و مواجید کی دعا کرتے ہیں حالانکہ ان کا ضرر و نفع کچھ معلوم نہیں ۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ ۔ (ھود آیت نمبر ۵۲)

اور اے میری قوم تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ، پھر اس کی طرف متوجہ رہو وہ تم پر خوب بارشیں برسا دے گا اور تم کو اپنی قوت دے کر تمہاری قوت میں ترقی دے گا ۔

تاسعہ عاشرہ

طاعات کو راحت دنیویہ اور خوش عیشی میں دخل ہے | اس میں دلیل ہے اس پر کہ

طاعات کو راحت دنیویہ اور خوش عیشی میں دخل ہے اور اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔

○

فَكِيدُونِي جَمِيعًا (ھود آیت نمبر ۵۵)

سو تم سب مل کر میرے ساتھ داؤ گھات کر لو۔

حضرت ھود علیہ السلام کا بڑا قوی توکل | اس سے حضرت ھود علیہ السلام کا بڑا قوی توکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپ ان تمام جبابرہ متمردین میں تنہا تھے پھر بھی آپ نے ان کی اور ان کے معبودوں کی کیسی مذمت کی اور ان کو کیسے مشتعل کر دیا۔

○

وَعَصَوْا رُسُلَهُ ۔ (ھود آیت نمبر ۵۹)

اور اس کے رسولوں کا کہنا نہ ماننا۔

بعض مقبولین کا انکار سب مقبولین کے انکار کی مانند ہے

ایک رسول کے عصیان کو سب رُسل کا عصیان اس لیے کہا گیا کہ مقصودِ سب کا واحد ہے اور اس میں اشارہ ہو گیا کہ بعض مقبولین پر انکار ایسا ہی ہے جیسے سب مقبولین پر کیونکہ ان سب کا مقصود ایک ہی ہے۔

○

أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝ (ھود آیت نمبر ۶۰)

خوب سُن لو رحمت سے دوری ہوئی عاد کو کہ ھود (علیہ السلام) کی قوم تھی۔

معاندینِ حق پر ہلاکت کی دعا کرنا کمال کے منافی نہیں | اس میں دلیل ہے اس پر کہ معاندین حق پر ہلاکت کی دعا کرنا کمال کے منافی نہیں۔

○

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ (ھود آیت نمبر ۶۹)
پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے۔

بعض حکمتوں کے سبب کاملین کو بھی کشف نہیں ہوتا | اس میں دو امر پر دلالت ہے ایک بعض آدابِ ضیافت پر کہ ٹھہرانے میں اکرام کرے پھر طعام سے اکرام کرے۔ دوسرے اس امر پر کہ بعض اوقات بعض حکمتوں کے سبب کاملین کو بھی کشف نہیں ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور اسی طرح لوط علیہ السلام نے اول وہلہ میں ملائکہ کو نہیں پہچانا۔

○

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ (ھود آیت نمبر ۷۴)
پھر جب ابراہیم علیہ السلام کا وہ خوف زائل ہوگیا اور ان کو خوشی کی خبر ملی تو ہم سے لوط علیہ السلام کی قوم کے بارے میں جدائی کرنا شروع کیا۔

مقامِ ادلال | روح میں ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ مجادلہ آثار مقام ادلال ہے۔

○

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ (ھود آیت نمبر ۸۸)
میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے

اور مجھ کو جو کچھ توفیق ہو جاتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

وظائف شیخ اس میں وظائف شیخ جمع کئے گئے ہیں کہ خلوص کے ساتھ اصلاح میں سعی بھی کرے اور اس سعی میں بھی توکل کرے نہ توکل کے سبب سے سعی چھوڑے اور نہ صرف سعی پر بھروسہ کرے۔

○

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ (ھود آیت نمبر ۱۰۶ تا ۱۰۸)

سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال سے ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ و پکار پڑی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے آپ کا رب جو چاہے اس کو پورے طور پر کر سکتا ہے۔ اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں سو وہ جنت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے۔

فناء نار کا بطلان سہل توجیہ اس کی یہ ہے کہ سعید و شقی سے مراد نیک کار اور بدکار لیا جائے خواہ مؤمن ہو یا کافر اور ما کو عن کے معنی میں کہا جائے پس معنی یہ ہیں کہ عاصی نار میں ہوگا مگر جس کو خدا چاہے یعنی ایمان لے آئے مگر مطیع جنت میں ہوگا مگر جس کو خدا چاہے یعنی اس کا خاتمہ کفر پر ہو جائے

تالیفات حکیم الامت تھانوی

پس اس میں دلالت ہے اس پر کہ طاعت پر ناز نہ کرے اور نہ عصیان میں مایوس ہو۔

اور جنہوں نے اس آیت سے فناء نار استدلال کیا ہے ان کے جواب میں اتنا کہہ دینا کافی ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پھر اجماع و قواطع اس کے خلاف پر اس کے بطلان کی مستقل دلیل ہے اور تفصیل اصل عربی میں ہے۔

○

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ (ھود آیت نمبر ۱۱۲)

تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس طرح کہ آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہے اور وہ لوگ بھی جو کفر سے توبہ کر کے آپ کے ہمراہی میں ہیں۔

حاصلِ استقامت حاصل استقامت کا یہ ہے کہ حقوق خلق و حق کا ادا کرنا اور کثرت کا وحدت میں اور وحدت کا کثرت میں مشاہدہ کرنا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استقامت اور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی اور۔

○

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود آیت نمبر ۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جائے۔

مداہنت اور ظالموں کی مجالست سے نہی اس میں مداہنت[1] اور باوجود قدرت کے نکیر نہ کرنا اور ان کی وضع اختیار کرنا اور ان کی تعظیم اور بدوں ضرورتِ شرعیہ

---

[1] اس چیز کے خلاف ظاہر کرنا جو دل میں ہو۔

کے ان کی محالست سب اس نہی میں داخل ہوگیا۔ کذا فی الروح۔

○

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ (ھود آیت نمبر ۱۱۴)

بے شک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو۔

طاعت کے ملکہ کے غلبہ سے معصیت کا مادہ مضمحل ہوتا ہے

یعنی انوار طاعت سے ظلمات معصیت کی دور ہوجاتی ہے کذا فی الروح اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ طاعت کے مادہ کے غلبہ سے معصیت کا مادہ مضمحل ہو جائے۔

○

وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ (ھود آیت نمبر ۱۱۹)

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسی واسطے سے پیدا کیا ہے۔

تخلیق انسان کی غایت تکوینیہ روح میں ہے کہ اس اختلاف کے لیے ان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ اس کے جمال یعنی لطف اور اس کے جلال یعنی قہر کے مظاہر ہوں۔ اور مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کے منافی نہیں ایک غایت تکوینیہ ہے ایک غایتِ تشریعیہ۔

○

وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ (ھود آیت نمبر ۱۲۰)

اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی حکایات جمع کرنے کا سبب | اس میں دلیل ہے کہ مقبولین کے قصص کو قلوب کی تثبیت و تقویت و تنشیط میں خاص اثر اور دخل ہے اسی لیے بزرگوں نے اولیاء کی حکایات جمع کرنے کا خاص اہتمام کیا ہے۔

○

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ○ (یوسف آیت ۴)

وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں ان کو اپنے روبرو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مرید کو اپنا ہر حال شیخ سے بیان کرنا چاہیئے | اس میں دلالت ہے کہ مُرید کو چاہیئے کہ اس کو جو حال یا وارد بیداری میں یا خواب میں پیش آئے اس کو اپنے شیخ سے بیان کر دے۔

○

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰٓی اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ط (سورہ یوسف آیت نمبر ۵)

انہوں نے فرمایا کہ بیٹا اپنی اس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا۔

اپنا حال غیر شیخ سے کہنے میں ضرر کا احتمال ہے | اس میں دلالت ہے کہ اپنا حال غیر شیخ سے نہ کہے کہ اس میں ضرر کا احتمال ہے گو ضرر اختلاف مقامات سے مختلف ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا ۔ (یوسف آیت نمبر ۸)

وہ وقت قابلِ ذکر ہے جبکہ ان کے بھائیوں نے یہ گفتگو کی کہ یوسف (علیہ السلام) اور ان کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں۔

شیخ اگر کسی مرید میں آثارِ رُشد زیادہ پائے تو اس سے زیادہ محبّت رکھ سکتا ہے

اس میں دلالت ہے کہ شیخ کو جائز ہے کہ کسی مرید کے ساتھ دوسرے مریدوں سے زیادہ محبت رکھے جبکہ اس میں اوروں سے زیادہ رُشد کے آثار پائے اور بعض اوقات ان مریدوں کو شیخ پر خطاء اجتہادی کا ویسا ہی گمان ہوتا ہے جیسا ان بھائیوں کو یعقوب علیہ السلام پر ہوا تھا۔

○

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ (سورہ یوسف آیت نمبر ۹)

تو تمہارے باپ کا رُخ خالص تمہاری طرف ہو جائے گا اور تمہارے سب کام بن جائیں گے۔

شیخ کی توجہ کو اصلاح میں بڑا دخل ہے

یہ دونوں جملے بقرینہ جزم امر کے جواب ہیں یعنی باپ کی توجہ تمہاری طرف خالص ہو جائے گی اور اس توجہ سے تمہاری درست حالی بڑھ جائے گی اور اگر اس درست حالی کو صلاحیت دینیہ پر محمول کیا جائے تو اس پر دال ہوگا کہ شیخ کی توجہ کو اصلاح حال مرید میں دخل عظیم ہے اور یہ مسئلہ مشہور ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ (سورہ یوسف آیت نمبر ۱۳)
آپ ان کو کل کے روز ہمارے ساتھ بھیجئے کہ ذرا وہ کھائیں کھیلیں۔

مرید کو کس صورت میں تفریحات جائز ہیں

بعض مفسرین نے اس کی تفسیر مسابقت وتیر اندازی سے کی ہے جس سے مقصود اعداد قوت لقتال العدو ہے اس کو لعب باعتبار صورت کے کہہ دیا ورنہ لعب حقیقی کی کہ عبث ہے یعقوب علیہ السلام اجازت نہ دیتے۔ میں کہتا ہوں کہ لعب حقیقی بھی جو کہ مباح ہو، جب اس میں یہ مصلحت ہو کہ اس سے نشاط ہوگا جو تحصیل علم وتکمیل عمل میں معین ہوگا، عبث نہیں اور اس صورت میں اس میں دلالت ہوگی کہ مرید کے لیے احیاناً ایسی تفریحات قولیہ یا فعلیہ میں ایسی ہی مصلحت کے لیے مشغول ہو جانا کچھ حرج نہیں۔

O

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ط (سورہ یوسف آیت ۱۸)
(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے

کشف وفراست کا ہمیشہ صحیح ہونا درست نہیں

یہ دو موقعوں میں ہے ابن عطیہ کا قول روح میں ہے کہ ایک جگہ ان کا گمان صحیح ہوا اور دوسری جگہ صحیح نہیں ہوا۔ اور ایسے شخص کو متہم[1] سمجھنا (بطور احتمال غالب کے) جس کے دوسرے افعال تہمت کا شبہ پیدا کرتے ہیں خاص کر باپ کا بیٹوں کے ساتھ، ایسا معاملہ موجب گناہ نہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ کشف وفراست کا ہمیشہ صحیح ہونا ضروری نہیں۔

---

[1] جس پر تہمت لگائی جائے۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ (یوسف آیت نمبر ۲۰)
اور ان کو بہت ہی کم قیمت میں بیچ ڈالا۔

خوفِ ضرر سے سکوت اختیار کرنا منافی کمال نہیں | جلالین میں ہے "اور یوسف علیہ السلام اس خوف سے ساکت رہے کبھی یہ بھائی ان کو قتل کر دیں"۔ اور قرآن سے بھی ظاہراً ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساکت رہے۔
اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر خوفِ ضرر سے انکار علی المنکر سے جیسا کہ یہاں بیع الحرام امر منکر تھا سکوت کرے تو منافی کمال نہیں۔

○

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ (سورہ یوسف آیت ۲۳)
یوسف (علیہ السلام) نے کہا اللہ بچائے وہ میرا مُنعِم ہے کہ مجھ کو کیسی اچھی طرح رکھا۔

اپنے محسن کی رعایت | یعنی عزیز میرا آقا ہے اور اس میں دلالت ہے کہ اگر اپنا محسن کافر بھی ہو اس کی بھی رعایت کرنا چاہیے اور اہلِ طریق اس میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

○

قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ (یوسف آیت نمبر ۲۶)
یوسف (علیہ السلام) نے کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو پھسلاتی تھی۔

اپنے ضرر کے احتمال کے وقت مخالف کے عیب بیان کرنے میں حرج نہیں

اس میں دلالت ہے کہ مخالف کا عیب ایسے وقت ظاہر کر دینا جب اخفاء سے اپنا ضرر محتمل ہو، مکارمِ اخلاق کے منافی نہیں۔

○

تالیفات حکیم الامت تھانوی

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۔ (سورہ یوسف ۳۰)
سو عورتوں نے جو ان کو دیکھا تو حیران رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔

مشاہدۂ حق کا اثر | روح میں ابن عطاءؒ سے منقول ہے کہ یہ تو مشاہدہ مخلوق کے غلبہ کا اثر ہے سو مشاہدہ حق کا کیسا کچھ اثر ہو سکتا ہے تو اگر ایسے شخص سے کوئی امر خلاف صادر ہو جائے اس پر اعتراض و انکار نہ کرے۔

○

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۔ (یوسف آیت نمبر ۳۷)
(یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تم کو کھانے کے لیے ملتا ہے میں اس کے آنے سے پہلے اس کی حقیقت تم بتلا دیا کرتا ہوں۔

بزرگوں کا اپنے کمالات بیان کرنے کا سبب | روح میں ہے کہ اگر کوئی عالم اپنے اوصاف اس لیے بیان کرے کہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں تو جائز ہے اور تزکیہ ممنوعہ میں داخل نہیں۔
اور بعض بزرگوں نے جو اپنے کمالات ظاہر کئے ہیں اور اس کی پرواہ نہیں کی کہ لوگ ان کو مدعی کہیں گے اس کا منشاء یہی ہے۔

○

وَقَالَ الَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۔ (سورہ یوسف آیت نمبر ۴۲)
اور جس شخص پر رہائی کا گمان تھا اس سے یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا بھی تذکرہ کرنا۔

ازالہ شدائد کے لیے کسی مخلوق سے استعانت کرنے میں مضائقہ نہیں

اس میں دلالت ہے کہ اگر ازالہ شدائد کے لیے کسی مخلوق سے استعانت کرے خصوص جس پر احسان کیا ہو کچھ حرج نہیں کیونکہ یہ اسباب مشروعیہ میں سے ہے اور اس کو احسان کا عوض چاہنا نہ کہا جائے گا احسان سے محبت سے پیدا ہو جاتی ہے اور یہ محبت سے یہ استعانت گوارہ ہوتی ہے۔

○

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ج (سورۂ یوسف آیت نمبر ۴۷)

آپ نے فرمایا تم سات سال متواتر غلّہ بونا۔

اہلِ طریق کی شان یوسف علیہ السّلام نے فوراً ہی اس کو ارشاد فرمانا شروع کر دیا اور اس پر ملامت نہ کی کہ تو نے میری فرائش اذکرنی عند ربك میں تقصیر کی اس سے غایت درجہ کا حلم و کرم معلوم ہوتا ہے اہل طریق کی بھی یہی شان ہونا چاہیئے کہ ایسے شخص کے حقوق میں بھی کمی نہ کریں جو ان کے حق میں کمی کرے۔

○

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ط (سورہ یوسف آیت نمبر ۵۰)

آپ نے فرمایا کہ تو اپنی سرکار کے پاس واپس لوٹ جا پھر اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔

مقتدا کی یہی شان ہے کہ تہمت کے ازالہ کا اہتمام کرے یہ اس لیے فرمایا کہ تہمت کا ازالہ ہو جائے اور مقتدا کو یہی مناسب ہے تاکہ اس کی دعوت الی الحق پر نفع مرتب ہو اور حدیث لاجبت الداعی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی تواضع ہے اور بیان ہے یوسف علیہ السلام کے کمال حلم و استقلال کا جیسا بہت سی حدیثوں میں دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے۔

○

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ج (سورہ یوسف آیت نمبر ۵۲، ۵۳)

یہ تمام اہتمام اس وجہ سے تاکہ عزیز کو یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اس کی آبرو میں دست اندازی نہیں کی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا اور میں اپنے نفس کو بری نہیں بتلاتا۔

اگر بہ ضرورت کمالات بیان کرنا پڑیں تو اس بیان کی حکمت بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے

مقصود یہ ہے کہ اس تحقیق میں حکمت واقع کا اظہار ہے نہ کہ علی الاطلاق یعنی ہر نقص سے یا علی الاستقلال یعنی بدون تحقیق حق کے نزاہت کا دعویٰ اور اس میں دلالت ہے کہ اگر اپنے کمالات کبھی بیان کرنا پڑیں تو اس بیان کی حکمت بھی ظاہر کر دینا بہتر ہے تاکہ ایہام سے محفوظ رہے۔

○

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ (یوسف آیت ۵۹)

تم دیکھتے نہیں کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا ہوں۔

اپنی خوش معاملگی کا اظہار کس مصلحت سے جائز ہے؟

اس میں دلالت ہے کہ اپنی خوش

معاملگی کا اظہار اگر اس سے اپنی مدح مقصود نہ ہو بلکہ اس میں کوئی مصلحت ہو، منافی تواضع نہیں۔

○

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا (یوسف آیت ۶۶)

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اس وقت تک ہرگز اس کو تمہارے ہمراہ نہ بھیجوں گا جب تک اللہ کی قسم کھا کر مجھ کو پکا قول نہ دو گے۔

تدبیرِ شرعی منافی توکل نہیں اس میں دلالت ہے کہ تدبیر ماذون فیہ توکل کے منافی نہیں۔

○

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ (یوسف آیت نمبر ۷۶)

ہم نے یوسف علیہ السلام کی خاطر یہ تدبیر فرمائی۔

کامل کے افعال، افعالِ حق ہیں اس میں اشارہ ہے کہ کامل کے افعال افعالِ حق ہیں۔

○

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ (یوسف آیت نمبر ۸۴)

اور ان سے دوسری طرف رخ کرلیا اور کہنے لگے ہائے یوسف افسوس۔

محبّت طبعیہ اور حبّ حق جمع ہوسکتی ہیں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ یہ منصب نبوت کے خلاف ہے کیونکہ معرفت کاملہ اس کے لوازم سے محبت کاملہ ہے اور اس کے ساتھ غیر کی گنجائش کہاں؟

جواب یہ ہے کہ یہ محبّت طبعیہ ہے اور یہ حبّ حق کے ساتھ جمع ہوسکتی ہے اور کاملین میں یہ محبّت ان کو حق تعالیٰ کی رضا سے غافل نہیں کرتی بلکہ اس میں معین ہوتی ہے جیسا یعقوب علیہ السلام کا یہ قول اس

تالیفات حکیم الامت تھانوی

پر دال ہے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (میں تو اپنے رنج وغم کی صرف اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں اور اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں، تم نہیں جانتے)

○

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط (یوسف آیت نمبر ۹۲)

(یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کہ نہیں تم پر آج کوئی الزام نہیں۔

مخلوق کو نظرِ حق سے دیکھنے کا اثر روح میں شاہ کرمانیؒ سے منقول ہے کہ جو شخص مخلوق کو نظرِ حق سے دیکھے گا وہ ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے گا اور جو شخص ان کو اپنی نظر سے دیکھے گا اپنی عُمر اِن کی بحث وتکرار میں ختم کر دے گا دیکھئے یوسف علیہ السلام کو چونکہ مجاریٔ[1] قضا کا علم تھا انہوں نے اپنے بھائیوں کا کس طرح عذر قبول کر لیا۔

○

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ (یوسف آیت نمبر ۹۴)

اور جب قافلہ چلا تو ان کے باپ نے کہنا شروع کیا کہ اگر تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو تو ایک بات کہوں مجھ کو تو یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے۔

اولیاء کے مکاشفات کا حال روح میں ہے کہ چونکہ ملاقات کا وقت آچکا تھا اس لیے یہ خوشبو مدرک ہوگئی اور جب وہ کنویں میں بہت ہی قریب تھے چونکہ وقت نہ آیا تھا یہ خوشبو مدرک[2] نہ

---

[1] قضا سے جاری ہونے والا امر [2] پہنچانے والی۔

ہوئی اور یہی حال ہے اولیاء کے مکاشفات کا۔

؎ گہے برطارم اعلیٰ نشینم
گہے برپشت پائے خود نہ بینم

O

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا ۔ (یوسف آیت نمبر ۱۰۱)

مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا۔

انبیاء علیہم السلام کا خوف اس سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں ایک باوجود عصمت اور امتناع کفر کے انبیاء علیہم السلام کا خوف کرنا دوسرے بعض تفاسیر پر شوقِ لقاء میں موت کی تمنا کرنا۔

O

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ۝ (یوسف آیت نمبر ۱۰۷)

اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔

اقسامِ شرک بعض نے ریا مراد لی ہے اور بعض نے نظر الی الاسباب واعتماد علی الاسباب سے تاویل کی ہے بعض نے خلق کی اطاعت خالق کی معصیت کے ساتھ مراد لی ہے بعض نے ہر قسم کے شرک کو اس میں داخل کیا ہے اس میں قبر پرستی ونذر لغیر اللہ اور غیر اللہ کے نافع وضار ہونے کا بھی اعتقاد آگیا اور بعض صوفیاء نے مطلق التفات الی غیر اللہ کو شرک کہا ہے۔

O

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ قف

عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا ۔ (یوسف آیت نمبر ۱۰۸)
آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں خدا طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں

داعی الی اللہ میں کن اوصاف کا ہونا ضروری ہے

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ داعی الی اللہ کو طریق ایصال کا ماہر اور حق تعالیٰ کی ذات وصفات کا عارف ہونا چاہیئے ۔

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ط (الرعد آیت نمبر ۴)

اور زمین میں پاس پاس مختلف قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں اور بعضے تو ایسے ہیں کہ ایک تنا سے اوپر جاکر دو تنے ہوجاتے ہیں اور بعضے میں دو تنے نہیں ہوتے اور سب کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پھلوں میں فوقیت دیتے ہیں ۔

ایک ہی شیخ کے مختلف الاستعداد مرید

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فاعل واحد بھی ہو تب بھی قوابل کے اختلاف فی الاستعداد سے ثمرات مختلف پیدا ہوتے ہیں ایسا ہی حال ہے قلوب[1] مختلف الاستعداد کا کہ باوجود مربی کے واحد ہونے کے ان

---

[1] مختلف صلاحیتوں والے دل ۔

میں حالاتِ مختلفہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ مربّی کے نہ اختیار میں ہے نہ اس کے بخل کی دلیل ہے۔

○

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ (الرعد آیت نمبر ۱۱)

واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت میں تغیر نہیں کرتا، جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت کو نہیں بدل دیتے۔

خود اپنی اصلاح کی فکر بہت ضروری ہے

روح میں نصر آبادیؒ سے منقول ہے کہ یہ حکم عوام و خواص سب کو عام ہے اور خواص کے لیے زیادہ کا فرض ہوتا ہے۔

○

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ (الرعد آیت نمبر ۱۴)

اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ ان کی درخواست کو اس سے زیادہ منظور نہیں کر سکتے جتنا پانی اس شخص کی درخواست کو منظور کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوتا ہے کہ وہ اس کے منہ تک آجائے اور وہ اس کے منہ تک آنے والا نہیں۔

غیر اللہ احیاء و اموات سے استغاثہ کرنے والوں کا نقصان

اس سے غیر اللہ احیاء و اموات سے استغاثہ کرنے والوں کا خسران معلوم ہوتا ہے اور یہ بلا کثرت سے پھیل گئی۔

○

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا (الرعد آیت نمبر ۱۵)

اور اللہ ہی کے سامنے سب سرخم کئے ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے۔

انقیادِ تشریعی وتکوینی اوّل انقیاد تشریعی ہے دوسرا انقیاد تکوینی۔

○

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ (الرعد آیت نمبر ۱۹، ۲۰)

پس نصیحت تو سمجھ دار لوگ ہی قبول کرتے ہیں، یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے جو کچھ انہوں نے عہد کیا ہے، اس کو پورا کرتے ہیں اور عہد کو توڑتے نہیں۔

عقلِ معتبر عقلِ معاد ہے اولوالالباب کو ان جملوں سے موصوف کرنا اس پر دلیل ہے کہ عقل معتبر عقل معاد ہی ہے اور ایسا ہی شخص عاقل کہنے کے لائق ہے گو دنیا سے ناواقف ہو۔

○

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ (الرعد آیت نمبر ۲۱)

اور یہ ایسے ہیں کہ اللہ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم کیا ہے ان کو قائم رکھتے ہیں۔

جملہ اوامر اور اہل حقوق روح میں ہے کہ اس میں سب اوامر آگئے اور اس عموم میں سب اہل حقوق داخل

ہیں یہاں تک کہ حضرت فضیل بن عیاض رح کا قول ہے کہ اگر کوئی سب نیک کام کرے اور اس کے پاس ایک مرغی ہو اس کا حق ادا نہ کرے وہ نکوکار نہیں میں کہتا ہوں کہ جب مرغی کے حق میں یہ کہا گیا ہے تو پیر کا کیا حق و ادب ہوگا ۔ جس میں سخت کوتاہی کی جاتی ہے ۔

○

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (الرعد آیت نمبر ۲۸)
خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے ۔

ذکرِ الٰہی اطمینانِ قلوب کا سبب ہے | روح میں ہے کہ اس اطمینان کا سبب ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے قلب پر فائز فرماتا ہے اور جس سے پریشانی اور وحشت جاتی رہتی ہے ۔

○

(۱) قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ (الرعد آیت ۳۶)
(۲) وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ (الرعد آیت نمبر ۳۷)

(۱) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیے کہ مجھ کو صرف یہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤں ۔

(۲) اور اگر آپ ان کے نفسانی خیالات کا اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم پہنچ چکا ہے تو اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

عبادات کسی سے ساقط نہیں ہوتیں | صریح ہے اس باب میں کہ عبادات کسی سے ساقط نہیں ہوتیں اور دوسرا ارشاد نص ہے اس باب میں کہ وہ امر ندب کا نہیں

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وجوب کا ہے جس کے ترک پر وعید ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (الرعد آیت نمبر ۳۸)۔

اور ہم نے یقیناً آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیبیاں اور بچے بھی دیئے۔

تعلقات اہلِ دولت منافیِ ولایت نہیں روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ کامل کو تعلقات اہلِ دولت و دنیا کے مضر نہیں ہوتے اور یہ منافی ولایت نہیں۔

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط (الرعد آیت نمبر ۳۸)

اور کسی پیغمبر کے اختیار میں یہ امر نہیں کہ ایک آیت بھی بدوں خدا کے حکم کے لائے۔

خوارق کے مطالبہ کی ممانعت اس میں خوارق کے مطالبہ کی ممانعت ہے اور جب انبیاء سے اس کی ممانعت ہے جن کا صاحبِ خوارق ہونا ضرور ہے تو اولیاء سے تو کب اجازت ہو گی جن کا صاحبِ خوارق ہونا بھی ضرور نہیں۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ج وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ (الرعد آیت نمبر ۳۹)

خدا تعالیٰ جس حکم کو چاہیں موقوف کر دیتے ہیں اور جس حکم کو چاہیں قائم رکھتے ہیں اور اصل کتاب انہیں کے پاس ہے۔

لوحِ محفوظ میں محفوظ کا مفہوم بعض نے اس کو سعادت وشقاوت پر محمول کیا ہے اور بعض سلف سے ایسی دعا منقول ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دفتر ملائکہ سے تو یہ محو ممکن ہے مگر علمِ الٰہی سے ممکن نہیں اور لوح محفوظ اگر علم الٰہی سے حاکی[1] ہے تو اس میں تغیر جائز نہیں اور اگر وہ ملائکہ کا دفتر ہے تو اس میں تغیر ممکن ہے اور محفوظ کے معنی یہ ہوں گے کہ تغیر خلق سے محفوظ ہے۔

○

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ابراہیم آیت نمبر ۴)

اور ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ ان سے بیان کریں۔

شیخ کے اوّل مخاطب اس کے خلفاء ہوتے ہیں اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ شیخ کے خلفاء وہی ہوتے ہیں جن کو ان کے ساتھ بہ نسبت تمام مستفیدین کے مناسبت زیادہ ہو اور شیخ کے اول مخاطب وہی ہوتے ہیں جیسے قرآن کا اول خطاب عرب کو ہوا پھر باقی اقوام کو۔

○

اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (ابراہیم آیت نمبر ۵)

اپنی قوم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لاؤ۔ (یہ ارشاد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوا)

تکمیل مرید میں شیخ کو عظیم دخل ہے باوجود اس کے کہ مخرج حقیقی حق تعالیٰ ہے پھر اخراج کی نسبت نبی

---

[1] حکایت کرنے والا۔

کی طرف کرنا قوی دلیل ہے اس کی کہ تکمیل مرید میں شیخ کو عظیم دخل ہے۔

وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ۝ (ابراہیم آیت نمبر۶)

اور اس میں تمہارے رب کی طرف ایک بڑا امتحان تھا۔

مؤمن کے لیے مصیبت بھی نفع اور تربیت ہے

اگر ذٰلک کا مشار الیہ سوءِ عذاب ہو اور بلا کی تفسیر انعام سے کی جائے تو آیت سے یہ معلوم ہوگا کہ مؤمن کے لیے مصیبت بھی نفع اور تربیت ہے۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ (ابراہیم آیت نمبر۹)

ان کے پیغمبر ان کے پاس دلائل لے کر آئے سو ان قوموں نے اپنے ہاتھ ان پیغمبروں کے منہ میں دے دیئے۔

سوءِ ادب خود ایک مستقل جرم ہے

روح میں جن سے ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پیغمبر کے منہ پر رکھ دیا تاکہ ان کو بولنے نہ دیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس کا قصداً ذکر کرنا حالانکہ اصل مقصود کے لیے قالوا انا کفرنا کافی تھا، اس کی دلیل ہے کہ سوءِ ادب کفر کے علاوہ ایک مستقل جرم ہے اسی واسطے اہل طریق سوءِ ادب سے سخت ممانعت کرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ج (ابراہیم آیت نمبر۲۲)

اور میرا تم پر تو اور کچھ زور نہیں چلتا تھا بجز اس کے کہ میں نے

تم کو بلایا تھا سو تم نے میرا کہنا مان لیا۔

شیطان کا زور صرف وسوسہ تک ہے | اس میں اس شخص کے عذر کا ابطال ہے جو کہتا ہے کہ میں کیا کروں کم بخت شیطان نے گناہ کرا ہی دیا اس سے واضح ہو گیا کہ یہ شیطان کا بجز وسوسہ کے اور کچھ زور نہیں۔

○

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط (ابراہیم آیت نمبر ۳۴)

اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر شمار کرنے لگو تو شمار میں نہیں لا سکتے۔

حق تعالیٰ شانہٗ کی نعمت اہلِ نار پر بھی ہے | یہ نعمت اہلِ نار تک پر ہے چنانچہ روح میں ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ کی روایت ہے کہ اہل نار پر بھی احسان ہے کیونکہ نار سے بھی زیادہ عذاب سے سزا دینے پر قادر ہے۔

○

وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ (ابراہیم آیت نمبر ۳۵)

اور مجھ کو میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے بچائے رکھے۔

کسی کو اپنے حال و کمال پر ناز نہ کرنا چاہیئے | اس میں دلالت ہے کہ انبیاء علیہم السلام تک بے خوف نہیں ہوئے سو ان کا تو کیا ذکر ہے جو ہر وقت نفس و شیطان کے پھندوں میں پھنستے ہیں تو کسی کو اپنے حال و کمال پر ناز نہ کرنا چاہیئے۔

○

رَبَّنَا اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ لا (ابراہیم آیت نمبر ۳۷)

اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب

ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں۔

توکل سے متعلق بعض غلاۃ[1] صوفیاء کا غلط استدلال

بعض غلاۃ صوفیاء نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اپنے اہل و عیال کو توکل پر ایسی جگہ رکھنا جائز ہے جہاں کچھ سروسامان نہ ہو مگر یہ استدلال اس لیے غلط ہے کہ یہ رکھنا وحی سے تھا تو اس پر دوسرے فعل کو جو بلا وحی ہو کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت ہاجرہؓ نے پوچھا کہ کیا آپ کو خدا تعالیٰ نے حکم کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں، انہوں نے کہا وہ ہم کو ضائع نہ کریں گے۔

○

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ (ابراہیم آیت نمبر ۳۷)

تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کو پھل کھانے کو دیجئے تاکہ یہ لوگ شکر کریں۔

بقدر ضرورت اپنے یا اپنے اہل و عیال کیلئے مال و جاہ طلب کرنا مذموم نہیں

اس میں دلالت ہے کہ بقدر ضرورت مال جاہ کا اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے طلب کرنا مذموم نہیں خصوص جبکہ اعانت علی الدین کے لیے ہو جیسا اس آیت میں لیقیموا الصلوٰۃ اور لعلھم یشکرون سے معلوم ہوتا ہے۔

○

---

[1] جمع غالی کی حد سے گزرے ہوئے۔

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ (ابراہیم آیت نمبر۴۶)
اور واقعی ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔

مبالغہ صدق کے منافی نہیں | روح میں ہے کہ ان کا مکر غایت شدت و قوت تھا۔

اور اس میں دلالت ہے کہ مبالغہ جس کی حقیقت ضرب المثل ہے صدق کے منافی نہیں خصوص غلبہ حال کے وقت جس سے عبارت اپنے ظاہر سے خارج ہو جاتی ہے مگر اہلِ مناسبت کے نزدیک مدلول اس کا ظاہر ہوتا ہے۔

○

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ (الحجر آیت نمبر۳)
آپ ان کو اپنے حال پر رہنے دیجئے کہ وہ کھالیں اور چین اڑالیں اور خیالی منصوبے ان کو غفلت میں ڈالے رکھیں ان کو ابھی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

ہر وقت شکم پُری کی فکر کی مذمت | اس میں ایسے شخص کی مذمت کی طرف اشارہ ہے جس کو بڑی فکر شکم پُری و شہوت رانی کی رہتی ہو، ایسا شخص حرم قرب میں پہنچنے سے محروم رہتا ہے۔ کذا فی الروح۔

○

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (الحجر آیت نمبر۶)
اور ان کفار نے یوں کہا کہ اے وہ شخص قرآن نازل کیا گیا ہے تم مجنون ہو۔

تالیفات اشرفیہ تھانوی

کم فہم آدمی کو چاہیئے کہ اولیاء اللہ کے اسرار و حقائق پر انکار نہ کرے

روح میں ہے کہ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جو شخص اسرار و حقائق کو نہ سمجھتا ہو اُس کو چاہیئے کہ اولیاء اللہ پر ان کے علوم و معارف یا احوال پر انکار نہ کرے جیسے بعضے منکرین ان کو جنون کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ ریاضیات کے سبب تخیلات فاسدہ کا ان پر غلبہ ہوگیا ہے اور مراد ان اولیاء سے محققین راسخین فی الشرع ہیں نہ کہ جہلاء بددین جیسے اس زمانہ میں بکثرت ہیں۔

لَوْمَا تَأْتِينَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝ (الحجر آیت نمبر ۷)

اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے۔

متبع سُنّت شیخ کامل سے خوارق طلب کرنے کا رد اس میں ایسے شخص پر رد ہے جو ایسے شخص سے خوارق کا طالب ہو جس کے صدق پر دلائل صحیحہ قائم ہیں۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ (الحجر آیت نمبر ۱۴)

اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں پھر یہ دن کے وقت اس میں چڑھ جائیں۔

منکرینِ اولیاء کا حال یہی حال ہے منکرین اولیاء کا کہ اگر خوارق کا بھی مشاہدہ کرلیں تو اس کو سحر یا شعبدہ بتلاتے ہیں۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ز (الحجر آیت نمبر ۲۱)
اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے پاس سب کے خزانے کے خزانے ہیں

حقائق توکل اس میں اشارہ ہے حقائق توکل و قطع اسباب و اعراض عن الالتفات الی الاغیار کی طرف۔ کذا فی الروح ملخصًا۔

○

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (الحجر آیت نمبر ۲۹)
سو میں جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی جان ڈال دوں۔

روح ایک سرِّ خفی ہے روح کو اپنی طرف اضافت فرمانا اس کی تشریف ہے اس لیے کہ اسرار الٰہیہ میں سے ایک سرِّ خفی ہے اسی لیے کہا گیا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

○

وَاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ (الحجر آیت نمبر ۳۵)
اور بے شک تجھ پر لعنت رہے گی قیامت کے دن تک۔

شیطان دار العمل اور دار الجزاء دونوں میں مقبول نہیں بعض نے جہل سے الی یوم الدین سے استدلال کیا ہے کہ اس کے بعد ملعون نہ رہے گا۔ جواب یہ ہے کہ مراد اس سے تابید[1] ہے کیونکہ جب دار العمل ہی میں مقبول نہ ہوا تو دار الجزا میں کیسے مقبول ہوگا۔

○

---

[1] ہمیشہ ہمیشہ، ابد تک۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ۝ (الحجر آیت نمبر ۴۹، ۵۰)

آپ میرے بندوں کو اطلاع دے دیجئے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے۔

خوف ورجا سے تربیت ارشاد کی تعلیم اس میں طریق ارشاد کی تعلیم ہے کہ اسی طرح خوف ورجا سے تربیت کرنا چاہیئے کیونکہ رجا محض سے تعطل وخوف محض سے قنوط[1] متحمل ہے۔

○

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ (الحجر آیت نمبر ۵۷)

فرمانے لگے کہ تو اب تم کو کیا ہم درپیش ہے اے فرشتو۔

ہر کام میں انتظام امرِ مستحسن ہے وجہ اس سوال کی یہ تھی کہ معمولی وسرسری کام کے لیے مجمع کو نہیں بھیجا جاتا اور حق تعالیٰ بندوں کے ساتھ ان ہی عادات کے موافق معاملہ فرماتے ہیں۔ اس رعایت سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ ہر کام میں انتظام مناسب امرِ مستحسن ہے اور یہ اہل اللہ کے عادات طبعیہ سے ہوجاتا ہے۔

○

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ (الحجر آیت نمبر ۶۵)

اور تم میں سے کوئی پیچھا پھر کر بھی نہ دیکھے۔

آثارِ غضب اور مبغوضین کی طرف بطور تفریح بھی نہ دیکھنے کا حکم اس سے معلوم

---

[1] مایوسی ہوسکتی ہے۔

ہوا کہ آثارِ غضب اور مغضوبین کی طرف تفریح کے طور پر بھی نہ دیکھے اور اری میں لہو و منکر کفری یا بدعی کے مجمع میں داخل ہو گئے۔

○

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۝ (الحجر آیت نمبر ۷۵)

اس واقعہ میں کئی نشان ہیں اہلِ بصیرت کے لیے۔

ادراک کشفی و عقلی حدیث ترمذی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ[1] - اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی تو اس بناء پر یہ آیت اصل ہے فراست کی اور اس میں ادراک عقلی و کشفی وغیرہ سب آگیا اور اس سے ان سب طرق کی قطعیت لازم نہیں آتی جیسا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ یا یعقلون سے مطلقاً عقل و فکر کی قطعیت لازم نہیں آتی مقصود صرف یہ بتلانا ہے کہ یہ طرق نافع ہیں حدود شرعیہ کی رعایت سے ان سے کام لیا جائے۔

○

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ۝ (الحجر آیت نمبر ۸۵)

سو آپ خوبی کے ساتھ درگزر کیجئے۔

بعض اخلاق کی تعلیم اس میں بعض اخلاق کی تعلیم ہے۔

○

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ (الحجر آیت نمبر ۸۸)

آپ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے۔

---

[1] مؤمن کی فراست سے ڈرو، بے شک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اغیار کی طرف نظر کرنے سے منع فرمایا | اس میں حق تعالیٰ کی غیرت معلوم ہوتی ہے اغیار کی طرف نظر کرنے سے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ (الحجر آیت نمبر ۹۷، ۹۸)

اور واقعی ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اس سے آپ تنگ دل ہوتے ہیں سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے اور نمازیں پڑھنے والوں میں رہیے۔

غم و ضیق کا علاج | اس میں غم و ضیق کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ذکر و توجہ الی الحق ہے۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ (الحجر آیت نمبر ۹۹)

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔

تکالیف شرعیہ کے ساقط ہونے کا اعتقاد الحاد محض ہے

یقین کی تفسیر موت ہے تو اس میں ان لوگوں پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ کوئی مرتبہ سلوک میں ایسا ہے جس میں تکالیفِ شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اور یہ اعتقاد الحاد محض ہے۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ

اَلْاَنْفُسِ ط اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ط (النحل آیت نمبر ۶ تا ۸)

اور ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے جبکہ شام کے وقت لاتے ہو اور صبح کے وقت چھوڑ دیتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ بھی اپنے شہر کو لے جاتے ہیں جہاں تم بدوں جان کو محنت میں ڈالے ہوئے نہیں پہنچ سکتے تھے واقعی تمہارا رب بڑی شفقت اور رحمت والا ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور نیز زینت کے لیے بھی۔

زینت و جمال سے کنارہ کشی مبتدی کے لیے مناسب ہے

وفاور کوب واکل وغیرہ منافع ضروریہ کے بعد اس کا لانا دلیل ہے اس پر کہ زینت جمال وغیر مصالح زاید کا قصد بھی مضر نہیں جب اس میں کوئی شرعی مصلحت ہو جیسے دفع مذلت یا مسرت اور فخر و تکبر نہ ہو مگر چونکہ مبتدی اس سے کم خالی ہوتا ہے اس لیے اس کو کنارہ کشی مناسب ہے جب تک کہ تہذیب نفس حاصل نہ ہو جائے اور اس تہذیب کی شیخ کامل شہادت نہ دے دے۔

○

وَتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج (النحل آیت نمبر ۱۴)

اور اس میں سے گہنا نکالو جس کو تم پہنتے ہو۔

زینت کا لباس کس صورت میں خلافِ طریق نہیں

اس سے بھی وہی اوپر والا مسئلہ ظاہر ہوتا ہے کہ زینت کا لباس اور تجارت وغیرہ جبکہ حاجب عن الحق نہ ہو خلافِ طریق نہیں۔

○

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (النحل آیت نمبر ۲۲)

ان کے دل منکر ہو رہے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں۔

تکبر کی مذمت اس سے تکبر[1] کی مذمت جس قدر معلوم ہوتی ہے ظاہر ہے کہ کفر و انکار کی اصل وہی ہے۔

○

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ط (النحل آیت نمبر ۳۰)

جن لوگوں نے نیک کام کئے ہیں ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے۔

حیٰوۃ طیبہ کن کو میسر ہوتی ہے؟ روح میں امام کا قول منقول ہے کہ اس حسنہ سے مراد فتح باب مکاشفات و مشاہدات و الطاف بھی ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں یا حیٰوۃ طیبہ مراد ہو۔

○

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ لا (النحل آیت نمبر ۳۲)

جن کی روح فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ کہتے جاتے ہیں السلام علیکم۔

ملائکہ دنیا میں غیر نبی کے ساتھ بھی کلام کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ دنیا میں غیر نبی کے ساتھ بھی کلام کرتے ہیں اور نیز اس سے طاعات کے بعض ثمرات کا دنیا میں حاصل ہونا بھی معلوم ہوتا ہے۔

○

---

[1] اپنے آپ کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھ کر سمجھنا تکبر ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ (النحل آیت نمبر ۴۱)

اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا، بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا، ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا ثواب بدرجہا بڑا ہے۔

مہاجر اور متقی کو حسنات دارین کی بشارت | اور حدیث میں تارکِ منہیات کو مہاجر فرمایا ہے تو اس آیت میں متقی کی بھی بشارت ہے حسنات دارین کے ساتھ۔

○

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (النحل آیت نمبر ۵۳)

اور تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

نعمتوں کے سب ذرائع منعمِ حقیقی کے مظاہر ہیں | باوجود بعض نعمتوں کے ظاہراً منجانب خلق ہونے کے سب کو حق تعالیٰ کی طرف فرمانا ممکن ہے اس طرف اشارہ ہو کہ نعم کے سب وسائط منعمِ حقیقی کے مظاہر ہیں اور یہی مسئلہ ہے مظہریت کا۔

○

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ (النحل آیت نمبر ۶۹)

اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے۔

کسی حقیر چیز کی ظاہری صورت کو نہ دیکھو | روح میں کہ اس میں اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ کبھی ظاہری حقیر شئے میں کوئی عزیز شئے رکھ دیتا ہے اس لیے صورت

تالیفات حکیم الامت تھانوی

پر نظر نہ کرنا چاہیئے جیسا حدیث میں ہے کہ بہت میلے کچیلے ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ اگر خدا کے بھروسہ قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ (النحل آیت نمبر ۷۴)
سو اللہ تعالیٰ کے لیے مثالیں مت گھڑو۔

حق تعالیٰ کی ذات وصفات میں اپنی رائے سے کلام نہ کرنا چاہیئے

اس میں دلالت ہے کہ ذات وصفات میں رائے اور ذوق سے کلام نہ کرنا چاہیئے اور اس سے اسماءِ الٰہیہ کا توقیفی ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (النحل آیت نمبر ۹۰)

بے شک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہلِ قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس لیے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت کو قبول کرو۔

اخلاق کے لیے جامع ہونے کی ضرورت

آیت کا اصول اخلاق کے لیے جامع ہونا ظاہر ہے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ (النحل آیت نمبر ۹۶)

اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہے گا۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے کا حکم | آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کے باب میں صریح ہے۔

O

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ (النحل آیت نمبر ۹۷)

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اس شخص کو بالطف زندگی دیں گے۔

اولیاء کو دنیا میں حیٰوۃ طیبہ میسّر ہوتی ہے | روح میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ حیٰوۃ طیبہ وہ ہے جو محبوب کے ساتھ ہو۔

اور یہ اولیاء کو دنیا میں بھی میسّر آجاتا ہے۔

O

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (النحل آیت نمبر ۹۹)

یقیناً اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

جب مؤمن شیطان پر غالب آنا چاہے تو شیطان کا ذرا بھی زور نہیں چلتا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا مؤمن پر ذرا بھی زور نہیں چلتا یعنی مؤمن جب اس پر غالب آنا چاہیئے اور یہ امر مشاہد ہے۔

O

وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ (النحل آیت نمبر ۱۰۶)

ہاں جو جی کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا۔

وسوسہ میں مطلق ذم نہیں اور چونکہ وسوسہ میں شرح صدر نہیں ہوتا اور نہ اختیار ہوتا ہے بلکہ اس کی بے اختیاری اکراہ[1] کی بے اختیاری سے اشد ہے اس لیے اس میں مطلق ذم نہیں۔

○

۴۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ (النحل آیت نمبر ۱۰۷)

یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں عزیز رکھا۔

دنیا کی حُبِّ طبعی پر ملامت نہیں حب دنیا کے مذموم ہونے میں صریح ہے اور اس میں بھی کہ وہ حبِّ مذموم وہ ہے جس میں دنیا کا ایثار ہو آخرت پر نہ کہ حب طبعی کہ اس پر ملامت نہیں۔

○

۵۔ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ (النحل آیت نمبر ۱۱۲)

سو انہوں نے خدا کی نعمتوں کی بے قدری کی:

مدعیان زُہد حق تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھتے ہیں اسی کے قریب بلا میں بہت سے مدعیان زہد مبتلا ہیں کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے

---

[1] یعنی کسی مسلمان کو مجبور کر کے زبردستی کلمہ کفر زبان سے نکلوانا، جو معاف ہے جیسا کہ اس آیت میں اس سے پہلے اس کا ذکر ہے۔ احقر قریشی غفرلہٗ۔

کو لذات کا تارک سمجھتے ہیں اور تارک ذات ہو جاتے ہیں اور حق تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں دیکھتے وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اور كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۔

O

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (النحل آیت نمبر ۱۱۶)

اور جن چیزوں کے بارے میں تمہارا جھوٹا زبانی دعویٰ ہے ان کی نسبت یوں مت کہہ دیا کرو کہ فلانی چیز حلال ہے اور فلانی چیز حرام ہے ۔

طریقت کے احکام شریعت کے مبائن نہیں اس سے معلوم ہوا کہ طریقت کے احکام شریعت کے مبائن نہیں کہ یہاں کا حلال وہاں حرام ہو یا بالعکس ۔

O

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (النحل آیت نمبر ۱۲۲)

اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبیاں دی تھیں ۔

دنیا میں نعمتوں کا مل جانا مقامِ عقبیٰ کا منقص نہیں اس میں دلالت ہے کہ دنیا میں نعمتوں کا مل جانا مقام عقبیٰ کا منقص نہیں اور بعض نے جو کہا ہے کہ مشہور ولی کا مقام غیر مشہور سے کم ہے مراد اس سے وہ ہے جس میں شہرت کی آفات پیدا ہو گئی ہوں ۔

O

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (النحل آیت نمبر ۱۲۵)

آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعہ بلائیے اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے۔

تبلیغ کے بعد اصرار کی ضرورت نہیں اس میں اہل اللہ کے طریق دعوت کی تفصیل ہے اور یہ کہ تبلیغ کے بعد اصرار کی ضرورت نہیں اور یہی مذاق ہے اہل طریق کا۔

○

وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ (النحل آیت نمبر ۱۲۷)

اور آپ کا صبر کرنا خاص خدا ہی کی توفیق سے ہے۔

صبر کے مراتب صبر کے بہت مراتب ہیں، صبر اللہ، صبر فی اللہ، صبر مع اللہ، صبر عن اللہ، صبر باللہ (ان سب کی حقیقت اصل رسالہ عربی میں دیکھو)۔ اور یہ صبر باللہ سے اکمل ہے اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کیا گیا۔

○

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندہ کو

عبودیت اشرفِ اوصاف ہے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں عبد فرمانا اس لیے ہے کہ عبودیت اشرفِ اوصاف ہے نیز اس میں سدباب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حق میں کوئی غلو نہ کرنے پائے جیسا نصاریٰ نے اپنے نبی کے شان میں کیا اور چونکہ اصل معنے اس کے ذل اور خضوع ہے اور یہ بعد معرفت کا ملہ کے ہوتا ہے تو اس سے آپ کے کمالِ معرفت پر دلالت ہوئی۔

○

لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔ (بنی اسرائیل آیت)

تالیفات حضرت تھانوی

شب کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔

نشر مکان وطی زمان خوارق ممکنہ سے ہے اتنی طویل مسافت کا اتنے قصیر زمانہ میں قطع کرنا کئی وجہ کو محتمل ہے ایک یہ کہ مکان و زمان دونوں اپنے حال پر رہیں اور سیر میں اس قدر سرعت ہو اور ظاہر یہی ہے، دوسرے یہ کہ زمانہ اپنے حال پر رہے اور طی مکان ہوگیا ہو اور صوفیاء نے اور بعض فقہاء نے اس کو اولیاء کے لیے بھی جائز کیا ہے تیسرے یہ کہ مکان اپنے حال پر رہے اور زمانہ میں بسط اور نشر ہوگیا ہو اور صوفیاء اولیاء کے لیے اس کو بھی جائز کہا ہے اور اس باب میں عجیب وغریب حکایات ہیں اور اسی طرح نشر[1] مکان وطی زمان بھی خوارقِ ممکنہ سے ہیں اور صوفیاء ان کے بھی قائل ہیں۔

○

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۷)

اور جس طرح وہ لوگ مسجد میں گھسے تھے یہ لوگ بھی اس میں گھس پڑیں۔

شرور و قبائح میں تکوینی مصالح یہ آیت نص ہے اس میں کہ شرور و قبائح بھی مصالح کے سبب تکوینًا مراد ہوتے ہیں اور چونکہ یہاں کفار ان مصالح کے واسطے بنائے گئے اسی لئے ان کو عباد النا فرمایا۔

○

وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ط (بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۱)

اور انسان برائی کی ایسی درخواست کرتا ہے جس طرح بھلائی کی درخواست

---

[1] پھیلانا [2] لپیٹنا

تالیفات: حکیم الامت تھانوی

دُعا کے بعض آداب اس میں اشارہ ہے بعض آداب دعا کی طرف کہ استعجال نہ کرے خصوصاً بد دعا میں خصوص دوسرے کے لیے خصوص اپنے انتقام کے لیے جیسے بہت سے مدّعی غیظِ نفس میں مسلمانوں کے لیے بد دعا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ضرور قبول ہوگی گویا خدائی ان کے قبضے میں ہے۔

○

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۱۶)

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوش عیش لوگوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ لوگ وہاں شرارت مچاتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے پھر اس بستی کو تباہ و غارت کر ڈالتے ہیں۔

مرید کا قلب شہوات و طبیعات کے اتّباع سے خراب ہو جاتا ہے

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ اسی طرح جب مرید کے قلب کو خراب کرنا منظور ہوتا ہے تو اس پر نفس و شیطان کے عساکر کو مسلّط کر دیا جاتا ہے پس شہوات و طبیعات کے اتباع سے خراب ہو جاتا ہے

○

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۱۹)

اور جو شخص آخرت کی نیّت رکھے گا اور اس کے لیے جیسی سعی کرنا چاہیئے ویسی ہی سعی بھی کرے گا بشرطیکہ وہ شخص مؤمن بھی ہو سوایسے

لوگوں کی یہ سعی مقبول ہوگی۔

آخرت کے لائق سعی کون سی ہے | روح میں ہے کہ جو سعی آخرت کے لائق ہو وہ ہے جس میں موافق شریعت اور استقامت ہو۔

○

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ (بنی اسرائیل آیت ۲۰)

آپ کے رب کی عطاء میں سے تو ہم ان کی بھی امداد کرتے ہیں اور ان کی بھی۔

توسیع فی الدنیا مقبول ہونے کی علامت نہیں | یہ صریح ہے اس میں کہ توسیع فی الدنیا قبول کی علامت نہیں جیسے بعض مدعیانِ طریق فخریہ کہتے ہیں کہ جو شخص ہمارے سلسلہ میں آجاتا ہے اس کو مال عہدہ کی ترقی ہو جاتی ہے اور اس میں اس کی بھی اصل ہے جو بعض اکابر کی عادت ہوتی ہے کہ ایصال نفع میں مؤمنین کی تخصیص نہیں کرتے سو یہ تعمیم اخلاق الٰہیہ میں سے ہے اور لیس علیك هُدٰهُمْ (الایہ) میں اس کی ترغیب بھی ہے ہاں ہدیہ وغیرہ میں تقویٰ کی رعایت مناسب ہے۔

○

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل ۲۴)

اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا۔

اپنے شیخ و مربی کے لیے دعا کرنا | اس سے شیخ مربی کے لیے دعا کرنے کا استحسان مستنبط ہوتا ہے۔

○

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۵)

اگر تم سعادت مند ہو تو وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے

شیخ کو اپنے حقوق میں تشدد نہ کرنا چاہیئے

اسی طرح شیخ کو اپنے مریدوں کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیئے کہ اپنے حقوق میں اس پر تشدد نہ کرے ہاں جس میں اس کی اصلاح ہو وہ مستثنیٰ ہے۔

○

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۸)

اور اگر تم کو اس رزق کے انتظار میں جس کی اپنے پروردگار کی طرف سے توقع ہو تو ان سے نرمی کی بات کہہ دیتا۔

کسی وقت افادہ طالب سے عذر ہو تو نرم جواب دینا چاہیئے

اس سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ جب کسی وقت افادہ طالب سے عذر ہو تو اس کو نرم جواب دے اور مصلحت اصلاح یہاں بھی مستثنیٰ ہے۔

○

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۹)

اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہیئے اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہیئے ورنہ الزام خوردہ تہی دست ہو کر بیٹھ رہو گے۔

مشائخ کو مریدوں کے ساتھ کس طرح رہنا چاہیئے | اس میں اشارہ ہے کہ مشائخ کو مریدوں کے ساتھ کس طرح رہنا چاہیئے یعنی نہ حقائق و معارف ظاہر کرنے میں بخل سے کام لیں اور نہ ایسے اسرار بیان کریں جس کا وہ متحمل نہ ہو اور برباد ہو جائے۔

○

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط (بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۳)

تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے سو اس کے قتل کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیئے۔

قدرت کے وقت ضبطِ نفس کی تعلیم | اس میں قدرت کے وقت ضبطِ نفس کی تعلیم ہے۔

○

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط (بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۶)

اور جس بات کی تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کیا کر۔

تخمین رائے سے کلام کرنے کی ممانعت | اس میں نہی ہے تخمین ورائے سے الٰہیات اور نبوات میں کلام کرنے سے اور سالک کو دعاوی باطلہ سے۔

○

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط (بنی اسرائیل آیت نمبر ۴۵)

اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں ہو۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

جمادات تسبیح قالی کرتے ہیں | اس میں بعض آثار مؤیدہ اس پر دلالت ہے کہ جمادات تسبیح قالی کرتے ہیں اور ان کے لیے شعور لازم ہے گو ضعیف ہی سہی۔

○

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط (بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۳)
اور آپ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ ایسی بات کیا کریں جو بہتر ہو۔

مخالفین کے ساتھ نرمی کی تعلیم | اس میں مخالفین کے ساتھ نرمی کی تعلیم ہے۔

○

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ط (بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۴)
تم سب کا حال تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔

اصلاح میں کسی کے درپے نہ ہو | اس میں دلالت ہے کہ اصلاح میں کسی کے درپے نہ ہو۔

○

وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا (بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۵)
اور آپ کا رب کافی کارساز ہے۔

انسان مواقعِ ضلال سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر نہیں بچ سکتا

روح میں ہے کہ اس میں دلالت ہے کہ انسان مواقعِ ضلال[1] سے بدوں حفاظت حق تعالیٰ کے خود نہیں بچ سکتا۔

○

[1] گمراہیوں کے موقع

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۹)

یا تم اس سے بے فکر ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ پھر تم کو دریا ہی میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تم کو تمہارے کفر کے سبب غرق کر دیئے۔

اہلِ طریق کا ماضی کی یاد کو حجاب کہنے کا مقصد

یہاں شبہ ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو حالتِ ماضیہ یاد دلائی اور اہلِ طریق ماضی کی یاد کو حجاب کہتے ہیں جواب یہ ہے کہ اہل طریق کا خطاب ان لوگوں کے لیے ہے جن کی غفلت زائل ہو کر مشغول بحق ہو گئے ہوں اور یہاں خطاب اہلِ غفلت کو ہے تاکہ ان کی تمادی و غفلت دور ہو تو دونوں خطاب میں امرِ مشترک مشغول بحق کرنا ہے۔

○

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ○ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۳)

اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو آپ ان کی طرف کچھ کچھ جھکنے کے قریب جا پہنچتے۔

اپنے تقدس و نسبت باطنہ پر کسی کو ناز کرنے کا حق نہیں

یہ نص ہے اس میں کہ انبیاء کا حافظ بھی حق تعالیٰ ہی ہے بدوں اس کے قوتِ قدسیہ کافی نہیں تو دوسرے کو تو اپنے تقدس و نسبتِ باطنہ پر ناز کرنے کا کوئی حق ہی نہیں اور ممکن ہے کہ خود وہ

تالیفات حکیم الامت تھانوی

نسبت بھی موہومہ رہی ہو۔

○

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲)

اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچا ہو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔

سالک کو ہر وقت دعا کی حاجت ہے اسی طرح سالک کو تقلب حالات میں ہر وقت اس کی دعا کی حاجت ہے۔ کیونکہ اس کو کچھ خبر نہیں کہ کون سی حالت اس کے لیے نافع ہے اور کون سی حالت مضر۔

○

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۱)

اور کہہ دیجئے کہ حق آیا اور باطل گیا گزرا ہوا، واقعی باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے۔

باطنی نور اور ظلمت اخیر جملہ کا موقع تعلیل میں وارد ہونا اس پر دال ہے کہ آیت ہر حق اور باطل کو عام ہے اس میں باطنی نور و ظلمت بھی داخل ہو گئے اور حب اللہ و حب الخلق بھی آگئے۔

○

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۳)

اور ہم ایسی چیزیں یعنی قرآن نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفاء اور رحمت ہے ۔

تخلیہ اور تحلیہ روح میں ہے کہ شفاء اشارہ ہے تخلیہ کی طرف اور رحمت اشارہ ہے تحلیہ کی طرف ۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۸۵)

اور یہ لوگ آپ سے روح کو پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ۔

اسرار غیر ضروریہ کا تفحص مذموم ہے اس میں دلالت ہے کہ اسرار غیر ضروریہ کا تفحص[1] مذموم ہے جبکہ آیت کا مدلول نہی عن السؤال کہا جائے جیسا کہ ظاہر ہے ۔

وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۶)

اور اگر ہم چاہیں تو جس قدر ہم نے آپ پر وحی بھیجی ہے سب سلب کر لیں پھر اس کے لیے آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی بھی نہ ملے ۔

اہل نسبت کو سلب نسبت سے ڈرتے رہنا چاہیئے اسی طرح اہل نسبت کو سلب نسبت سے ڈرتے رہنا چاہیئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون

---

[1] تلاش کرنا ۔

ہے جب آپ سے یہ خطاب ہے تو دوسرا کس حساب میں ہے۔

○

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۰)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ ہمارے لیے زمین سے چشمہ نہ جاری کر دیں۔

طلبِ خوارق کی مذمت اس میں مذمت ہے طلب خوارق کی۔

○

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۳)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ سبحان اللہ میں بجز اس کے آدمی ہوں پیغمبر ہوں اور کیا ہوں۔

مقبولین کو ہر درخواست پورا کرنے کی قدرت نہیں اس میں تصریح ہے کہ مقبولین کو یہ قدرت نہیں کہ جو ان سے درخواست کی جائے وہ اس کو پورا کریں۔

○

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۵)

آپ فرما دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے کہ اس میں چلتے بستے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجے۔

معلّم و متعلّم میں مناسبت کا ہونا شرط ہے | وجہ اس حکم کی معلّم و متعلّم میں مناسبت کا شرط ہونا ہے اور اس شرط کی رعایت قوم میں معروف ہے۔

○

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۷)

وہ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ہم ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔

مدتِ طویلہ کے بعد عذاب منقطع نہیں ہوگا | اس میں اس قول کا رد ہے جو بعض کی طرف منسوب ہے کہ مدت طویلہ کے بعد عذابِ نار منقطع نہیں ہوگا۔

○

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۰۰)

آپ فرما دیجئے کہ تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مختار ہوتے تو اس صورت میں تم خرچ کرنے کے اندیشہ سے ضرور ہاتھ روک لیتے۔

طالبین سے طریق کی حقیقت چھپانے کی مذمت | اس میں اشارہ ہے اس شخص کی مذمت کی طرف جو طریق کو طالبین سے چھپاتے ہیں اور وہ طریق کی حقیقت ان چند ملفوظات کو سمجھتے ہیں جو اپنے مشائخ سے سُن لیتے ہیں ان کو خدا جانے کیا خزائن و دفائن سمجھتے ہیں البتہ علومِ کشفیہ جزو طریق نہیں ان کو ظاہر نہ کرنا چاہیئے۔

○

وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۱۰۲)
اور میرے خیال میں ضرور تیری کم بختی کے دن آگئے ہیں۔

تُرکی بہ ترکی جواب دینا کب جائز ہے | اس میں دلالت ہے کہ جواب ترکی بہ ترکی دینا جبکہ تسامح و رعایت میں کوئی مصلحت نہ ہو کرم اور اخلاق کے منافی نہیں۔

○

وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ (بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۰۹)
اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں اور روتے ہوئے اور قرآن ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے۔

خشیّتِ حق سے رونے کی فضیلت | اس میں خشیتِ حق سے رونے کی فضیلت ہے۔

○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ (الکہف آیت نمبر ۱)
تمام خوبیاں اللہ کے لیے ثابت ہیں جس نے اپنے بندہ پر یہ کتاب نازل فرمائی

مقامِ عبدیت کے مشابہ کوئی مقام نہیں | اس میں دلالت ہے اس پر کہ مقامِ عبدیت کے مشابہ کوئی مقام نہیں۔

○

لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ (الکہف آیت نمبر ۲)
تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہوگا ڈرائے۔

یہ بأس ایک حجاب ہے | یہ بأس ایک حجاب ہے جو اشد عذاب ہے۔

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ (الکہف آیت نمبر۲)

اور ان اہلِ ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں یہ خوش خبری دے۔

اعمالِ صالحہ جن کا مقصود صرف رضائے حق ہو | اور یہ وہ اعمال ہیں جن سے خاص

حق تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور بعض نے کہا کہ یہ بیزاری ہے اپنی ہستی سے بوجہ ہستی حق کے۔

○

اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ (الکہف آیت نمبر۲)

ان کو اچھا اجر ملے گا۔

اجر اور رویت بلا حجاب ہے | یہ اجر رویت اور مشاہدہ بلا حجاب ہے حق تعالیٰ۔

○

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ (الکہف آیت نمبر۶)

سو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان ہی دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی شفقت | اس میں اشارہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

مزید شفقت اور مخالفین کو موافق بنانے کے اہتمام کی طرف۔

○

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (الکہف آیت نمبر۷)

تالیف حکیم الامت تھانوی

ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس کے لیے باعثِ رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے۔

حُسنِ عمل کون سا ہے اس حُسن عمل میں یہ بھی داخل ہے کہ ان اشیاء ارضیہ انہار و اشجار و جبال و معادن کو حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے انوار جلال و جمال کے مشاہدہ کا آئینہ بنا دے اور ابنِ عطاءؒ نے فرمایا ہے۔ حُسن عمل یہ ہے کہ کل (حوادث) سے بے التفاتی کرے اور بعض نے کہا کہ اہلِ معرفت و محبت و زینت ارض ہیں اور حسن عمل ان کی طرف احترام کے ساتھ نظر کرنا ہے۔

○

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۸)

اور ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو صاف میدان کر دیں گے۔

اشیاءِ ارضیہ کا ظہورِ فنا اس میں اشارہ ہے وجودِ حق کے ظہور سے اشیاء ارضیہ کے ظہور فناء کی طرف۔

○

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۱۱)

ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر سالہا سال تک نیند کا پردہ ڈال دیا۔

حالتِ فناء و استغراق یہ حالت مشابہ تھی فناء و استغراق کے۔

○

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝ (الکہف آیت ۱۲)

پھر ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ ہم معلوم کر لیں کہ ان دونوں گروہ میں کون گروہ

التفات حکیم تھانوی

ان کے رہنے کی مدت سے زیادہ واقف تھا۔

صحو بعد السکر | یہ اشارہ ہے محو بعد السکر اور جلوت بعد خلوت کی طرف۔

○

فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ - (الکہف آیت ۱۶)

تو تم غار میں چل کر پناہ لو، تم پر تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دیگا۔

غیر اللہ سے عزلت وصلِ حق کا موجب ہے | یعنی اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی رحمت و منفعت یعنی معرفت و تجلّیات کو ظاہر اور مہیا فرما دے گا۔ بعض عارفین نے کہا ہے کہ غیر اللہ سے عزلت اور خلوت وصل حق کا موجب ہے بلکہ بدوں عزلت کے وصل نہیں ہوتا۔

○

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ - (الکہف آیت نمبر ۱۷)

اور اے مخاطب جب دھوپ نکلتی ہے تو اس کو دیکھے گا کہ وہ غار سے داہنی جانب کو بچی رہتی ہے۔

مراقبہ کے لیے آنکھیں بند کرنا | اس کی حکمت یہ ہے کہ غار میں روشنی زیادہ نہ ہو کہ اس سے حضور (جمعیت قلب) میں خلل پڑتا ہے کیونکہ ظلمت سے فکر اور جمع حواس میں اعانت ہوتی ہے اس لیے اہلِ خلوت کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنی خلوت کے لیے ایسا مکان تجویز کرتے ہیں جس میں روشنی کم ہو اور باوجود اس کے بھی مراقبہ کے وقت آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ (الکہف آیت نمبر ۱۸)
جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے۔

جس کی استعداد صالح نہ ہو اس کی رہبری سخت دشوار ہے

وجہ اس کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حواس کو مخذول کیا ہے (جو حاصل ہے اضلال کا) تو صرف اس لیے کہ اس کی استعداد صالح نہ تھی اور جس میں استعداد (صالح) نہ ہو (ظاہر ہے کہ) اس کی رہبری سخت دشوار ہے (بلکہ عادۃً ممتنع ہے)

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ (الکہف آیت نمبر ۱۸)
اور اے مخاطب تو ان کو جاگتا ہوا خیال کرتا حالانکہ وہ سوتے تھے۔

خلوت در انجمن | یہ مثال ہے ان لوگوں کی جو اجسام خلق کے ساتھ ہیں اور قلوب سے حق تعالیٰ کے ساتھ ہیں جس کو خلوت[1] در انجمن کہتے ہیں نیز اس میں مثال ہے ان لوگوں کی تسلیم و (فنا) کی طرف کہ جیسے مُردہ ہوتا ہے غسال کے ہاتھ میں۔

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ (الکہف آیت نمبر ۱۸)
اور ان کا کتا دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔

[1] خلوت در انجمن یہ ہے کہ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ اور باطن میں بواسطہ ذکر حق تعالیٰ کے ساتھ ہو اور ذکر سے مراد ذکر زبانی اور قلبی ہے (یعنی غفلت کو حق تعالیٰ کے ذکر سے دور کرنا (شریعت و طریقت ص ۳۵)

صالحین کی مجالست و مجاورت غنیمت ہے ابوبکر وراق رح کا قول ہے کہ صالحین کی مجالست و مجاورت غنیمت ہے اگرچہ مجالست بھی نہ ہو دیکھئے حق تعالیٰ نے اصحابِ کہف کے ساتھ ان کے کتے کا کسی طرح ذکر فرمایا ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ ان کے ساتھ تھا۔

○

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ (الکہف آیت ۱۸)

اور اگر تو ان کو جھانک کر دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور تیرے اندر کی دہشت سما جاتی۔

اہلِ اللہ کی ہیبت کی مثال وجہ اس فرار اور رعب کی یہ ہے کہ میں نے ان کو اپنے قہر ربوبیت اور سطوت و عظمت کا لباس پہنا رکھا ہے پس اس عظمت و ہیبت کے سبب یہ فرار و رعب ہے جیسا میں نے جب عصا پر اپنا لباس ہیبت پہنا دیا تو موسیٰ علیہ السلام کو فرار ہوا اور یہ درحقیقت ہماری عظمت کا رعب ہے جو اس آئینہ میں ظاہر ہوئی۔ یہ مثال ہے اس ہیبت کی جو اہل اللہ کو عطا ہوئی ہے۔

○

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ (الکہف آیت نمبر ۱۹)

اب میں اپنے سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا حلال ہے سو اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے آئے۔

طالبانِ حق کی شان یہ مثال ہے اس کی کہ جیسا سالک سکر سے صحو کی طرف اور روحانیت سے مادیت کی طرف رجوع کرتا

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ہے تو پھر وہ معیشت (وما لوفات طبعیہ ضروریہ مباحہ) کا خواہش مند ہوتا ہے اور طریقت کے حقائق کا استعمال کرتا ہے (اور اس کی ظاہری صورتیں بعضی مہجور ہو جاتی ہیں) نیز اس فابعثوا میں اشارہ ہے طالبانِ حق کی شان کے لائق یہ ہے کہ خلق سے سوال کرنا ترک کر دیں (اور ہمت عالی رکھیں جیسا اصحابِ کہف نے داموں سے کھانا خریدنا تجویز کیا یہ نہیں کیا کہ کسی سے مانگ لائیں۔

طالبان حق کو ورع کا عمل اختیار کرنا چاہیئے فلینظر ایّھا ازکیٰ طعاما۔ اس میں دلالت ہے کہ طالبان حق ورع کا عمل اختیار کرنا چاہیئے جیسا اصحاب کہف نے ازکیٰ بمعنی حلال کو طلب کیا اور اسی واسطے حضرت ذوالنون مصری رح کا قول ہے کہ عارف وہ شخص ہے جس کا نور معرفت اس کی نور ورع کو نہ بجھا دے (مطلب یہ ہے کہ نور معرفت سے وہ تو سب چیزوں کی نسبت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف کرتا ہے تو اس میں ناقص کو یہ دھوکا ہو جاتا ہے کہ جب خدا کے سامنے کوئی مالک نہیں تو پھر ہر مالِ حرام مباح ہے۔ کیونکہ اس میں حق عبد ہے ہی نہیں اور کامل اسی نسبت کے ساتھ یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ آخر کسی درجہ میں حق تعالیٰ نے اسی مال کی نسبت عبد کی طرف بھی کی ہے گو ضعیف و ناقص و مجازی ہی سہی اور اسی نسبت کے کچھ حقوق و احکام بھی ہیں سو ان میں سے حرمت تناول بلا اذن بھی ہے پس یہ شخص جو عارف کامل ہے اس لیے ورع کو بھی نہ چھوڑے گا اور بعض نے ازکیٰ کی تفسیر اطیب بمعنی لذیذ کے ساتھ کی ہے تو اس کا حاصل یہ ہوگا کہ طعام لذیذ و لطیف لائے جس میں یہ مصلحت تھی کہ انہوں نے مدت سے نہ کھایا تھا تو طعام غیر لطیف ان کو مضر ہوتا اسی طرح بعض مصالح (دینیہ) سے بھی بعض بزرگوں نے جیسے حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رح نے طعام لطیف و لباس لطیف

کو استعمال فرمایا ہے (اور تفصیل اس مصالح کی طویل ہے)۔

○

وَلْيَتَلَطَّفْ (الکہف آیت نمبر ۱۹)

اور کام خوش تدبیری سے کرے۔

حسن معاملہ کی وصیت | بعض نے تفسیر کی ہے لطف فی المعاملہ کے ساتھ، پس یہ وصیت ہے حسن اخلاق و نرمی و حسن معاملہ کی اس شخص سے جس سے خریدے گا۔

○

وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۱۹)

اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

اسرارِ حق اغیار پر ظاہر نہ ہونا چاہئیں | یعنی اغیار کو اطلاع نہ ہو، اسی طرح اسرار حق کو ان اغیار پر ظاہر نہ کرے جو مطالعہ انوار و وقوف اسرار سے محجوب ہیں ورنہ وہ اجحار انکار سے سنگسار کر دیں گے۔

○

فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط (الکہف آیت نمبر ۲۱)

سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوا دو۔

غار اصحاب کہف کے پاس مسجد بنانے کا مقصد | اس بنیان سے مراد یہ ہے کہ ایسی طرح منہ غار کا بند ہو جائے اور اس مسجد سے وہ قصد نہ تھا جو جہلاء کا قبور کے پاس بنانے سے ہوتا ہے بلکہ نماز پڑھنا ان لوگوں کا جو اس مقام پر آجائیں اور علیہم بمعنی عندھم ہو گا اور اس مسجد کی نسبت اس کہف کی طرف ایسی کی جیسے مسجد نبوی کی نسبت مرقد مبارک

کی طرف (مثلاً یوں کہا جائے کہ روضہ شریف کی مسجد) پس اس میں قبر پرستوں کی کوئی حجت نہیں۔

○

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (الکہف آیت نمبر ۲۳)

اور آپ کسی کام کی نسبت یوں نہ کہا کیجئے کہ میں اس کو کل کروں گے مگر خدا کے چاہے کو ملا دیا کیجئے۔

تجرید تفرید | اس میں ارشاد ہے خالص تجرید و تفرید کا۔

○

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (الکہف آیت نمبر ۲۴)

اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کا ذکر کیا کیجئے۔

ذکر کا مطلوب ہونا | اس میں مطلوبیت ذکر کی ظاہر ہے۔

○

اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ (الکہف آیت نمبر ۲۴)

وہ کیسا کچھ دیکھنے والا اور کیسا کچھ سننے والا ہے۔

کامل بصیر و سمیع | یعنی وہ کیسا کامل بصیر و سمیع ہے اور یہ کمال کامل اس لیے ہے کہ اس کی صفات عین ذات ہیں (اس سے زیادہ کامل درجہ تعلق کا نہیں ہو سکتا)۔

لہ دنیاوی و اخروی اغراض کو ترک کر دینا تجرید ہے اور کسی چیز کی اپنی طرف نسبت نہ کرنا تفرید ہے۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ج (الکہف آیت نمبر ۲۶)
ان کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ کے سوا کوئی مختار کامل نہیں | دوسرے کے ولی (مختار کامل) نہ ہونے کی یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی (حقیقت) فاعلیت نہیں ہے۔

○

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الکہف آیت نمبر ۲۸)
اور آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضاجوئی کے لیے کرتے ہیں۔

فقراء کی صحبت کی برکات | اس آیت میں حکم ہے ان فقراء کی صحبت کا جو اپنے مولیٰ کی خدمت کے لیے انقطاع اختیار کر چکے ہیں اور گو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو ان سے صحبت رکھتے تھے اس صحبت کا فائدہ ان فقراء کو پہنچتا تھا مگر دوسرے اس صحبت سے خود مستفید ہوں گے کیونکہ یہ فقراء ایسی قوم ہے کہ ان کا جلیس محروم نہیں رہتا۔

○

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ (الکہف آیت نمبر ۲۸)
اور نہ ہٹنے پائیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی آنکھیں ان کی۔

پیروں کو طالبین پر توجہ رکھنے کا حکم | اس میں پیروں کا حکم ہے کہ طالبین پر توجہ رکھیں اور ان سے اکتائیں نہیں۔

○

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج (الکہف آیت نمبر ۲۸)
آپ دنیا کی زندگی کی زینت چاہتے ہیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اغنیاء کی طرف میل کرنے کا سبب | اس میں مذمت ہے اغنیاء کی طرف میل اور تواضع کرنے کی جس کا سبب ان کا غنا ہو۔

○

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا (الکہف آیت نمبر ۲۸)

اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل رکھا۔

غافلین کی اطاعت سے منع کرنا | اس میں مجوبین غافلین کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے اور اسی کی اطاعت میں تواضع بھی داخل ہے کیونکہ جاہ وہ اس کا طالب ہے گو مقالاً ظاہر نہیں کرتا۔

○

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ (الکہف آیت نمبر ۳۲)

اور آپ لوگوں سے دو شخصوں کا حال بیان کیجئے۔

فقراء متوکلین علی اللہ کی تسلی | اس میں فقراء متوکلین علی اللہ کی تسلی اور اغنیاء مغرورین کی تنبیہ کی گئی۔

○

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۶۰)

اور وہ وقت یاد کرو جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے خادم سے فرمایا کہ میں برابر چلا جاؤں گا یہاں تک کہ اس موقع پر پہنچ جاؤں گا جہاں دریا آپس میں ملے ہیں یا یونہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا۔

شیخ کامل کی تلاش میں پوری کوشش کرنا | اس میں شیخ کامل کی تلاش میں سعی بلیغ کرنا ثابت ہوتا ہے جب تک اس سے زیادہ کوئی حق قوت نہ ہو جائے۔

○

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا (الکہف آیت نمبر ۶۱)
پس جب دونوں دریاؤں کے جمع ہونے کے موقع پر پہنچے اس اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے۔

سفر میں زادِ راہ رکھنا منافی توکل نہیں | یہ آیت دال ہے اس پر کہ زادِ راہ کا جو کہ اسباب میں سے ہے سفر میں ساتھ رکھنا توکل کے منافی نہیں۔

○

لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۶۲)
ہم کو تو اس سفر میں بڑی تکلیف پہنچی۔

اپنی حالتِ مرض وغیرہ کا اظہار منافی کمال نہیں | یہ دلیل ہے اس پر کہ اپنی حالتِ مرض وغیرہ کا اظہار منافی کمال نہیں

○

وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ (الکہف آیت نمبر ۶۳)
اور مجھ کو شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کرتا۔

وسوسہ ونسیان شیطان کے اثر سے پیش آنا منافی ولایت نہیں

اس میں دلالت ہے اس پر کہ وسوسہ ونسیان شیطان کے اثر سے آنا یہ ولایت کے بلکہ نبوت کے بھی منافی نہیں۔

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۶۵)

اور ہم نے ان کو اپنے پاس سے ایک خاص طور کا علم سکھایا تھا۔

علم لدنّی کا اثبات یہ تعلیم ممکن ہے کہ بواسطہ وحی ہو یا بواسطہ الہام اور یہ الہام انبیاء و غیر انبیاء سب کو ہوتا ہے اور یہ آیت اصل ہے اثبات علم لدنّی میں اور اس علم لدنّی کو حقیقت و علم باطن بھی کہتے ہیں گو ان واقعات جزئیہ مذکورہ فی القصہ کا علم اس نوع میں داخل نہیں لیکن خضر علیہ السلام کو علم لدنّی بھی عطا کیا ہے۔

○

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۶۶)

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط سے کہ جو علم مفید آپ کو سکھلایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو بھی سکھلا دیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کس قدر تواضع اور ادب کی رعایت فرمائی۔

اسلوب کلام میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام میں خضر علیہ السلام کی ساتھ کس قدر تواضع و ادب اور لطف کی رعایت فرمائی۔

○

فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۷۰)

اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کی نسبت

کچھ پوچھا نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی ابتداءً ذکر نہ کردوں۔

شیخ کو مرید سے مناسب شرطیں لگانے کا حق ہے | اس سے معلوم ہوا کہ شیخ کو مرید سے مناسب شرطیں لگانے کا حق ہے۔

○

خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۷۱)

اس کشتی میں چھید کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس کشتی میں اس لیے چھید کر دیا کہ اس کے بیٹھنے والوں کو غرق کر دیں۔ آپ نے بڑی بھاری بات کی۔

قطب التکوین اولیاء کا اثبات | اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک کہ بعضے ایسے افعال جن کا ظاہر خلاف شرع ہو اور واقع میں یہ خلاف نہیں ہوتے اکابر سے صادر ہو سکتے ہیں دوسرا امر یہ کہ اولیاء ایسے بھی ہیں جو باذن حق تکوین میں تصرف کرتے ہیں (جو خواص باری تعالیٰ سے نہ ہو) اور ایسے لوگوں کو قطب التکوین[1] اور صاحبِ خدمت کہتے ہیں۔

---

[1] قطب التکوین کے لیے ضروری ہے کہ اس کو اپنے قطب ہونے کا علم ہو اور ان کا کام خدمتِ اصلاح معاشرہ و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الٰہی ان امور کی درستی کرتے ہیں اور یہ حضرات اہلِ تکوین کہلاتے ہیں جن کو ہمارے عرف میں اہلِ خدمت کہتے ہیں اور ان میں سے جو اعلیٰ اور اقویٰ دوسروں پر حاکم ہوتا ہے اس کو قطب التکوین کہتے ہیں۔ (شریعت و طریقت ص ۳۴۰)

اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا (الکہف آیت نمبر ۷۷)
تو وہاں والوں سے کھانا مانگا۔

فوری ضرورت کیلئے سوال کرنا جائز ہے | اس سے معلوم ہوا کہ فوری ضرورت کے لیے سوال کرنا جائز ہے اور بعض اہلِ طریق نے ضرورت باطن کے لیے نہ کہ ضرورت گرسنگی کے لیے اس کو کبھی کبھی اختیار کیا ہے۔

فَاَقَامَهٗ ط (الکہف آیت نمبر ۷۷)
تو اُن بزرگ نے اس کو سیدھا کر دیا۔

کراماتِ اولیاء کا اثبات | بخاری کتاب التفسیر میں سعید سے روایت ہے کہ اس دیوار پہ ہاتھ پھیر دیا اور وہ سیدھی ہوگئی پس اس تفسیر پر اس میں کرامات اولیاء کا اثبات ہے جب خضر علیہ السلام کی نبوت کا قائل نہ ہوا جائے۔

لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ (الکہف آیت نمبر ۷۷)
اگر آپ چاہتے تو اس پر کچھ اُجرت ہی لے لیتے۔

اکتسابِ معیشت کے اسباب کو اختیار کرنا منافی کمال نہیں | اس سے معلوم ہوا کہ اکتسابِ معیشت اور اس کے اسباب کا اختیار کرنا کمال کے منافی نہیں۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ج (الکہف آیت نمبر ۷۸)

لہ بھوک

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ان بزرگ نے کہا کہ یہ وقت ہماری اور آپ کی علیحدگی کا ہے۔

مُرید سے مناسبت نہ ہو تو اس کو علیحدہ کر دینا مناسب ہے

یہ اصل ہے مرید کو جُدا کر دینے کی جب کہ اس سے مناسبت و موافقت کی توقع نہ رہے اور بکثرت خلاف و نزاع ظاہر ہونے لگے۔

○

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ (الکہف آیت نمبر ۸۲)

اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔

بزرگوں کی اولاد کی رعایت

اس میں بزرگوں کی اولاد کی رعایت کی اصل ہے اور یہ امر اہلِ سلوک کے لیے مثل امر طبعی کے ہے۔

○

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ (الکہف آیت نمبر ۸۲)

اور کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا۔

کاملین کے لیے بھی خلافِ شرع امور جائز نہیں

اس سے ان لوگوں کا احتجاج ساقط ہو گیا جو کاملین کے لیے امور خلاف شرع فی الواقع کا صدور جائز رکھتے ہیں وجہ سقوط ظاہر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے بہ سبب افعال بالکل مامور من اللہ تھے اور یہی مامور بہ شرع ہے اگر وہ نبی تھے تب تو یہ افعال شرع کلی کی طرف کسی اصل غامض سے استنباط کے ذریعہ جس پر موسیٰ علیہ السلام کو اس لیے اطلاع نہیں ہوئی کہ ان پر وہ مصالح خاصہ منکشف نہیں ہوئے اس لیے وہ استنباط نہ کر سکے۔

○

ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ (الکہف آیت ۸۲)

یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

مشائخ کا ادب و احترام کرنا اور ان پر اعتراض کا ترک کرنا طریق اکمل اصلاح کا فعل ہے

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے مغیبات پر مطلع ہو جانا اور ان کا منکشف ہو جانا مقاصد میں سے نہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام باوجود یکہ خضر علیہ السلام سے بوجہ اس کے کہ قطعی نبی اور اولی العزم و اہل شرع مستقل سے ہیں اکمل تھے پھر بھی ان واقعات سے محتجب رہے اور روح المعانی میں ہے کہ علماء نے اس قصہ سے جیسا کہ شراح حدیث وغیرہ نے ذکر کیا ہے ان فوائد پر استدلال کیا ہے طالب علم کے لیے سفر کا مستحب ہونا اور علماء و مشائخ کے ساتھ ادب کا برتاؤ کرنا اور ان پر اعتراض کا ترک کرنا اور ان کے افعال و حرکات و اقوال میں سے جس کا ظاہر مفہوم نہ ہو، اس کی تاویل کرنا اور ان کے ساتھ جو عہد کیا ہے اس کو وفا کرنا اور اگر ان کے خلاف کچھ ہو جائے تو اس کی معذرت کرنا اور سفر میں زاد راہ لے جانا اور اس کا منافی توکل نہ ہونا اور نسیان و دیگر امور مکروہ کا شیطان کی طرف منسوب کرنا اور ان کی نسبت الی اللہ کرنے سے ادب کرنا اور عالم کا طالب علم سے ایسے فن کی تعلیم نہ کرنے میں عذر کر دینا جس کا وہ متحمل نہ ہو سکے گا اور ہر امر میں مشیت حق کو مقدم رکھنا اور متبوع کو تابع سے کچھ شرطیں لگانا اور نسیان پر مؤاخذہ نہ ہونا اور تین کے عدد کا تکرار میں معتبر ہونا اور سواری کشتی کا جائز ہونا اور حکم ظاہر پر ہونا، جب تک کہ اس کے خلاف معلوم نہ ہو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اسی بناء پر انکار فرمایا اور احتیاج کے وقت سوال طعام کا جائز ہونا اور احسان کو ترک نہ کرنا اگرچہ نا اہلوں ہی کے ساتھ ہو (چنانچہ باوجود ان اہل قریہ کے طعام نہ دینے

کے ان کی دیوار درست کر دی) اور اعمالِ دنیویہ پر اُجرت لینا اور آلاتِ اکتساب کے یا کسی ناکافی چیز کے مالک ہونے سے مسکنت کا باقی رہنا اور غصب کا حرام ہونا اور زمین میں مال کے دفن کا جائز ہونا اور بھی بہت سے فوائد ہیں جو تلاش یا غور سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

اور بندہ ضعیف کہتا ہے کہ حدیث میں جو امر موسیٰ علیہ السلام کے خضر علیہ السلام کے پاس جانے کے سبب کے بارے میں آیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طریق اکمل اصلاح کا فعل ہے نہ کہ محض قول۔

○

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ ۔ (الکہف آیت نمبر ۸۴)

ہم نے ان کو روئے زمین پر حکومت دی تھی۔

اموال وحکومت منافی کمال نہیں | اس سے معلوم ہوا کہ مال کا حاصل ہونا حتیٰ کہ خزائن تک اور جاہ کا حاصل ہونا حتیٰ کہ تک کمال کے منافی نہیں۔

○

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ○ (مریم آیت نمبر ۳)

جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔

ذکرِ خفی اور ذکرِ جہر | اس میں ذکر خفی کا فی نفسہٖ افضل ہونا معلوم ہوتا ہے گو کسی عارض سے جہر کو ترجیح ہو جائے۔

○

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ (مریم آیت نمبر ۴)

عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور سر میں

بالوں کی سفیدی پھیل پڑی اور آپ سے مانگنے میں اے میرے رب ناکام نہیں رہا ہوں۔

الحاح فی الدعا کی فضیلت | اس میں الحاح فی الدعا کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

○

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ کَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۵)

اور میں اپنے بعد اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بی بی بانجھ ہے سو آپ مجھ کو خاص اپنے پاس سے ایک ایسا وارث دے دیجئے۔

اولاد کا طلب کرنا منافی زہد نہیں | اس میں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ اولاد کا طلب کرنا زہد کے منافی نہیں دوسرے یہ کہ کسی ایسی چیز کا مانگنا جو اسباب بعیدہ سے سبب ہو ادب کے منافی نہیں۔

○

وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۱۲)

اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں سمجھ دی۔

مادر زاد ولی کے قول کی اصل | اس میں اس قول کی اصل ہے جو اکثر لوگوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے کہ فلاں شخص مادر زاد ولی ہے۔

○

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۱۷)

اور وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔

تمثل کا مسئلہ اس میں تمثل[1] کا مسئلہ مذکور ہے۔

قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۲۳)

کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔

موت کی تمنا کسی دینی سبب سے جائز ہے اس میں دلیل ہے اس پر کہ موت کی تمنا کسی باعث دینی سے جائز ہے کیونکہ مریم علیہا السلام نے موت کی تمنا ان لوگوں کی ملامت کے سبب اور اسی ملامت کی وجہ سے ان لوگوں کی معصیت میں واقع ہونے کے سبب سے کی۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۲۵)

اور اس کھجور کے تنا کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر خرمائے تر و تازہ جھڑیں گے۔

تحصیل رزق میں فی الجملہ سعی کرنا مطلوب ہے مریم علیہا السلام کو جو شاخ ہلانے کا حکم فرمایا

---

[1] کوئی ذات باوجود بقا اپنی حالت وصفت کے کسی دوسری صورت میں ظہور کرے اس دوسری صورت کو صورت مثالی کہیں گے جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام صورت بشریہ میں متمثل ہوتے تھے یہ نہ تھا کہ فرشتے سے آدمی ہوجاتے تھے ورنہ تمثل نہ ہوتا۔ (شریعت وطریقت صد ۳۵۲)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ تحصیل رزق میں فی الجملہ سعی کرنا مطلوب ہے اور وہ توکل کے منافی نہیں ۔

○

وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ (مریم آیت نمبر ۵۸)

اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت فرمائی اور ان کو مقبول فرمایا۔

جذب اور سلوک اس میں وصول الی اللہ کے دونوں طریق کا ذکر ہے سلوک کا بھی جس کو ہدایت کہتے ہیں اور جذب کا بھی جس کو اختیار کہتے ہیں۔

○

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ (السجدہ) (مریم آیت ۵۸)

جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں ۔

تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے آیت سے استدلال ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے ۔

○

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۚ (مریم آیت نمبر ۶۵)

اور اس کی عبادت پر قائم رہ ۔

مجاہدات میں صبر و ثبات کی تعلیم اس میں اشارہ ہے مجاہدات طریق کی طرف اور تعلیم ہے ان پر صبر و ثبات کی اور یہی حاصل ہے (وجعلنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر) کا اور ان مجاہدات میں قبض بھی آگیا اس پر بھی صبر چاہیے ۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ (مریم آیت نمبر ۷۵)

آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ڈھیل دیتا چلا جا رہا ہے۔

احوال پر مغرور نہ ہونا چاہیئے اس کے عموم میں اہلِ باطل کے احوال کا بقاء بھی ہے پس احوال پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔

○

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ (مریم آیت ۷۶)

اور اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کو ہدایت بڑھاتا ہے۔

ترقی کی کوئی حد نہیں اس میں کوئی حد مقرر نہ ہونے سے یہ مفہوم ہوا کہ ترقی کی کوئی حد نہیں۔

○

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ (مریم آیت نمبر ۹۶)

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔

صلحاء کا بغض علامتِ بغضِ باطن ہے یعنی مؤدت قلوب میں بسبب ان کے ایمان کے اور یہ جعل دنیا ہی میں ہے بدلیل حدیث فیوضع لہ القبول فی الارض پس یہ علاماتِ ولایت و دلائل مشیخت سے ہے اور مراد ان قلوب سے وہ قلوب ہیں جن میں حق تعالیٰ کی محبت ہو پس یہ اشکال نہ رہا کہ بہت سے مؤمنین وصلحاء بعض لوگوں کے قلوب میں مبغوض ہوتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ بد باطن ہوتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا

کہ صلحاء کا بغض علامت ہے خبث باطن کی (اور اقرب یہ ہے کہ مراد وہ قلوب ہوں جن کا نہ کوئی نفع ان صلحاء سے وابستہ ہے نہ کوئی ضرر)

○

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۲)

ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں۔

مجاہدہ میں تعدیل کی ضرورت

اس کی دو تفسیریں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ ہم نے آپ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ کفار کے ایمان نہ لانے سے تاسف اور تحسر[1] کر کے تعب میں نہ پڑیں بلکہ تبلیغ کے لیے نازل کیا ہے سو وہ آپ کر چکے دوسری یہ کہ مجاہدہ شاق میں نہ پڑیں کیونکہ آپ کو شریعت حنفیہ سمحہ سہلہ دی گئی ہے پس تفسیر اول پر آیت اصل ہے اہل قلوب پر نزول سکینہ اور تفسیر ثانی پر تعدیل مجاہدہ کی۔

○

فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا (طٰہٰ آیت نمبر ۱۰)

جبکہ انہوں نے ایک آگ دیکھی سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھہرے رہو، میں نے آگ دیکھی ہے۔

بعض اوقات صاحب کشف کو بھی کشف کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ممکن ہے کہ صاحب کشف کو اپنے کشف کی حقیقت معلوم نہ ہو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس کو بھی آگ متعارف سمجھے۔

○ ۱

[1] حسرت کرنا

اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۲)

(اے موسیٰ علیہ السلام) میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو۔

مقاماتِ مقدسہ کا ادب | اس سے مقاماتِ مقدسہ کا ادب ثابت ہوتا ہے۔

○

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۴)

اور میری ہی یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔

اعمالِ ظاہرہ میں اسرارِ باطنہ کا اثبات | اس میں اثبات ہے اسرارِ باطنہ کا اعمالِ ظاہرہ میں، بعض تفاسیر پر۔

○

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۶)

سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم تباہ نہ ہو جاؤ۔

منتہی کامل سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں | اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منتہی کامل سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں اور اس سے اباحت کا ابطال ہوتا ہے۔

○

اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۸)

میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کام ہیں۔

کاملین کا اسباب کے ساتھ تمسک کرنے کا اثبات | اس سے کاملین کا اسباب کے ساتھ تمسک کرنے کا اثبات ہوتا ہے۔

○

فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۲۰)

یکایک وہ ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔

خوارق کا اثبات | اس میں اثبات ہے خوارق کا۔

○

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقف (طٰہٰ آیت نمبر ۲۱)

ارشاد ہوا کہ اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں۔

امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں | اس میں دلالت ہے اس پر کہ امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو طبعی خوف ہوا اور نیز اس میں امر ہے عقلیات سے طبعیات کی تعدیل کرنے کا۔

○

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۲۵)

اے میرے رب میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے۔

دعا اور کمالِ توکل میں تنافی نہیں | اس میں دلالت ہے کہ دعا اور کمال توکل میں تنافی نہیں۔

○

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝

میرے کنبہ میں سے ایک معاون مقرر کر دیجئے۔

تالیفات عثمانی

اکابرین کا اسباب سے تمسک | اس سے وہی مسئلہ ثابت ہے جو اتوکؤا سے ثابت ہے۔

○

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۳۳)

تاکہ ہم دونوں خوب کثرت سے پاکی بیان کریں۔

اکابر کا قصد اسباب سے دین ہی ہوتا ہے | اس میں دلالت ہے اس پر کہ اکابر کا قصد اسباب سے دین اور استعانت فی الدین ہی ہوتا ہے۔

○

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۳۸)

جبکہ ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی جو الہام سے بتلانے کی تھی۔

غیر انبیاء کے لیے الہام کا اثبات | اس میں غیر انبیاء کے لیے الہام کا اثبات ہے قول مشہور پر۔

○

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۚ (طٰہٰ آیت نمبر ۴۰)

اور تم نے ایک شخص کو جان سے مار ڈالا پھر ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تم کو خوب خوب محنتوں میں ڈالا۔

کاملین سے بھی لغزش ہونے پر ایک نئی شان | (ا) اس میں دلالت ہے اس پر کہ اکابر کی لغزش چونکہ نفس سے نہیں ہوتی لہذا موجب طرد نہیں مگر باوجود اس کے ان پر ندامت ہوتی ہے۔

(اا) اس میں دلالت ہے کہ کاملین سے لغزش صادر ہونے پر اور اس

پر بھی کہ اس کی ایک نئی شان ہوتی ہے۔

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ (طٰہٰ آیت نمبر ۳۹)

اور میں نے تمہارے اوپر اپنی طرف سے ایک اثر محبت ڈال دیا۔

مسئلہ مظہریت | اس میں مسئلہ ہے مظہریت صفاتِ حق کا۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۴۲)

تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یادگاری میں سستی مت کرنا۔

برکت فی التعلیم کی ایک شرط | اس میں اصل ہے اس قول کی کہ برکت فی التعلیم کے شرائط میں سے یہ ہے کہ معلم خود بھی ذکر میں مشغول ہو۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا (طٰہٰ آیت نمبر ۴۴)

پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔

ہر شخص سے اس کے رتبہ کے موافق پیش آنا چاہیئے | اس میں اصل ہے ارشاد میں نرمی کرنے کی اور اس میں دلالت ہے اس پر کہ ہر شخص سے اس کے رتبہ کے موافق پیش آئے اور یہ سب اہلِ طریق کے اخلاق میں سے ہے۔

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ

اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۴۵)

دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے۔

امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں اس میں وہی مسئلہ ہے جو قال خذھا ولا تخف میں گزر چکا ہے۔

○

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۴۶)

ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں یہ سب سنتا اور دیکھتا ہوں۔

قُربِ ذاتی اور قربِ صفاتی قال لا تخافا الخ اگر جملہ اسمع واری انی معکما کی تفسیر ہو تو دلیل ہے قرب صفائی پر۔ اور اگر مستقل ہو تو انی معکما دلیل ہے قرب ذاتی پر۔

○

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۴۸)

عذاب اس شخص پر ہوگا جو جھٹلا دے اور روگردانی کرے۔

ہر شخص سے اس کے رتبہ کے مطابق سلوک اس میں بھی وہی مسئلہ ہے جو قولا لہ قولا لینا میں ہے چنانچہ ان العذاب نہیں فرمایا گیا۔

○

قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۴۹)

وہ کہنے لگا پھر تم دونوں کا رب کون ہے اے موسیٰ۔

معرفت بالکنہ ممتنع ہے | اس جواب میں ارشاد ہے کہ معرفت بالکنہ ممتنع[1] ہے اور بالصفات و بالافعال جائز ہے۔

○

فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۵۳)

پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے۔

مؤثر حقیقی حق تعالیٰ ہے | اس میں اثبات ہے اسباب کا اور اثبات ہے اس کا کہ مؤثر حقیقی حق تعالیٰ ہے۔ چنانچہ فَاَخْرَجْنَا کہا گیا۔

○

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (طٰہٰ آیت نمبر ۶۱)

موسیٰ (علیہ السلام) نے اُن لوگوں سے فرمایا کہ ارے کم بختی مارو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا مت کرو۔

حفظِ مراتب کا اثبات | ایسا کلام فرعون سے نہیں فرمایا گیا[2] اس میں بھی حفظ مراتب کا اثبات ہے۔

○

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۶۷)

سو موسیٰ (علیہ السلام) کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا۔

دعویٰ کمال نہ کرنے کا اثبات | اس میں اثبات ہے عدم ادعاء کمال کا کیونکہ ایسے شخص کو خوف نہیں ہوتا۔

○

---

[1] روکا گیا ہے۔ [2] گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۷۰)

سو جادوگر سجدہ میں گر گئے کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) پر۔

عملی اختیاری توفیق پر موقوف ہے اس میں دلالت ہے اس پر کہ عمل اختیاری توفیق پر موقوف ہے۔

حق تعالیٰ شانہ کا عجیب لطف وکرم اس میں تنبیہ ہے سامع کی حق تعالیٰ کے الطاف پر کہ جس بندہ کو غایت کفر وعناد سے نہایت ایمان اور سداد تک پہنچا دے۔

○

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ ؕ (طٰہٰ آیت نمبر ۷۲)

ان لوگوں نے صاف جواب دے دیا کہ ہم تجھ کو کبھی ترجیح نہ دیں گے بمقابلہ ان دلائل کے جو ہم کو ملے ہیں اور بمقابلہ اس ذات کے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے تجھ کو جو کرنا ہو کر ڈال۔

استعداد کامل سے مبتدی منتہی ہو جاتا ہے یہ مشعر ہے کہ استعداد کا کامل ہونا مبتدی کو منتہی کے مقام پر پہنچا دیتا ہے (چنانچہ یہ جواب ان کے منتہی ہونے پر دال ہے)

○

مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْا ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۹۲)

جب تم نے دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہو گئے تو تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون امر مانع ہوا تھا۔

بیان القرآن حکیم الامت تھانوی

مفارقت اشرار کی کب اجازت ہے | اس میں مفارقت ہے اشرار کی جب ان کی اصلاح سے مایوسی ہو جائے اور ہارون علیہ السلام کی مفارقت نہ کرنا بہ سبب اجتہاد کے ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی خشیت میں خود بیان فرمایا۔

○

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ (طٰہٰ آیت نمبر ۹۶)

اس نے کہا کہ مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی جو اوروں کو نظر نہ آئی تھی۔

اعتزار کی کشف و تصرف پر نہی | اس میں نفی ہے اعتزار کی کشف و تصرف پر کہ وہ دونوں اہل حق کے ساتھ خاص نہیں۔

○

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۱۴)

اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔

ترقی فی السلوک کی طلب | اس میں طلب ہے ترقی فی السلوک کی۔

○

وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۱۵)

اور ہم نے ان میں پختگی نہ پائی۔

ضعف طبعی اور کمال میں منافات نہیں | اس میں دلالت ہے اس پر کہ ضعف طبعی اور کمال میں منافات نہیں۔

○

قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۰)

کہنے لگا کہ اے آدم (علیہ السلام) کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتلا دوں اور ایسی بادشاہی جس میں کبھی ضعف نہ آئے ۔

ثمرات غیر مقصودہ کی طلب مضر ہے | اس میں ثمرات غیر مقصودہ کی طلب کا مضر ہونا مذکور ہے کیونکہ یہ خلا جس کی تحصیل کا امر نہیں کیا گیا اور ایسے ہی ملکیت غیر مطلوب تھے ۔

○

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۔ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۱)

سو دونوں نے اس درخت سے کھالیا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے ۔

کاملین سے بھی خطاء اجتہادی کا صدور ہوتا ہے | اس میں ذکر ہے صدور خطاء اجتہادی کا کاملین سے اور اس پر ان کے مؤاخذہ کا بخلاف عوام کے ان کو احیاناً اس پر اجر ملتا ہے ۔

○

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۲)

پھر ان کو ان کے رب نے مقبول بنا لیا ۔

جذب کی سلوک پر تقدیم | اس میں تقدیم ہے جذب کی سلوک پر کہ اجتباء جذب ہے اور ہدایت سلوک ہے ۔

○

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۵)

اور جو شخص میری نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کیلئے تنگی کا جینا ہوگا ۔

حقیقی قبض کا سبب معصیت ہے | اس میں ذکر ہے بعض اقسام قبض کا جو معصیت سے مسبب ہو اور حقیقی قبض یہی ہے اور دوسرے اقسام محض صورۃً قبض ہیں۔

○

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۙ (طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۱)

اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لیے متمتع کر رکھا ہے کہ دنیا کا زینت ہے۔

نظر بر قدم کی اصل | اس میں نگاہ کا بند رکھنا ہے شاغل عن اللہ سے پس یہ اصل ہے عمل صوفیاء نظر بر قدم کی۔

○

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۱)

ان لوگوں سے ان کا حساب نزدیک آپہنچا اور یہ غفلت میں ہیں، اعراض کئے ہوئے۔

غفلتِ مذمومہ کونسی ہے | معروض میں اشارہ اس طرف ہے کہ غفلت مذمومہ وہ ہے جس میں اعراض ہو نہ مطلق غفلت (کہ عادۃً اس سے کوئی خالی نہیں)

لہ یعنی نظر بر قدم یہ ہے کہ آمد و رفت میں جہاں کہیں بھی ہو نظر اپنے پاؤں پر رکھے تاکہ نظر منتشر نہ ہو اور شاید نظر بر قدم کا اشارہ سالک کی مسافت ہستی کے طے کرنے میں تیز رفتاری کی طرف ہو یعنی سالک کی نظر جس مقام پر ختم ہو سالک اس مقام پر اپنا قدم رکھے۔ (شریعت و طریقت صد ۳۶۹)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ (الانبیاء آیت نمبر ۷)

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف آدمیوں کو ہی پیغمبر بنایا جن کے پاس ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔

خلافت مردوں کو ہی دی جاتی ہے | اس آیت سے جمہور نے استدلال کیا ہے مردوں نے ساتھ رسالت خاص ہونے پر اور میں کہتا ہوں کہ اگر تخصیص بھی مسلم نہ ہو تو غالب کا تو انکار ہی نہیں ہو سکتا اور یہ اصل ہے۔ اہل طریق کی اس عادت کی کہ خلافت مردوں ہی کو دیتے ہیں۔

○

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۸)

اور ہم نے ان رسولوں کے ایسے جثے نہیں بنائے تھے جو کہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ حضرات ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوتے۔

کھانا نہ کھانا علامتِ مقبولیت سے نہیں | یہ آیت دال ہے اس پر کہ کھانا نہ کھانا کمالات اور علاماتِ مقبولیت سے نہیں جیسا کہ بہت سے عوام اور بعض خواص بھی خیال کرتے ہیں۔

○

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۱۶)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔

ہر شئی کی تخلیق میں حکمتِ خداوندی ہے | یعنی عبث[1] پیدا نہیں کیا یہ بھی اس مسئلہ پر دال ہے جس پر آل عمران کی یہ آیت دال بھی۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اور وہاں گزر چکا ہے۔

○

لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ (الانبیاء آیت نمبر ۱۸)

اگر ہم کو مشغلہ ہی بنانا منظور ہوتا تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو مشغلہ بناتے۔

خلق کی غایت اسماء و صفات کا ظہور ہے | قوم کی زبان زد ہے کہ خلق کی غایت اسماء و صفات کا ظہور ہے کیونکہ وہ جمیل ہیں اس لیے وہ مقتضی ظہور کی ہیں تاکہ ذات ان کا مشاہدہ کرے پس اگر مراد یہ ہے کہ صرف یہی غایت ہے تب تو یہ باطل ہے کیونکہ یہ تو ایک شغل محض ہوا جس کی نفی آیت میں ہے کیونکہ لہو کے معنی شغل محض کے ہیں اور اگر مراد یہ ہے کہ یہ بھی ہے اور دوسرے مصالح بھی تو کچھ مضائقہ نہیں اور راز اس میں یہ ہے کہ شغل محض تو ایک فائدہ ہے، جو راجع ہے حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف اور وہ کسی فائدہ کے حاصل کرنے سے منزہ ہیں اور اس میں مصالح کا رکھنا یہ ایک فائدہ ہے جو راجع ہے خلق کی طرف اور

---

[1] فضول ؎ نہیں ہے کوئی چیز نکمی زمانے میں۔
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں
ہر اک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے
کوئی بڑا کوئی چھوٹا یہ اس کی حکمت ہے

خلق اس کی محتاج ہے اور گویا من لدنا سے اشارہ ہے اسماء وصفات کی طرف کیونکہ سب اشیاء میں زیادہ قرب حق تعالیٰ سے اس کے اسماء وصفات کو ہے تو اللہ تعالیٰ نے پاس والی شئی کے ساتھ مشتغل ہونے کی بھی نفی فرمادی۔

○

وَ هُمْ مِنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۲۸)

اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔

خواص کا خوف عظمتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے سبب ہے | خشیتہٖ میں اگر ضمیر کا مضاف مقدر نہ کیا جائے جیسا کہ اصل ہے تو آیت اس خوف کی فضیلت پر دال ہے جو نفس عظمت حق سے ہو عذاب سے نہ ہو۔ اور خواص کا خوف ایسا ہی ہوتا ہے

○

وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ (الانبیاء آیت نمبر ۳۵)

اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں۔

قبض میں بھی حکمتیں اور اسرار ہوتے ہیں | اس میں ہر ناگوار اور مرغوب امر آگیا تو اس میں قبض بھی داخل ہوگیا پس آیت اس پر دال ہوئی کہ قبض میں حکمتیں اور اسرار ہوتے ہیں اور اسی سے اہل طریق تسلی لیتے ہیں اور دیتے ہیں۔

○

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (الانبیاء آیت نمبر ۳۷)

ہنسی کرنے لگتے ہیں۔

تصوف میں زیادہ تر حصہ تشویشات کا عجلت سے ہے | چونکہ اس میں استعجال[1] پر

[1] عجلت کرنا۔

انکار ہے تو اس سے مطلقاً اس کے ترک کرنے کا امر بھی لازم آیا جس میں سلوک بھی داخل ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ طریق میں زیادہ تر حصہ تشویشات[1] کا عجلت سے ہے۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۳۶)

اور یہ کافر لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں

اہل اللہ کی بے قدری کرنے پر تشنیع

اس میں اس پر تشنیع[2] ہے جو اہل اللہ کی بے قدری کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۵۱)

اور ہم نے اس سے پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی خوش فہمی عطا فرمائی تھی اور ہم ان کو خوب جانتے تھے۔

اساسِ اول استعداد اور فطرت ہے

روح المعانی میں قبل کی تفسیر میں ہے قبل البلوغ اور بقول بعض قبل الولادت جبکہ صلب آدم علیہ السلام میں تھے تو اس تفسیر پر آیت میں اس پر دلالت ہے کہ اساس اول استعداد اور فطرت ہے اور یہ اس درجہ کی قوت رکھتی ہے کہ استعداد ایتاء کو ایتاء سے تعبیر فرما دیا (گویا وہ قوت بجائے فعل کے ہے)۔

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ

---

[1] پریشانیوں کا حصہ جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ [2] ملامت۔

لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۵۲)

کیا یہ مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو۔

تصورِ شیخ میں راہِ اعتدال چونکہ تمثیل اصنام کے ساتھ خاص نہیں اور اسی طرح عکوف بھی پرستش کے ساتھ خاص نہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شطرنج کھیلنے والوں پر اسی آیت سے رد فرمایا اسی لیے اس آیت سے مولانا شہیدؒ نے اس تصورِ شیخ کے منکر ہونے پر استدلال فرمایا ہے جو غلاۃ صوفیاء میں متعارف ہے باقی جس میں نہ مقصودیت مستقلہ ہو اور نہ اس پر عکوف ہو بلکہ مثل دوسرے محبوبات کے غلبہ محبت کے وقت اس کا خیال کرنے لگے اور جب وہ دین سے غائب ہونے لگے اس کی بقاء کا اہتمام نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔

لہ کتب فن میں صرف اس قدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کی برکات حاصل ہوتی ہیں اور بعض محققین نے تصورِ شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہوتی ہے۔ خطرات دفع ہوتے ہیں۔

اصل مقصود تصورِ حق تعالیٰ کا ہے مگر اللہ تعالیٰ چونکہ مرئی نہیں ہیں۔ اس لیے جن لوگوں کی قوت فکریہ ضعیف ہوتی ہے ان کو یہ تصور نہیں جمتا ان کے ذہن میں خیالات بہت آتے ہیں ایسے لوگوں کو یکسوئی حاصل کرنے کے لیے تصورِ شیخ تجویز کیا گیا کیونکہ علاج بالضد ہوتا ہے یعنی خیال کے دفع کرنے کے لیے دوسرے خیال کو ذہن میں جمایا جائے گا۔ خواہ کوئی خیال ہو پس ان خیالات مختلفہ کے دفع کرنے کے واسطے پر دیکھی ہوئی چیز کا تصور کافی ہے جس پر خیال جم سکے لیکن ان سب خیالات میں سے شیخ کا تصور انفع ہے کہ وہ محبوب کے ہونے کی وجہ سے ذہن میں زیادہ جمے گا اس لیے دفع خیالات میں زیادہ مؤثر ہوگا۔ (فیوض الخالق)

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۵۴)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادے صریح غلطی پر تھے۔

دنیوی یا دینی اکابر اتباع میں غلو کی مذمت آیت ان لوگوں کی بدحالی کا اظہار کرتی ہے جو اپنے دنیوی یا دینی اکابر کے اتباع میں غلو کرتے ہیں جیسا کہ کثرت سے جہلاء کا شعار ہے۔

○

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۶۹)

ہم نے حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا۔

کراماتِ اولیاء برحق ہیں بعض بزرگوں سے بھی ایسی کرامتیں منقول ہیں وہ اس قصہ کی نظیر ہیں۔

○

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۷۱)

اور ہم نے ابراہیم کو اور لوط (علیہما السلام) کو ایسے ملک کی طرف بھیج کر بچا لیا جس میں دنیا جہان والوں کے واسطے برکت رکھی ہے۔

ہجرت سُنّتِ انبیاء ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالف طریق سے ہجرت کر کے موافق کی طرف جانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور یہ توکل کے منافی نہیں۔

○

وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ (الانبیاء آیت نمبر ۷۷)

اور ہم نے ایسے لوگوں سے ان کا بدلہ لیا جنہوں نے ہمارے حکموں کو جھوٹا بتلایا۔

حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا مخذولین سے انتقام لیتا ہے اس میں دلالت ہے اس پر کہ حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا مخذولین[1] سے انتقام لیتا ہے اور اس سے زیادہ صریح اس مضمون میں یہ آیت ہے جزاء لمن کان کفرانتمی القول۔ ۱۲

وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ (الانبیاء آیت نمبر ۷۹)

اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی۔

داؤد علیہ السلام پرندوں کی تسبیح سنتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تسبیح قالی کرتی تھیں۔ ورنہ داؤد علیہ السلام کی تخصیص نہ ہوتی کیونکہ تسبیح حالی تو عام ہے اگر کہا جائے کہ جو لوگ تسبیح قالی کے قائل ہیں وہ اس کو بھی عام کہتے ہیں پھر تسبیح کے کیا معنی، جواب یہ ہے کہ یہ تخصیص اس اعتبار سے ہے کہ داؤد علیہ السلام سنتے بھی تھے۔

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ (الانبیاء آیت نمبر ۷۹)

اور ہم نے ان کو زرہ کی صنعت تم لوگوں کے واسطے سکھائی۔

---

[1] ذلیل کیا گیا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اسبابِ عادیہ کا استعمال کرنا توکل کے منافی نہیں | اس سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔

ایک یہ کہ دستکاری سے معاش حاصل کرنا اور دوسرے یہ کہ اسباب عادیہ کا استعمال کرنا توکل کے منافی نہیں۔

○

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۔ (الانبیاء آیت نمبر ۸۲)

اور بعضے بعضے شیطان ایسے تھے کہ (سلیمان علیہ السلام کے لیے) غوطے لگاتے تھے اور وہ اور کام بھی اس کے علاوہ کیا کرتے تھے۔

دل میں خشیت حق ہونے سے مخلوق میں ہیبت | اس میں اس قول کی اصل ہے ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید۔

اور اگر کہیں تخلف ہو جائے تو کسی عارض سے ہو جاتا ہے۔

○

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۸۳)

اور ایوب (علیہ السلام) کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان نہیں۔

افتقار کے سبب حق تعالیٰ سے شکوہ کرنا منافی رضا نہیں | اس میں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ دعا منافی توکل نہیں۔

دوسرے یہ کہ غلبہ افتقار[1] کے سبب حق تعالیٰ سے شکوہ کرنا منافی رضا نہیں۔

---

[1] افلاس۔

وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ (الانبیاء آیت نمبر ۸۷)

اور مچھلی والے کا تذکرہ کیجئے جب وہ خفا ہو کر چل دیئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر کوئی ذارو گیر نہ کریں گے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی اقرب والطف تفسیر

روح المعانی میں ایک تفسیر حسن وشعبی وابن جبیر وابن مسعود (رضی اللہ عنہم) سے یہ نقل کی ہے قیل مغاضبا لربہ عزوجل۔ پھر اس میں کچھ شبہ کر کے تاویل کی ہے اور احقر کے نزدیک اس تفسیر کا ادلال پر محمول کر لینا اقرب والطف ہے۔

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۸۷)

میں بے شک قصور وار ہوں۔

بعض اہلِ طریق کا کفر کی نسبت اپنی طرف کر لینے کا سبب

یونس علیہ السلام نے باوجود عصمت[1] وبرادت عن الذنب کے اپنی طرف کو منسوب کیا جس میں مجاز کی تاویل کی جائے گی اس میں اس کی اصل ہے جو بعض اہل طریق سے منقول ہے کہ وہ کفر کی نسبت اپنی طرف کر لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ نبی کو جس قدر ذنب سے بُعد ہے اتنا غیر نبی کو کفر سے نہیں جب اطلاق[1] البعد جائز ہو تو بعید میں کیا شبہ ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ

---

[1] معصوم اور گناہوں سے بری ہونے کے باوجود

اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ط (الانبیاء آیت نمبر ۹۰)

سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم نے ان کو یحییٰ عطا فرمایا اور ان کی خاطر سے ان کی بی بی کو اولاد کے قابل کر دیا۔

حق تعالیٰ شانہٗ استجابت دعا سے عادۃً اسباب مہیا کر دیتے ہیں

روح المعانی میں ایک تفسیر اصلحنا کی یہ نقل کی ہے کہ ان کی بی بی کی جوانی لوٹا دی، اس بنا پر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیزیں عادۃً اسباب کی طرف مستند ہیں ان میں استجابت دعا کے متعلق اکثر عادت الٰہیہ یہ ہے کہ اس کے اسباب مہیا فرما دیتے ہیں گو وہ بدوں اسباب بھی تکوین پر قادر ہیں۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ○ (الانبیاء آیت نمبر ۹۰)

یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے۔

طاعات سے دنیا کی نعمتیں بھی ملتی ہیں

چونکہ یہ سابق کی علت کے موقع پر آیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ طاعات نعم دنیویہ کا سبب بھی ہو جایا کرتی ہیں۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط ○ (الانبیاء آیت نمبر ۱۰۳)

ان کو بڑی گھبراہٹ غم میں نہ ڈالے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

اہل اللہ کو فرح دائم میسر ہوتا ہے

اس سے وہ مقولہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کو فرح[1] دائم میسر ہوتا ہے اور

---

[1] ہمیشہ کی خوشی۔

ان کو جو عظمت کے سبب دونوں عالم میں یا عقاب[1] کا خوف دنیا میں ہوتا ہے وہ اس کے منافی نہیں کیونکہ وہ مقتضی عبدیت کا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۱۰۷)

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہاں کے لوگوں پر مہربانی کرنے کے لیے۔

مقبولین کے برکات تمام عالم کو پہنچتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقبولین کے برکات بلا ان کے قصد کے تمام عالم کو پہنچتے ہیں جیسے آفتاب کی شعاعیں بدوں اس کے قصد و علم کے سب کو پہنچتی ہیں۔

وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت نمبر ۱۰۹)

اور میں یہ نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ ہوا ہے وہ قریب ہے یا دور دراز ہے۔

اہل اللہ کو غیب کا علم نہیں ہوتا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کو غیب کا علم نہیں جیسے بعض جہلاء اپنے پیروں کی نسبت اعتقاد کر بیٹھے ہیں۔

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى (الحج آیت نمبر ۲)

اور تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہونگے۔

---

[1] عذاب

حالتِ سُکر اس میں غیر سُکر کو تشبیہًا سکر فرما دینے سے اس اصطلاح کی اصل نکل آئی کہ بعض حالات باطنہ کو اسی مشابہت کے سبب سکر کہہ دیا جاتا ہے۔

○

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الحج آیت نمبر ۶)

یہ اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور وہ ہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ کی تصرّفاتِ بدیعہ کا سبب حق تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے تصرفات بدیعہ کا سبب اور کامل الذات والصفات ہونے کو فرمایا اور اس میں قریب قریب اس کی تصریح ہوگئی جو صوفیاء کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی صفات بوجہ اپنے جمیل ہونے کے مقتضی ظہور کو ہوئیں اس سے اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا لیکن اس مقام میں دو امر اور سمجھنے کے قابل ہیں ایک یہ کہ سبب تخلیق کا صرف یہی اقتضاء ظہور نہیں بلکہ اس میں اور حِکَمٌ اور مصالح بھی ہیں اور انہ یحیی[1] الموتیٰ میں اسی طرف اشارہ ہے دوسرے یہ کہ اقتضاء درجہ اضطرار میں نہیں بلکہ حق تعالیٰ کے افعال اختیاریہ کا داعی ہے۔

○

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ (الحج آیت نمبر ۸)

اور بعضے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدون

---

[1] بے شک وہ بے جانوں میں جان ڈالتا ہے۔ [2] خواہش کرنا۔

واقفیت اور بدوں دلیل اور بدوں کسی روشن کتاب کے تکبر کرتے ہوئے جھگڑا کرتے ہیں۔

علمِ ضروری کے اقسام روح المعانی میں ہے کہ علم سے مراد علم ضروری ہے اور ھدی سے استدلال اور کتاب منیر سے وحی اور علم ضروری یعنی غیر استدلالی عام ہے علم وجدانی ذوقی وکشفی والہامی کو بھی۔ سو اس قسم کے علم کا معتبر ہونا بھی ثابت ہوگیا البتہ جب اس سے اقویٰ علم اس کے معارض ہوگا اس وقت اس اقویٰ کو ترجیح ہوگی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ (الحج آیت نمبر ۱۱)

اور بعض آدمی اللہ کی عبادت کرتا ہے کنارہ پر۔

مدحِ خلائق کی نیت سے عبادت مذموم ہے روح میں ہے کہ اس میں وہ شخص بھی داخل ہوگیا جو خدا تعالیٰ کی عبادت، کرامات اور مدحِ خلائق وغیرہ کی طمع پر کرتا ہے اگر اس کو حاصل ہوتا ہوا دیکھے تو عبادت میں نشاط ہوتی ہے بدلی اور سستی کرتا ہے۔

کیونکہ خیر اور فتنہ کا لفظ اپنے اطلاق سے اس کو بھی شامل ہے۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (الحج آیت نمبر ۱۵)

جو شخص اس بات کا خیال رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ رسول کی دنیا و آخرت میں مدد کرے گا۔

کراہتِ قضا کی مذمت مجاہد کا قول یہ ہے کہ ینصرہ میں ضمیر مفعول کی من کی طرف راجع ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ جو

شخص یہ گمان کرکے کہ حق تعالیٰ اس کی نصرت نہ کرے گا ناخوش ہو تو تدبیر میں جان کھپا کر دیکھ لے کہ اس سے اس کی ناگوار چیز جاتی رہے گی سو اس میں رضا کی ترغیب (اور کراہت قضا کی مذمت ہے)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ (الحج آیت نمبر ۱۸)

اے مخاطب کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ کے سامنے سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی بھی۔

سجدہ وانقیاد غیر عقلاء کا غیر اختیاری ہے اس آیت میں کثیر من الناس فرمانا دلیل ہے اس پر کہ سجدہ وانقیاد غیر عقلاء کا بھی اختیاری ہے کیونکہ اگر سجدہ تسخیر یہ مراد ہوتا تو وہ عام ہے کثیر کی کیا تخصیص تھی۔

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (الحج آیت نمبر ۲۶)

اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام ورکوع وسجود کرنے والوں کے واسطے پاک رکھنا۔

تربیت سے متعلق مناسب خدمات شیخ کے ذمہ ہوتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ طالب کی بعض ایسی خدمتیں جو تربیت کے مناسب ہوں شیخ کے ذمہ

ہوتی ہیں -

○

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (الحج آیت نمبر ۳۲)

جو شخص دین خداوندی کے ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے -

اصل محل تقوٰی کا قلب ہے | یہ دو امر پہ دال ہے ایک یہ کہ اصل محل تقوٰی کا قلب ہے دوسرے یہ کہ معالم[1] دین کی تعظیم (حد شرعی کے اندر) جس میں انبیاء اور اولیاء کے آثار بھی داخل ہو گئے مشروع ہے -

○

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج آیت نمبر ۳۴)

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطاء فرمایا تھا۔

قربانی کا مقصود | کی تفسیر ابن عرفہ نے کی ہے اسے مذهبا من طاعته اور اس کے عموم میں اہل باطل کے مالک کا باوجود اتحاد مقصود کے مختلف ہونا بھی داخل اور لیذکروا اس میں اتحاد کی طرف اشارہ ہو گیا -

○

---

[1] دین کی نشانیاں

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ (الحج آیت نمبر ۳۶)

تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی کو کھانے کو بھی دو۔

مباحات سے منتفع ہونے کی رغبت مطلوب ہے | امر کلوا اباحت کے لیے اور امر اطعموا ندب کے لیے کہا گیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قربانی کے گوشت کھانے کا اہتمام فرمایا ظاہراً اس کے مندوب ہونے کی دلیل ہے اور راز اس میں یہ ہے کہ جو چیز حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے اس میں رغبت ظاہر کی جائے تو اس بناء پر مباحات سے منتفع ہونا جبکہ اس میں ایسی نیت ہو مطلوب بڑا۔

○

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ (الحج آیت نمبر ۳۸)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے ہٹا دے گا۔

حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا انتقام لیتے ہیں | اس میں حق تعالیٰ کی عادت کا بیان ہے کہ وہ اپنے مقبولین کے لیے انتقام لیتے ہیں۔

○

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ (الحج آیت نمبر ۴۰)

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے زور نہ گھٹاتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے، عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

احکام تکوینیہ بھی مثل احکام تشریعیہ کے مطلوب ہیں اگر آیت میں زمانہ ان کے

غیر منسوخ ہونے کا ہو تب تو تشریعی حکمتوں پر دال ہے اور اگر ان کے منسوخ ہونے کے زمانہ کو بھی عام ہو (بجز مساجد کے) تو تکوینی حکمتوں پر دال ہے پس احکام تکوینیہ بھی مثل تشریعیہ کے مطلوب ہوں گے دوسری آیت میں بھی اس کی تصریح ہے مثلاً یضل بہ کثیرًا ویھدی بہ کثیرا ۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط (الحج آیت نمبر ۴۱)

یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں ۔

اہلِ تمکین کا حال روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے اہل تمکین کے حال کی طرف کہ وہ ہادی مہدی ہیں ان کے یہاں شطحیات[1] نہیں اور ان کے کلمات سے کوئی گمراہ نہیں ہوتا ۔

فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ

---

[1] بے اختیاری کی حالت میں جو غلبہ وارد کی وجہ سے ظاہری قواعد کے خلاف کوئی بات منہ سے نکل جائے وہ شطح ہے اس شخص پر نہ گناہ ہے نہ اس کی تقلید جائز ہے ۔ (شریعت وطریقت صـ۳۶۱)

الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (الحج آیت نمبر ۴۶)

بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جاتا کرتے ہیں۔

دل کی آنکھ اور کان | اس میں قلوب کے لیے ابصار[1] و اسماع کا اثبات ہے۔

فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ (الحج آیت نمبر ۵۲)

پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو ایسے لوگوں کے لیے آزمائش بنا دے۔

وساوسِ شیطانی خود بخود مضمحل ہو جاتے ہیں | اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کی عادت جاری ہے کہ وساوس شیطانی خود بخود مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اس کے لیے مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں اور یہی بعینہٖ بقول ہے محققین اہل تربیت کا۔

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ (الحج آیت نمبر ۵۷)

تو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہوگا۔

عذابِ حقیقی خدا تعالیٰ کے یہاں مطرود ہو جاتا ہے | اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ عذابِ حقیقی خدا تعالیٰ کے نزدیک مطرود[2] و مہان ہو جاتا ہے۔

---

[1] آنکھ اور کان [2] مردود

گو ظاہر میں نعیم ہو اور یہی معنیٰ ہیں عارف شیرازی رحمہ کے اس قول کے ؎

حدیث ہولِ قیامت کہ گفت واعظِ شہر
کنایتے ست کہ از روزگارِ ہجراں گفت

○

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحج آیت نمبر ۶۸)

اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

معاند سے جدال نہ کرنے کی اصل صوفیاء کا جو طرز ہے کہ کسی معاند سے جدال نہیں کرتے۔ اس میں اس کی اصل ہے۔

○

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ (الحج آیت نمبر ۷۲)

اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو کہ خوب یا واضح ہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں میں برے آثار دیکھتے ہو۔

دورِ حاضر کے مدعیانِ تصوف کی مذمت اس میں ان مدعیانِ تصوف کی مذمت ہے کہ جب ان کے سامنے ان کے رد کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور ایسے لوگ اس زمانہ میں کثرت سے ہیں۔

○

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ (الحج آیت نمبر ۷۳)

اور اگر ان سے مکھی کچھ چھین لے جائے تو اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔

اولیاء اللہ کے معاملہ میں غلو کی مذمت | اس میں دلالت ہے اس پر کہ مخاطب کی اصلاح میں اس کی فہم و استعداد کی رعایت رکھی جائے چنانچہ اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ ان کی فہم کے موافق لائی گئی اور روح میں ہے کہ اس میں ان لوگوں کی مذمت کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء اللہ کے معاملہ میں غلو کرتے ہیں کہ ان سے مدد مانگتے ہیں اور ان کی منتیں مانگتے ہیں۔

○

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ (الحج آیت نمبر ۷۸)

اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے۔

مجاہدہ کی جملہ اقسام | روح میں ہے کہ یہ تمام انواع مجاہدہ کو شامل ہے ان میں سے جہاد بالنفس بھی ہے اور وہ ادائے حقوق و ترک حظوظ سے اس کا تزکیہ کرنا ہے اور اس میں سے جہاد قلب بھی ہے اور وہ اس کا تصفیہ ہے اور کونین سے اس کا تعلق قطع کرنا اور اس میں سے جہاد روح بھی ہے اور وہ ہستی کا فنا کرنا ہے۔

○

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ (الحج آیت ۷۸)

اور تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں۔

تربیت میں سہولت کی ضرورت | اس میں دلالت ہے سہولت فی التربیت پر۔

○

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ (الحج آیت نمبر ۷۸)

اُس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا۔

اچھا لقب دینے کی اصل اس میں بعض صوفیاء کے اس معمول کی اصل ہے کہ جو شخص طریق میں داخل ہوتا ہے اس کو ایک اچھا لقب دیتے ہیں بشرطیکہ مقصود تفاخر اور اہلِ حق سے تفرّد نہ ہو۔

O

اَلَّذِیْنَ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت نمبر۲)

جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔

خشوع قبولیتِ نماز کی شرط ہے یہ آیت صراحتہً دال ہے خشوع کے مطلوب ہونے پر اور روح میں ہے کہ حق یہ ہے کہ یہ صحت صلوٰۃ کی شرط نہیں مگر قبول کی شرط ہے۔

O

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت نمبر۳)

اور جو لغو باتوں سے برکنار رہنے والے ہیں۔

اہل طریقت کے مبالغہ فی الورع کی تصریح اس میں اہلِ طریقت کے مبالغہ فی الورع کی تصریح ہے کہ وہ ایسے امور کو بھی ترک کر دیتے ہیں جن میں نہ ضرر ہو اور نہ نفع جیسا کہ مضر کو ترک کر دیتے ہیں۔

O

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت نمبر۵)

اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

قوتِ شہویہ پر مستولی روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ وہ اپنی قوت شہویہ پر

مستولی[1] ہیں۔

○

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (المؤمنون آیت نمبر ۲۴)

(کافر رئیس کہنے لگے کہ) یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری طرح کا ایک آدمی ہے اور کچھ نہیں۔

کمالِ فیض کی شرط مناسبت ہے | یہ اس پر دال ہے کہ کمال فیض کی شرط مناسبت ہے اور اہلِ طریق اس کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

○

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ (المؤمنون آیت نمبر ۲۵)

بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہوگیا ہے۔

کمالِ فنا سے حاصل شدہ ایک حال | اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا حال نہایت محمود ہے جس کو محجوبین جنون سمجھیں اور یہ کمال فنا سے حاصل ہوتا ہے پس آیت اس کے مطلوب ہونے پر دال ہے۔

○

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا (المؤمنون آیت نمبر ۲۷)

اور مجھ سے کافروں کے بارہ میں کچھ گفتگو مت کرو۔

بعض اہلِ کشف کا دعا کرنے سے عذر | اس میں اصل ہے بعض اہلِ طریق کی اس عادت کی کہ بعض لوگوں سے دعا کر دینے سے متعلق عذر کر دیتے ہیں کہ ان

---

[1] غلبہ کرنے والے۔

کے لیے دعا کا نفع نہ ہونا کشف سے معلوم ہوتا ہے۔

○

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط (المؤمنون آیت نمبر ۵۱)

تم نفیس چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو۔

رہبانیت کا ابطال | اس میں رہبانیّت کا ابطال ہے جس میں بعض غلاۃ مبتلا ہیں۔

○

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ (المؤمنون آیت نمبر ۵۵)

کیا یہ لوگ یوں گمان کر رہے ہیں کہ ہم ان کو جو کچھ مال و اولاد دیتے چلے جاتے ہیں۔

باطنی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے | اسی قیاس پر نعم باطنہ سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے جیسا احوال و مواجید سے کیونکہ وہ کبھی استدراج ہوتا ہے۔

○

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت نمبر ۶۰)

اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔

اپنے نفس اور اپنے اعمال سے بھی مطمئن نہ ہونا چاہیئے

اس میں اس کی تعلیم ہے کہ اپنے اعمال اور اپنے نفس پر کبھی مطمئن نہ ہو۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ قف بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت ۶۷)

تکبر کرتے ہوئے قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے بیہودہ بکتے ہوئے۔

فضائل پر فخر کرنا مذموم ہے یہ قریش کی شان میں ہے کہ وہ بیت اللہ کے خادم ہونے پر فخر کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ فضائل پر اور خصوص اضافیہ پر کہ ہم فلاں بزرگ کی اولاد ہیں یا فلاں مزار کے خادم ہیں یا فلاں فلاں تبرکات کے حامل ہیں یا فلاں سلسلہ میں داخل ہیں فخر کرنا مذموم ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط (المؤمنون آیت نمبر ۷۱)

اور اگر دین حق ان کے خیالات کے تابع ہو جاتا تو تمام آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں بس تباہ ہو جاتے۔

اہل طریق مریدوں کی خواہشات کا اتباع نہیں کرتے اس میں اہل طریق کے معمول کی اصل ہے کہ وہ مریدین کی خواہشوں اور فرمائشوں کا اتباع نہیں کرتے بلکہ حکمت اور مصلحت کا اتباع کرتے ہیں۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ وَّهُوَ قف (المؤمنون آیت ۷۲)

یا آپ (صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہٖ وسلم) ان سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں تو آمدنی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی سب سے بہتر ہے۔

مریدین سے مال طلب کرنے کی مذمت جس شخص کی اصلاح میں سعی کی جائے اس سے مال طلب کرنے کی اس میں مذمت ہے کہ یہ اس مقصود میں مخل ہے۔

تالیفات تھانوی

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ط (المؤمنون آیت نمبر ۹۶)

آپ انکی بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر دیا کیجئے جو بہت ہی اچھا ہو۔

عوام اور اجانب کی بے ادبیوں سے التفات نہ کرنا چاہیئے

بے ادبیوں کی طرف التفات نہ کرنا یہ معاملہ عوام و اجانب کے ساتھ خاص ہے اور خواص و متعلقین کے ساتھ ان کی تادیب کی جائے۔ (یہ) سورہ حجرات میں مذکور ہے۔

O

وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ (المؤمنون آیت ۹۷)

اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) یوں دعا کیجئے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے۔

منتہی کو بھی وساوس آتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منتہین کو بھی وساوس آتے ہیں تو مبتدی ان کے قطع ہونے کی کیسے توقع کر سکتا ہے۔

O

فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت نمبر ۱۰۱)

تو ان میں باہمی رشتہ ناطے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

اہلِ ایمان کو نسبت الی المقبولین نافع ہوگی چونکہ یہ کفار کے حق میں ہے اور وعید میں مفہوم مخالف معتبر ہے اس سے معلوم ہوا کہ اہل ایمان کو نسبت الی المقبولین خواہ صوری ہو یا معنوی نافع ہوگی اور بزرگوں نے سلسلہ کے برکات میں اس کی

تصریح کی ہے۔

○

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (المؤمنون آیت نمبر ۳۹)

میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو عرض کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمایئے اور آپ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

اولیاء اللہ کی عداوت کا انجام جہنّم ہے | چونکہ یہ ماقبل کی علت ہے اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی بڑی شان ہے اور ان سے عداوت کا انجام نار ہے۔

○

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا (المؤمنون آیت ۱۱۵)

ہاں کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی مہمل پیدا کیا ہے۔

نفی تکلیف سے عبثیت لازم ہے | اس میں اعتقاد اباحت کا صریحاً رد ہے کہ نفی تکلیف سے عبثیت لازم ہے۔

○

وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج (النور آیت نمبر ۲)

اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

بعض خطاؤں میں رعایت مضر ہے اس سے ماخوذ ہوتا ہے کہ بعض خطاؤں میں رعایت مضر ہے اور یہ اصل ہے مشائخ کے اس معمول کی کہ مرید کی بعض غلطیوں میں تسامح[1] نہیں کرتے۔

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (النور آیت نمبر۲)

اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے۔

مرید کو تادیب مجمع میں مناسب ہے روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ شیخ جب کسی مرید کی تادیب کرنا چاہیئے اور اس کے نفس کا توڑنا مقصود ہو تو مناسب ہے کہ مریدوں کے مجمع میں ہو کہ اس کی بھی شکستگی ہے اور دوسروں کو بھی عبرت۔

اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً (النور آیت نمبر۲)

زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ کے۔

اخیار کو اشرار سے میل جول نہ رکھنا چاہیئے روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ اخیار کو اشرار سے میل جول نہ رکھنا چاہیئے۔

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا (النور آیت نمبر۵)

اور ان کی گواہی کبھی مت قبول کرو۔

---

[1] آسانی۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

خیر خواہی کی بناء پر عدم مناسبت پر دوسرے کامل سے رجوع کا مشورہ دینا

باوجود توبہ کے ہمیشہ کے لیے یہ عدم قبول شہادت جیسا کہ امام صاحبؒ کا مذہب ہے بعض مشائخ کے اس عادت کی اصل ہے کہ بعض جنایات[1] پر عفو کر دینے کے بعد بھی ان سے خاص تعلق نہیں رکھتے ہاں ان کی خیر خواہی میں اور دوسرے کامل کا پتہ دینے میں جہاں مناسبت کی امید نہ ہو اس کی طرف رجوع کرنے کے لیے مشورہ دینے میں کوتاہی نہیں کرتے۔

لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ (النور آیت نمبر ۱۸)

تم اس کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے۔

مشائخ کو مخالفین کے انکار سے محزون نہ ہونا چاہیئے روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ شیوخ کو اس بات پر محزون نہ ہونا چاہیئے کہ منکرین ان کے ساتھ تشنیع[2] و انکار کے ساتھ پیش آئیں کہ اس سے ترقی ہوتی ہے۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا (النور آیت نمبر ۱۲)

جب تم لوگوں نے یہ بات سُنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں

---

[1] غلطیاں [2] ملامت

نے آپس والوں کے ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا۔

خبروں میں سخت احتیاط اور تحقیق سے کام لینا چاہیئے

اس میں صریح تاکید ہے کہ

خبروں میں سخت احتیاط اور تحقیق سے کام لینا چاہیئے اور یہ اہل اللہ کی عادت لازمہ ہے کہ بعید سے بعید احتمال پر بھی حسن ظن رکھتے ہیں۔

○

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ هٰذَا ق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ (النور آیت نمبر ۱۶)

اور تم نے جب اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے بھی نکالیں، معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے۔

شیخ کے اہل وعیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنا چاہیئے۔

چونکہ اس قصہ میں علاوہ عام گناہ تہمت کے خاص یہ بات بھی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ سے تعرض[1] تھا اور زیادہ انکار کا سبب یہی ہے تو اس بناء پر اس پر دال ہے کہ شیخ کے اہل وعیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنا چاہیئے ان کو ایذا پہنچانا دوسروں کو ایذا پہنچانے سے زیادہ قبیح ہے۔

○

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى

---

[1] مزاحمت کرنا، پیش آنا۔

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ (النور آیت نمبر ۲۱)
اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک وصاف نہ ہوتا۔

مدار کار فضل پر ہے | تصریح ہے کہ مدار کار فضل ہے نہ کہ سعی و مجاہدہ۔

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ (النور آیت نمبر ۲۲)
اور جو لوگ تم میں سے بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں۔

مریدوں کی لغزشوں پر ان سے فیض بند نہ کرنا چاہیئے۔

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ بزرگوں کو مناسب ہے کہ مریدوں کی لغزشوں پر ان سے فیوض کو بند نہ کر دیں۔ کیونکہ مسلمان ہی احق بالخطاب والتکلم والعنایۃ ہیں اور مراد اس سے یہ صیغے ہیں۔ تَلَقَّوْنَهٗ ۔ وَتَقُوْلُوْنَ ۔ وَتَحْسَبُوْنَهٗ ۔ بخلاف منافقین کے کہ ان کا ذکر بصیغہ غیبت ہوا ہے وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ ۔

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ (النور آیت نمبر ۳۰)
یہ ان کے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے۔

تعلیمات حکیم الامت مجدد الملت

غضِ بصر[1] تعلیمِ سلوک کا باب عظیم ہے | چونکہ ذٰلک میں غض بصر بھی داخل ہے جو مقدماتِ زنا سے ہے پس اس میں افعال غیر مرضیہ کے مقدمات کا انسداد[2] ہے اور یہ تعلیم سلوک کا ایک باب عظیم ہے۔

○

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ (النور آیت نمبر ۳۱)

اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر۔

اسرار نااہل کے سامنے پیش نہ کئے جائیں | اس کی نظیر ہے کہ زینت اسرار کو اس کے نامحرم یعنی نااہل سے پوشیدہ رکھنا چاہیئے۔

○

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (النور آیت نمبر ۳۵)

اللہ تعالیٰ نور دینے والا ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا۔

مسئلہ وحدت الوجود کا حاصل | امام غزالی رح نے نور کی تفسیر ظاہر بنفسہٖ و مظہر لغیرہ سے کرکے اس کا مصداق وجود کو ٹھہرایا ہے تو نور السمٰوٰت والارض کے معنی وجود السمٰوٰت والارض ہوئے اور حاصل مسئلہ وحدت الوجود کا یہی ہے۔

○

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط (النور آیت نمبر ۳۵)

اس کے نور کی حالتِ عجیبہ ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اس میں ایک چراغ ہے۔

---

[1] آنکھوں کو نیچے کرنا [2] روک تھام

مؤمن مخلص کی مثال مشکوٰۃ اشارہ ہے مؤمن مخلص کے جوف کی طرف اور زجاجہ قلب کی طرف اور مصباح نور قلب کی طرف اور شجرہ زیتون وحی قرآن کی طرف جس سے قلب منور ہے اور جو کہ باعتبار اصل کے عالم غیب میں سے ہونے کے سبب مقید بالجہت نہیں اور وہ غایت وضوح سے بدوں ایضاح ظاہر ہوا چاہتا ہے اور ایضاح[1] سے اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا (النور آیت نمبر ۳۶)

وہ ایسے گھروں میں ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کا کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔

خانقاہ کا ادب اور حق بقول ابوحیان بیوت عام ہے مساجد اور مدارس اور خانقاہوں کو اور رفع سے مراد ان کی تعظیم قدر پس اس بناء پر اس میں خانقاہوں کی فضیلت ہے جو ذکر کے لیے موضوع ہیں اور ان کی تعظیم قدر یہ ہے کہ جس غرض کے لیے وہ موضوع ہیں وہ عمل میں لائی جائے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (النور آیت نمبر ۳۷)

(وہ لوگ) جن کو اللہ کی یاد سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے والی ہے اور نہ فروخت۔

---

[1] وضاحت کرنا۔

خلوت در انجمن | یہ اصل ہے یادداشت وخلوت[1] در انجمن کی۔

○

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ (النور آیت نمبر ۳۹)

ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کہ پیاسا اس کو پانی خیال کرتا ہے۔

مغرورینِ طریق اپنے اعمال کو حقائق سمجھتے ہیں | یہی حالت ہے مغرورینِ طریق کی کہ اپنے اعمال کو حقائق سمجھتے ہیں حالانکہ وہ محض خیالات ہیں جن کی حقیقت امتحان یا موت کے وقت معلوم ہوجاتی ہے۔

○

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ (النور آیت نمبر ۴۷)

اور یہ لوگ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے اور حکم مانا پھر اس کے بعد ان میں کا ایک گروہ سرتابی کرتا ہے۔

بعض کا مشائخ سے زبان سے اقرار لیکن دل سے انکار | اس میں ان لوگوں کے حال کی طرف بھی اشارہ ہے جو دل سے مشائخ پر انکار کرتے ہیں اور زبان سے

---

[1] خلوت در انجمن یہ ہے کہ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ اور باطن میں بواسطہ ذکر حق تعالیٰ کے ساتھ ہو اور ذکر سے مراد ذکر زبانی وقلبی ہے یعنی غفلت کو حق تعالیٰ کے ذکر سے دور کرنا۔ (شریعت وطریقت ص ۳۵۷)

تالیف: حکیم الامت تھانوی

باتیں بناتے ہیں ۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ (النور آیت ۴۰)

اور جس کو اللہ ہی نور نہ دیئے اس کو نور نہیں ۔

استعداد حق تعالیٰ شانہٗ کا عطیہ ہے | یہ اصل ہے اس کی کہ جس میں استعداد نہیں اس میں فعل نہیں ۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ط (النور آیت نمبر ۴۱)

سب کو اپنی اپنی دعا اور اپنی تسبیح معلوم ہے ۔

جمادات اور حیوانات کے لیے بھی تسبیح اور دعا کا اثبات

اگر اس کو حقیقت پر محمول کیا جائے جیسا کہ ظاہر ہی ہے تو اس سے جمادات و حیوانات کے لیے بھی ادراک اور دعا و تسبیح کا اثبات ہوتا ہے اور اہل کشف اس میں بھی کچھ استبعاد[1] نہیں سمجھتے ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط (النور آیت نمبر ۵۴)

پھر اگر تم لوگ روگردانی کرو گے تو سمجھ رکھو کہ رسول کے ذمہ وہی ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے ۔

---

[1] دور ہونا ۔

شیخ کو کسی کے درپے ہونا مناسب نہیں اس میں دلالت ہے اس پر کہ جو شخص اعراض کرے شیخ کو اس کے درپے ہونا مناسب نہیں اس کا کام صرف تبلیغ کر دینا تھا۔

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ (النور آیت نمبر ۵۴)

اور اگر تم نے ان کی اطاعت کرلی تو تم راہ پر جا لگو گے۔

اتباعِ سُنت سے کشفِ حقائق روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے کشفِ حقائق ہوتا ہے جو حاصل ہے اہتداء[1] کا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص (النور آیت نمبر ۵۵)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا۔

خلافت باطنی یہی حال ہے خلافت باطنی کا یعنی منصب ارشاد ملک القلوب کا کہ وہ ایمان کامل و عمل کامل سے ہوتی ہے۔

اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ (النور آیت نمبر ۶۱)

یا اپنے[2] دوستوں کے گھروں سے۔

---

[1] ہدایت [2] اس سے پہلے اس امر کا بیان ہے کہ کھانا اپنے والدین، بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، خالاؤں یا جس کی چابیاں تمہارے پاس ہوں کے گھروں سے کھانے میں کوئی حرج و مضائقہ نہیں۔

اذن بالقلب اجازت کے حکم میں ہے | یہ آیت اصل ہے اس کی جو بعض اہل طریق سے منقول ہے کہ انہوں نے مرید کے مال میں بدون ان کے ظاہری اذن کے اس قسم کا تصرف کیا کہ علاج نفس کے لیے ان کے خرچ کر ڈالنے کا حکم لازم کر دیا وجہ یہ کہ ان کو اذن بالقلب پر اعتماد تھا ورنہ شبہ میں یہ جائز نہیں۔

○

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ط (النور آیت نمبر ۶۲)

بس مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی ایسے کام پر ہوتے ہیں جس کے لیے مجمع کیا گیا ہے تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں نہیں جاتے۔

مرید کو مستقل ہو کر کوئی کام نہ کرنا چاہیئے | روح میں ہے کہ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مرید کو مستقل ہو کر کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔

○

فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ط . (النور آیت نمبر ۶۲)

تو جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں آپ جس کے لیے چاہیں اجازت دے دیا کریں اور آپ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیا کیجئے۔

شیخ سے دُوری نقصان سے خالی نہیں اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ شیخ کی خدمت سے دور ہونا گو باذن ہو مگر قدرے نقصان سے خالی نہیں۔

○

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط (النور آیت نمبر ۶۳)

تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے۔

شیخ کا ایک خاص ادب و احترام اس میں بھی اشارہ ہے کہ شیخ کا خاص ادب و احترام کرے اور دوسروں سے معاملات میں اس کو ممتاز رکھے۔

○

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ نِ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ج (الفرقان آیت نمبر ۴)

اور کافر لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں نرا جھوٹ ہے جس کو اس شخص نے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس کی مدد کی ہے۔

اولیاء اللہ پر بعض علماء خشک کا طعن ایسا ہی طعن بعض اولیاء امتیین پر بعض خشک علماء نے کیا ہے کہ ان کے بعض مرید علماء ہیں وہ علوم میں ان کی اعانت کرتے ہیں۔

○

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ط (الفرقان آیت نمبر ۷)

یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ وہ کھانا کھاتا ہے اور

بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

اولیاء لوازمِ بشریت سے ماورا نہیں ہوتے | روح میں ہے کہ اس میں ان لوگوں کے حالت کے

قصور کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء اللہ پر اس وجہ سے انکار کرتے ہیں کہ وہ لوازمِ بشریت کھانے پینے وغیرہ میں ان کے ساتھ مشارکت[1] رکھتے ہیں۔

○

لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ (الفرقان آیت نمبر)

اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ وہ اس کے ساتھ رہ کر ڈراتا۔

معیارِ کمال خوارق نہیں | اس میں اس شخص پر رد ہے جو کمال کا معیار خوارق کو قرار دیتا ہے۔

○

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ (الفرقان آیت نمبر۲۱)

اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونے سے اندیشہ نہیں کرتے وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔

احوالِ باطنیہ غیر اختیاریہ کے منتظر رہنے کا منشاء تکبر ہے | اس میں اس شخص کی مذمت

کی طرف اشارہ ہے جو سلوک میں احوال باطنہ غیر اختیاریہ کا منتظر رہتا ہے اور اس طرف اشارہ ہے کہ منشاء اس انتظار کا حقیقت میں تکبر ہے اور اپنے مجاہدات و اعمال پر استحقاق کا دعویٰ۔

○

---

[1] شریک ہونا

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۲۲)

جس روز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس روز مجرموں کے لیے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے کہ پناہ ہے پناہ ہے۔

بعض کے مضر حالات اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حالات (مذکورہ بالا) بعض کے لیے مضر ہوتے ہیں جس کو مشائخ اہلِ تربیت جانتے ہیں۔

○

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۲۳)

اور ہم ان کے ان کاموں کی طرف جو کہ وہ کر چکے تھے متوجہ ہوں گے سو ان کو ایسا کر دیں گے جیسا پریشان غبار۔

عُجب حابط اعمال ہے اس میں دو مسئلے ہیں اوّل یہ کہ بدوں باطن کے محض ظاہری عمل معتدبہ نہیں اور یہ گویا قوم کا اجماعی مسئلہ ہے اور وہ دوسرا جو روح میں ابن عطاء سے مذکور ہے انہوں نے ان اعمال کو نگاہ رضا سے دیکھا پس ہماری نگاہ سے گر گئے (یعنی عُجب حابط اعمال ہے)

○

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۲۷)

اور جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول کے ساتھ راہ پر لگ جاتا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اشرار کی صحبت سے تحذیر اس میں اشرار کی صحبت سے تحذیر[1] ہے اور اشرار کی تفسیر ہے کہ جو ذکر اللہ سے بعید ہونے کا سبب ہو جائے۔

○

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ (الفرقان آیت نمبر ۳۱)

اور ہم اسی طرح مجرم لوگوں میں سے ہر نبی کے دشمن بناتے رہتے ہیں۔

اولیاء اللہ سے عداوت سوء خاتمہ کی علامت ہے روح میں ہے کہ اگر اس کو اس قول کے ساتھ ملایا جائے کہ ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے تو اس سے یہ بات بھی لازم آتی ہے کہ ہر ولی کا بھی ایک عدد (دشمن) ہوتا ہے اور اس میں ایسے شخص کی بدحالی کی طرف بھی اشارہ ہے جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھے اسی واسطے کہا گیا ہے کہ ان کی عداوت سوءِ خاتمہ کی علامت ہے۔

○

كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۳۲)

اس طرح اس لیے ہے تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے آپ کے دل کو قوی رکھیں اور ہم نے اس کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے۔

سالک کو تاخیر سے گھبرانا نہ چاہیئے اور اسی طرح ثمرات اور مقامات میں جو تدریج ہوتی اور رسوخ ہو جائے کیونکہ جو چیز جلدی آتی ہے جلدی جاتی ہے۔ تو سالک کو دیر ہونے سے تنگ نہ ہونا چاہیئے بلکہ صبر کرنا چاہیئے۔

○

---

[1] ڈرانا۔

الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ (الفرقان آیت نمبر ۳۴)
یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مونہوں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائینگے۔

طبیعت کے موافق چلنے والوں کا حشر

روح میں ہے کہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ طبیعت کی جہت کی طرف متوجہ تھے اسی واسطے سرنگوں محشور ہوئے۔

○

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (الفرقان آیت نمبر ۴۳)
کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہشات نفسانی کو بنا رکھا ہے۔

خواہشِ نفسانی کے اتباع کی مذمت

اس میں خواہشِ نفسانی کے اتباع کی مذمت ہے اور اس سے اس قول کی اصل بھی نکل آئی کل ما شغلك عن الحق فهو طاغوتك۔

○

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (الفرقان آیت ۴۵)
کیا تو نے اپنے پروردگار پر نظر نہیں کی کہ اس نے سایہ کو کیونکر پھیلایا ہے۔

ممکنات کو ظل واجب کہنا قوم میں شائع ہے

حاصل تقریر روح کا یہ ہے کہ نورِ حقیقی کا ماسوا کہ واقع میں ظلمت ہے ظل ہے اور صانع عالم جو کہ معطی نور وجود ہے شمس کے مشابہ ہے اگر مشیت الٰہیہ ہوتی تو اس کو کتم عدم میں ساکن رکھتا مگر شمس کو اس کی دلیل یعنی شاہد بنایا گیا جیسے ارشاد ہے۔ الم تر کیف مد ربك الظل ولو شاء لجعله ساكنا ثم جعلنا الشمس عليه دليلا پھر بتدریج اس کو منقبض کر لیا جیسے ارشاد ہے ثم قبضناه الينا قبضا يسيرا۔ اور کل شئی ھالك الا وجھه۔ اور ممکنات کو ظل واجب کہنا قوم میں شائع ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۴۷)

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز بنایا۔ اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا۔

رات احوالِ باطنہ اور گریہ وزاری کی ساتر ہے روح میں لباسًا سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ رات تمہارے احوالِ باطنہ، شوق و وجد گریہ وزاری کی ساتر[1] ہے اور نوم تعب مجاہدات سے تمہارے ابدان کی راحت ہے اور نہار میں اپنی ضروریات معاش کے لیے چلتے پھرتے ہو پس اس مجموعہ میں کئی فائدے ہیں اوّل یہ کہ اپنے احوالِ باطنہ کو مخفی رکھنا چاہیئے دوسرے صاحبِ مجاہدات کو ضرورت کے موافق استراحت چاہیئے تیسرے طلب معاش کی اجازت ہے چوتھے یہ کہ طلب معاش منافی طریقت نہیں۔

○

وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا ۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ (الفرقان آیت نمبر ۴۸)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں۔

قبل وصول آثار ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح واصل[2] کو قبل وصول آثار وصول کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

○

---

[1] چھپانے والی [2] اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ذوقی حضور و تعلق ہو جائے اور غیر سے غفلت و ذہول جب یہ نسبت متصل ہو جائے اس کو وصل کہتے ہیں (شریعت و طریقت ص ۳۷)

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ (الفرقان آیت نمبر ۵۳)

اور وہ ایسا ہے جس نے دو دریاؤں کو ملایا جن میں ایک تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک شور تلخ ہے۔

صفاتِ ذمیمہ اور صفاتِ حمیدہ میں امتیاز ہے اسی کی نظیر ہے بحر روح جو شیریں یعنی موصوف بصفات حمیدہ ہے اور بحر نفس جو تلخ یعنی موصوف بصفات ذمیمہ ہے اور بعض اوقات ایک دوسرے سے ملتبس[1] معلوم ہوتے ہیں مگر واقع میں دونوں میں امتیاز[2] ہے جس کو مبصر[3] معلوم کرتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۶۲)

اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے اس شخص کے لیے جو سمجھنا چاہیئے یا شکر کرنا چاہیئے۔

قبض و بسط کی حکمت یعنی ایک دوسرے کا قائم مقام ہے اس امر میں کہ جو عمل ایک میں کرنے کا تھا وہ کسی عارض سے نہ ہو سکا تو دوسرے میں کرے اور بعض نے یہ تفسیر کی ہے کہ دونوں کے آنے جانے میں تعاقب کا سلسلہ جاری ہے اور دوسری تفسیر پر یہ نظیر ہے قبض و بسط کی حکمت، تذکر و شکر کے لیے یکے بعد دیگرے وارد ہوتا رہتا ہے جیسا اہلِ سلوک اس حکمت کو سمجھتے ہیں۔

---

[1] ملے ہوئے [2] فرق [3] دیکھنے والا۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ
اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ
مُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا
وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا
مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ
يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ
فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (الفرقان آیت نمبر ۶۳ تا ۷۶)

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پہ عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب
اُن سے جہالت والے لوگ بات کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں اور جو راتوں کو اپنے
رب کے آگے سجدہ اور قیام میں لگے رہتے ہیں اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار

ہم سے جہنم کے عذاب کو دُور رکھیئے کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے بے شک وہ جہنم بُرا ٹھکانا ہے اور بُرا مقام ہے اور وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور اُن کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پہ ہوتا ہے اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو سزا سے اُس کو سابقہ پڑے گا کہ قیامت کے روز اُس کا عذاب بڑھتا چلا جاوے گا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آوے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عنایت فرماوے گا اور اللہ تعالیٰ غفور ہے رحیم ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے، اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس کو ہو کر گذریں تو سنجیدگی کے ساتھ گذر جاتے ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ جس وقت اُن کو اللہ کے احکام کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے اور وہ ایسے ہیں کہ دُعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے ایسے لوگوں کو بالاخانے ملیں گے بوجہ اُن کے ثابت قدم رہنے کے اور اُن کو اس میں بقاء کی دعا اور سلام ملے گا اُس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اوصاف

یہ آیتیں اولیاء اللہ کی صفات کی جامع ہیں مثلاً تواضع اس جملہ میں یمشون علی الارض ھونًا اور تسامح اس جملہ میں واذا خاطبھم الجاھلون الخ اور صلوٰۃ اللیل اس جملہ میں والذین یبیتون الخ اور خوفِ الٰہی اس جملہ میں والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم اور عدل افاضہ میں اس جملہ میں والذین اذا انفقوا الخ اس طرح سے کہ انفاق عام ہو اور فنا نفس

اس جملہ میں یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت اس طرح سے کہ تبدیل ملکات مراد ہو اور ترک لغو اس جملہ میں واذا مروا باللغو الخ اور باقیات صالحات پہ حریص ہونا اس جملہ میں واجعلنا للمتقین اماما (اور تفصیل اصل رسالہ عربی میں ہے) ۔

○

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ (الفرقان آیت ۷۷)

آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب تمہاری ذرا بھی پرواہ نہ کرے گا اگر تم عبادت نہ کرو گے سو تم تو جھوٹا سمجھتے ہو تو عنقریب یہ وبال ہوگا ۔

بغیر اعمال صالحہ کے محض تبرکات یا صالحین سے انتساب پر نجات کا زعم ہے

اس میں اس شخص پر رد ہے جو محض کسی صالح کے انتساب پر یا بعض تبرکات کے اعتماد پر بدوں عمل نجات یا مقبولیت کا زعم کرتا ہے جیسے بہت سے جاہل صوفی بنے ہوئے ہیں ۔

○

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۳)

شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر جان دے دیں گے ۔

آدابِ شیوخ اس میں ان امور پہ دلالت ہے نمبر ۱۔ آپ اپنی امت پر کمالِ شفقت رکھتے تھے نمبر ۲۔ ایمان کا فرض پہ حرص کرنا بحکم ازلی کے منافی نہیں نمبر ۳۔ شفقت میں اعتدال مناسب ہے کہ جو شخص ہدایت نہ پائے اس پہ حزن نہ کیا جائے اور یہ سب آداب شیوخ میں سے ہے ۔ نمبر ۴۔ کسی کی اصلاح شیخ کے اختیار و قدرت و تصرف میں نہیں ۔

○

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر۴)

اگر ہم چاہیں تو اُن پر آسمان سے ایک بڑی نشانی نازل کر دیں پھر ان کی گردنیں اس نشانی سے پست ہو جائیں۔

باطن میں تصرّف کرنا ایک قسم کا تصرف ہے | مگر اس لیے اس شان کا نشان نازل نہیں کیا گیا کہ حق تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ لوگوں کو ایمان کی طرف مضطر نہ کیا جائے کذا فی الروح۔

احقر کہتا ہے کہ چونکہ باطن میں تصرف کرنا ایک قسم کا الجاء اور جبر ہے اس لیے محققین نے امر ارشاد میں اس کو پسند نہیں کیا۔

○

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر۱۰)

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا کہ تم ان ظالم لوگوں کے یعنی فرعون کے پاس جاؤ۔

گمراہ کے ساتھ الزام حجت میں تلطف برتا جائے | اس میں کئی امر کی طرف اشارہ ہے نمبر۱۔ امور دینیہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں نمبر۲ گمراہ کے ساتھ الزام حجت میں تلطف برتا جائے (چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے) نمبر۳۔ ایسے شخص سے بے رخی نہ کی جاوے جس کو تم نے بچپن میں پالا مگر بڑے ہونے پر خدا تعالیٰ نے اس کو فضیلت دے دی ہو۔

○

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۱۳)

اور میرا دل تنگ ہونے لگتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی اس لیے ہارون کے پاس وحی بھیج دیجئے۔

امورِ طبعیہ اور کمال میں منافات نہیں | اس سے معلوم ہوا کہ امور طبعیہ اور کمال میں منافات[1] نہیں اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے فَأَخَافُ فرمانے سے بھی یہ ہی معلوم ہوا۔

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۲۰)

موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔

صادقین کے اخلاق | اس سے کس قدر سادگی بے تکلفی و صدق ثابت ہوتا ہے کہ لوگ عادۃً اپنے خوف کو اور قاتل ہونے کو ظاہراً نقص سمجھے جاتے ہیں پوشیدہ کرتے ہیں یا تاویل کرتے ہیں آپ نے صاف صاف سب اقرار فرما لیا (یہی اخلاق ہوتے ہیں صادقین کے)۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۲۲)

اور وہ یہ نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت میں ڈال رکھا۔

کافر کے احسان سے متعلق بزرگوں کی عادات | اس آیت کی دو

---

[1] ایک دوسرے کو نفی کرنا۔

توجیہیں ہیں جو اصل عربی میں مذکور ہیں ایک پر فرعون کے امتنان کا رد ہے اور ایک پر نعمت فرعون کا اقرار ہے اور کافر کے احسان کے متعلق بزرگوں کی دونوں منقول ہیں لیکن اصل تالی ہے جب کوئی عارض پیش نہ آئے تائید اس کی یوسف علیہ السلام کے اس قول سے ہوتی ہے۔

اور اوّل غلبہ حال سے ہوتا ہے کہ جب اس کی مبغوضیت عنداللہ کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کی نعمت کی طرف التفات نہیں رہتا خصوص جب کوئی عارض بھی پیش آجائے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۲۳)

فرعون نے کہا کہ رب العالمین کی ماہیت کیا ہے۔

حق تعالیٰ کی معرفت بالکنہ نہیں ہوسکتی فرعون نے لفظ ما سے ماہیت رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صفات سے جواب دیا اس سے وہ مسئلہ صاف ثابت ہوگیا کہ حق تعالیٰ کی معرفت بالکنہ نہیں ہوسکتی صرف بالوجہ ہوسکتی ہے۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۳۸)

غرض وہ جادوگر ایک معین دن کے خاص وقت پر جمع ہوگئے۔

اہل باطل کے مجامع میں دینی غرض سے جانا جائز ہے سورۂ طٰہٰ میں اس کی تعیین کی تصریح ہے کہ وہ یوم الزینت تھا اس سے معلوم ہوا کہ اہل باطل کے ایسے مجامع میں کسی دینی غرض سے جانا جائز ہے جس کو طالب جاہ علماء بوجہ خلاف وضع ہونے کے کبھی گوارہ نہیں کرتے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ (الشعراء آیت ۴۳)
موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم کو جو کچھ ڈالنا ہو ڈالو۔

مصلحت دینیہ کے سبب بعض بزرگوں کی بعض منکرات سے چشم پوشی کی اصل

ظاہراً اس میں امر ہے عمل بالسحر کا لیکن مقصود آپ کا ابطال تھا ان کے سحر کا اور وہ موقوف تھا اس کے اظہار پر اس لیے اظہار کا اذن دیا جیسے زندیق سے کہا جائے کہ اپنے دعویٰ باطلہ پر دلیل قائم کر، اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کی اقامت کے بعد رد کیا جائے گا پس بعض بزرگوں سے جو بعض منکرات پر چشم پوشی منقول ہے ایسا ہی عذر ان کے اس فعل میں ہے کہ مقصود ان کا کوئی مصلحت دینیہ ہوتی ہے جو اس وقت خفی ہے اور آئندہ ظاہر ہو جائے گی۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا ۝ (الشعراء آیت نمبر ۴۶)
سو جادوگر سب سجدہ میں گر پڑے۔

جذبہ الٰہیہ کا اثبات اس میں اثبات ہے جذبہ الٰہیہ کا جس کا بکثرت بزرگوں کے کلام میں ذکر ہے۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۚ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۵۰)
انہوں نے جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں ہم اپنے مالک کے پاس جا پہنچیں گے۔

اشتیاق الی الموت پس جیسے اس میں عدم مبالات[1] ہے قتل کی اسی طرح اشتیاق الی الموت بھی ہے۔

[1] خوف نہ رکھنا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

۱۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۵۲)
۲۔ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۶۲)

(۱) اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا کہ میرے بندوں کو شب شب نکال لے جاؤ تم لوگوں کا تعاقب کیا جائے گا۔

(۲) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ہرگز نہیں کیونکہ میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے وہ مجھ کو بھی راستہ بتلائے گا۔

عارف اسباب سے توسط کے ساتھ تمسک کرتا ہے

اس میں مسئلہ یہ ہے کہ تدبیر و ترک تدبیر میں تعدیل چاہیئے چنانچہ تدبیر تو یہ بتلائی گئی کہ بنی اسرائیل کو لے کر شب شب چلے جاؤ پھر جب انہوں نے پکڑے جانے کا اندیشہ ظاہر کیا جس سے مقصود یہ تھا کہ کچھ تدبیر کی جائے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کو اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ فرما کر یہ بتلایا کہ حق تعالیٰ کی تدبیر کے ہوتے ہوئے ہماری تدبیر کی ضرورت نہیں اور عارف کی یہی شان ہوتی ہے کہ اسباب سے توسط کے ساتھ تمسک کرتا ہے مگر اس میں مبالغہ نہیں کرتا۔

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ (الشعراء آیت ۶۳)

چنانچہ وہ پھٹ گیا اور ہر حصہ اتنا تھا جیسا بڑا پہاڑ۔

بعض اولیاء اللہ کے ہاتھ پر کرامت ظاہر ہونے کی حکمت

روح میں ہے کہ گو حق تعالیٰ بدون اس طریقہ کے بھی فلق بحر پر قادر تھے مگر اس طریق میں موسیٰ علیہ السلام کی عظمت ظاہر فرمانا تھا اور یہی حکمت ہوتی ہے اولیاء اللہ کے ہاتھ پر خوارق ظاہر ہونے کی اسی لیے اس کو

کرامت کہتے ہیں۔

○

فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۷۷، ۷۸)

پھر وہی مجھ کو رہنمائی کرتا ہے اور جو کہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔

ادب اور عبدیت کا پورا اظہار اس میں ادب اور عبدیت کا پورا اظہار ہے کہ اس میں ابراہیم (علیہ السلام) نے یہ بتلا دیا کہ جس طرح دینی نعمت یعنی ہدایت کی مجھ کو احتیاج ہے اسی طرح دنیوی نعمت کھانے پینے کی بھی احتیاج ہے بخلاف جاہل مدعیان زہد کے کہ وہ دنیوی نعمتوں کی تحقیر کرتے ہیں اور اس سے اپنا استغناء ظاہر کرتے ہیں۔

○

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۸۰)

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔

ادب اور امانت کی رعایت مرض کو جو کہ ایک گونہ نقص ہے اپنی طرف نسبت کرنا اور شفاء کو جو کہ فی نفسہٖ کمال ہے حق تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا رعایت ہے ادب اور امانت کی۔ اسناد میں شبہ نہ کیا جائے کہ وہ بوجہ عموم کے نقص سے نکل گیا۔

○

وَالَّذِيْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ (الشعراء آیت ۸۲)

اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاریوں کو قیامت کے روز معاف کر دے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو ادب | اس میں دو ادب ہیں ایک اپنی اجتہادی غلطی کو سمجھنا اور اس کو خطیۂ فرمانا، دوسری مغفرت کا لفظاً جزم نہ کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ پر کسی امر کا واجب نہ ہونا ظاہر ہو۔

○

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۸۳)
اے میرے پروردگار مجھ کو حکمت عطا فرما اور مجھ کو نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما۔

سالک کو ہمیشہ طلب اور ترقی کی فکر میں مگن رہنا چاہیئے | پہلا جملہ قوت علمیہ کی طرف اور دوسرا جملہ قوت عملیہ کی طرف اشارہ ہے اور یہ دونوں آپ کو حاصل تھے پھر اُن کے طلب کرنے میں اشارہ ہے کہ سالک کو کسی حد پر ٹھہرنا نہ چاہیئے بلکہ ہمیشہ طلب اور ترقی میں لگا رہے اور الحقنی کے عنوان میں تواضع بھی ہے کہ صالح ہونا تو بڑا درجہ ہے صالحین ہی میں ملحق[1] ہی ہو جاؤں۔

○

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۸۵)
اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر۔

جنت سے استغناء کا دعویٰ درست نہیں | اس میں اس شخص پر رد ہے جو جنت سے استغناء[2] کا دعویٰ کرتا ہے مگر مغلوب الحال مستثنیٰ ہے۔

---

[1] جڑا ہوا [2] بے پرواہ ہونا۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۸۴)
اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ۔

اپنے سلسلہ کے بقاء کی تمنا کا ثبوت | بعض اہل اللہ نے اپنے سلسلہ کے بقا کی تمنا کی ہے اس میں اس کی اصل ہے۔

○

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۱۱۱)
وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم تم کو مانیں گے حالانکہ رذیل لوگ تمہارے ساتھ ہو لیے ہیں۔

اہل اللہ کے نسب یا صناعت میں کم درجہ ہونے کے سبب عار نہ کرنا چاہیئے

بعض لوگ بعض اہل اللہ سے محض ان کے نسب یا صناعت کے کم درجہ ہونے کے سبب عار کرتے ہیں اور ان سے استفادہ نہیں کرتے اس میں اس کی مذمت ہے۔

○

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۱۱۸)
سو آپ میرے اور ان کے میں ایک فیصلہ کر دیجئے اور مجھ کو اور ایماندار میرے ساتھ میں ان کو نجات دیجئے۔

دین کو ضرر پہنچانے والے کے حق میں بد دعا کرنا جائز ہے

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص جو دین کو ضرر پہنچادے اس کے لیے بد دعا کرنا کمال صبر و حلم کے منافی نہیں اور لوگوں کا اصرار بالدین اس آیت میں ہے ان تذرھم یضلوا عبادك۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۱۲۸)
کیا تم ہر اونچے مقام پر ایک یادگار بناتے ہو جس کو محض فضول بناتے ہو۔

عبث قول و فعل کی مذمت | اس میں عبث کی مذمت صریح ہے خواہ قول ہو یا فعل۔

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۱۲۹)
اور بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے دنیا میں تم کو ہمیشہ رہنا ہے۔

طمع خلود اور کافروں کے کام | باوجودیکہ ان کو خلود کی امید نہ تھی مگر چونکہ ان کا عمل اس شخص کے عمل کے مشابہ تھا جو خلود کی امید رکھتا ہے اس سے ان کے لیے طمع خلود ثابت فرمائی اسی بناء پر جو شخص کافروں کا کام کرے اس کو صوفیاء کے کلام میں کافر کہہ دیا جاتا ہے اور احادیث میں بھی بکثرت موجود ہے۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۱۳۰)
اور جب کسی پر دار و گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر بن کر دار و گیر کرتے ہیں۔

کونسی بطش منافی طریق نہیں | روح میں ہے یعنی جس میں نہ رحم ہو نہ تادیب[1] کا قصد ہو نہ انجام پر نظر اس سے معلوم ہوا کہ جس بطش[2] میں یہ امور ہوں وہ اصلاح ہے اور منافی طریق نہیں۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ فَاَخَذَهُمُ

---

[1] ادب سکھانا [2] مضبوط پکڑنا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

الْعَذَابُ ط (الشعراء آیت نمبر ۱۵۹)

سو انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا پھر پشیمان ہو گئے پھر عذاب نے ان کو آن لیا۔

توبہ میں صرف ندامت طبعیہ کافی نہیں

اس ندامت کے نافع نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنے فعل کی تلافی ایمان سے نہیں کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ میں صرف ندامت طبعیہ کافی نہیں ندامت عقلیہ چاہیئے۔

○

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (الشعراء آیت نمبر ۱۸۶)

اور تم تو محض ہماری طرح ایک آدمی ہو۔

اولیاء اللہ میں بھی لوازم بشریہ ہوتے ہیں

اسی طرح بعض جہلاء منکرین اولیاء اللہ کو ان کے لوازم بشریہ طبعیہ کی بناء پر حقیر سمجھتے ہیں۔

○

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (الشعراء آیت ۱۸۷)

سو اگر تم سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔

کسی بزرگ کے انکار پر فوراً وبال نازل ہونا ضروری نہیں

اسی طرح بعض جہلاء کسی بزرگ کے انکار کے بعد وبال نازل نہ ہونے سے اپنے انکار کے قبیح نہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

○

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (الشعراء آیت نمبر ۱۸۸)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

شعیب (علیہ السلام) بولے کہ تمہارے اعمال کو میرا رب خوب جانتا ہے۔

خوارق اہلِ اللہ کے قبضہ میں نہیں اس سے معلوم ہوا کہ خوارق اہل اللہ کے قبضہ میں نہیں۔

○

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۔ (الشعراء آیت ۱۹۳ تا ۱۹۴)

اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے آپ کے قلب پر صاف عربی زبان میں تاکہ آپ منجملہ ڈرانے والوں کے ہوں۔

قلب میں بھی سمع و بصر ہیں بلسان متعلق ہے نزل کے جو مقید تھا۔ علیٰ قلبک کے ساتھ اس سے ثابت ہوا کہ وارد قلبی کبھی الفاظ سے بھی مقرون ہوتا ہے اور علیٰ قلبک کے تخصیص کی وجہ روح میں یہ بیان کی ہے کہ آپ کے قلب کو ایک سامعہ مخصوصہ دیا گیا تھا جس طرح آپ کے قلب کو ایک باصرہ دیا گیا تھا جس کا ذکر اس آیت میں ہے ماکذب الفؤاد مارای تو اس تقریر کی بناء پر یہ بھی ثابت ہوا کہ قلب میں بھی سمع و بصر ہیں جیسے ظاہر میں ہیں اور اسی تقریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کبھی یہ سمع و بصر ظاہری کے ساتھ مجتمع ہو جاتے ہیں اور اس حالت میں ادراک کو کبھی مدرک ظاہری باطنی کی طرف۔ اور صوفیاء ان تینوں مسائل کے قائل ہیں اور اس کی پوری تحقیق اصل عربی میں ہے۔

○

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۲۱۳)

سو تم خدا کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت مت کرنا کبھی تم کو سزا ہونے لگے۔

ولی سے بھی کبھی تکالیفِ شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں اس میں تصریح ہے کہ ولی کبھی ایسے درجہ پر نہیں پہنچتا جس میں اس سے تکالیفِ شرعیہ ساقط ہوجائیں کیونکہ ولی کا درجہ نبی پر فائق نہیں ہوتا پھر جب نبی کے لیے یہ جائز نہیں تو ولی کے لیے کیسے جائز ہوگا۔

○

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۲۱۴)

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرائیے۔

اقربین کا حجاب بہت سخت ہوتا ہے روح میں ہے کہ اس میں اشارہ نسب کے ساتھ جب ایمان منضم نہ ہو وہ بالکل نافع نہیں ہوتا اور چونکہ قرابت کا حجاب بہت سخت ہوتا ہے اس لیے اقربین کے انذار کا حکم کیا گیا۔

○

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت نمبر ۲۱۵)

اور ان لوگوں کے ساتھ فروتنی سے پیش آئیے جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلیں۔

مخلص تابعین سے تواضع و نرمی سے پیش آنا چاہیے اس میں شیوخ کو تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے مخلص تابعین سے نرمی و تواضع کے ساتھ پیش آیا کریں تاکہ وہ مسرور ہوں۔

○

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

بالعطف: حکیم الامت تھانوی

تَعْمَلُوْنَ ○ (الشعراء آیت نمبر ۲۱۶)

اور اگر یہ لوگ آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے افعال سے بیزار ہوں۔

طریق سے مخالف کو تبری کرنا چاہیئے | اس میں دلالت ہے اس پر کہ جو شخص طریق سے مخالف ہو اس سے شیخ کو تبری[1] کر دینا چاہیئے اور اس تبری کی اس کو اطلاع بھی کر دے۔

○

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ (الشعراء آیت نمبر ۲۱۷)

اور آپ خدائے قادر رحیم پر توکل رکھیئے۔

مقامِ توکل | اس میں تعلیم ہے مقام توکل کی جو کہ معروف و اتفاقی ہے۔

○

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ○ (الشعراء آیت ۲۱۹)

اور نمازیوں کے ساتھ آپ کی نسبت و برخاست کو دیکھتا ہے۔

مریدین کے احوال تربیت شیخ کے ذمہ ہے | بعض تفاسیر پر اس میں دلالت ہے کہ شیخ کو مناسب ہے کہ جو احوال تربیت کے متعلق ہیں ان میں مریدوں کی نگرانی کیا کرے۔

○

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ○ (الشعراء آیت نمبر ۲۲۱)

کیا میں تم کو بتلاؤں کس پر شیاطین اترا کرتے ہیں۔

---

[1] چھوڑ دینا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

شیطان طالب صادق متقی کے دین کو ضرر نہیں پہنچا سکتا

اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ شیطان طالب صادق متقی کے اندر ایسا تصرف نہیں کر سکتا جس سے اس کے دین کو ضرر پہنچا سکے۔

○

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا (الشعراء آیت نمبر ۲۲۶)

ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے اور انہوں نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا۔

عارفین کے اشعار کہنے کا سبب

روح میں ہے کہ یہ استثناء ہے ان شعراء جو مؤمن صالح اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہیں اور ان کے اشعار بھی توحید و ترغیب آخرت و زھد فی الدنیا وغیرہ میں ہوتے ہیں اور جلیل القدر حضرات سے شعر کی مدح منقول ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی ارشاد ہے کہ شعر میزان ہے عقل کی۔ مختصراً اور کچھ تو بات ہے جو بڑے بڑے عارفین اور عشاق عربی وعجمی اکثر مقامات و احوال کو اشعار ہی سے زیادہ کرتے ہیں اور شعر میں جو کیفیت و تاثیر کی ہے جو کہ نثر میں نہیں اس کا تو کوئی انکار ہی نہیں کر سکتا اور چونکہ یہ تاثیر خود ہی مطلوب ہے اس حیثیت سے اس کو نثر پر ترجیح ہوگی اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر کو حکمت فرمایا ہے بجز اس نثر کے جس میں یہ تاثیر اکثر و اقوی ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام۔

○

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا

لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۴)

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کی نظر میں مرغوب کر رکھے ہیں سو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔

شہادتِ قلب ہر شخص کی معتبر نہیں | یہ اس پر دلال ہے کہ شہادتِ قلب ہر شخص کی معتبر نہیں۔

○

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ (النمل آیت ۷)

جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔

تجلّی مثالی | یہ دو مسئلوں پر دال ہے کہ صاحب کشف اپنے مکشوف کی حقیقت نہ جانے اور دوسرا مسئلہ تجلی مثالی کا صحیح ہونا۔

○

اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۱۰)

اور ہمارے حضور میں پیغمبر نہیں ڈرا کرتے۔

انبیاء علیہم السلام کے وحی کے وقت کی حالت | لدی قرب کے لیے موضوع ہے اور مراد حالت قرب سے حالت وحی ہے مطلب یہ ہوا کہ وحی کے وقت بوجہ اس میں مستغرق ہونے کے خوفناک چیزوں سے بھی خوف کا احساس نہیں ہوتا اور بعض نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ میرے غیر سے خوف نہ ہونا چاہیئے تو اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ کسی وقت خوف تو ہوتا ہے۔ مگر مغلوب ہونے کے سبب محسوس نہیں ہوتا دوسرا یہ کہ بعض احوال میں مطلقاً خوف بھی زائل ہو جاتا ہے جیسا موسیٰ علیہ السلام کو اوّلاً خوف ہوا پھر اس کے ازالہ کا حکم ہوا۔

تالیفات اشرفیہ

وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۱۵)

اور ان دونوں نے کہا کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔

کاملین میں غلبہ فناء کے آثار کا ہر وقت مستمر رہنا لازم نہیں

آیت اس پر دال ہے کہ کاملین میں غلبہ فناء کے آثار کا ہر وقت مستمر رہنا لازم نہیں چنانچہ دونوں حضرات (حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام) فنا کے اعلیٰ مقام پر تھے اور باوجود اس کے ان کو اپنے کمالات کی طرف التفات ہوا اور ظاہر ہے کہ یہ التفات غلبہ آثارِ فنا کے ساتھ مجتمع نہیں ہو سکتا۔

دوسرے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اظہارِ نعمت عجب وکبر میں داخل نہیں البتہ جو براہِ عجب وکبر ہو وہ مذموم ہے۔

وَاُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ (النمل آیت نمبر ۱۶)

اور ہم کو ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں۔

منتہی کے لیے مال اور ملک کمال میں تنافی نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ منتہی کے لیے مال اور ملک کمال میں تنافی نہیں۔

لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۱۸)

کہیں تم کو سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ

کچل ڈالیں۔

انبیاء اور اولیاء (علیہم السلام) کو علم غیب نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو علم غیب نہیں۔

○

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۲۴)

میں نے اس کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے۔ اور ان کو راہ سے روک رکھا ہے سو وہ راہ پر نہیں چلتے۔

بہائم میں بقدر ضرورت علم و معرفت موجود ہے ہدہد کی یہ تقریر اس پر دال ہے کہ بہائم میں بقدر ضرورت علم و معرفت موجود ہے۔

○

بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۳۶)

ہاں تم ہی اپنے اس ہدیہ پر اتراتے ہوگے۔

کفار کا ہدیہ بمصلحت رد کیا جا سکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب کفار کے ہدایا رد کر دینے میں دینی مصلحت ہو ان کا رد کر دینا مستحب ہے۔

○

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ (النمل آیت نمبر ۴۰)

تالیفات اشرفیہ

جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا میں اس کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لاکر کھڑا کر سکتا ہوں۔

دلیل صحتِ خوارق یہ دلیل ہے صحتِ خوارق کی۔

○

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (النمل آیت نمبر ۴۱)

سلیمان (علیہ السلام) نے حکم دیا کہ اس کے لیے اس کے تخت کی صورت کو بدل دو ہم دیکھیں اس کو اس کا پتہ لگتا ہے یا نہیں یا اس کا انہیں میں شمار ہے جن کو پتہ نہیں لگتا۔

طریق میں داخل ہونے والے کا امتحان اس سے طریق میں داخل ہونے والے کا امتحان ثابت ہوتا ہے۔

○

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ (النمل آیت نمبر ۵۹)

آپ کہئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے۔

معاندین کی ہلاکت پر مسرور ہونا کیسا ہے؟ روح میں ہے کہ بعض کے نزدیک اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ کفار امم کے ہلاک ہونے پر حق تعالیٰ کی حمد فرمائیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

تو اس سے معلوم ہوا کہ معاندین[1] کی ہلاکت پر مسرور ہونا جبکہ اس کا باعث دنیا نہ ہو اخلاق[2] فاضلہ کے منافی نہیں۔

○

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ (النمل آیت نمبر ۶۰)

یا وہ ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا اور اس نے آسمان سے پانی برسایا۔

وصول الی الحق کے لیے خلائق میں نظر کرنا مطلوب ہے

اس میں اس پر دلالت ہے کہ خلائق میں نظر کرنا جبکہ وصول الی الحق کے لیے ہو مطلوب ہے اور توحید کے منافی نہیں البتہ منافی وہ نظر ہے جو مقصود ہو، اسی طرح اس کے بعد قریب کی آیت قل سیروا فی الارض اس پر دال ہے۔

○

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ (النمل آیت نمبر ۷۰)

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان پر غم نہ کیجئے۔

توجہ الی الخلق میں اعتدال مطلوب ہے

اس پر دال ہے کہ توجہ الی الخلق گو بقصد ارشاد و اصلاح ہی ہو، اس میں اعتدال ہونا چاہیئے۔

○

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ (النمل آیت نمبر ۷۹)

---

[1] دشمنوں [2] اچھے اخلاق۔

تالیف اشرف علی تھانوی

سو آپ اللہ پر توکل رکھیئے۔

حق پر ہونے کی خاصیت قوت قلب ہے | توکل کی یہ تعلیل[1] اس کی دلیل ہے کہ حق پر ہونے کی خاصیت قوتِ قلب ہے اور اس کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

○

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى (النمل آیت نمبر ۸۰)

آپ مُردوں کو نہیں سُنا سکتے۔

ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں | اس پر دال ہے کہ ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں جیسا بعض جاہلوں کا زعم ہے۔

○

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا۔ (النمل آیت نمبر ۸۴)

کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ تم ان کو اپنے احاطہ علمی میں بھی نہیں لائے۔

عارفین کا کلام سمجھ نہ آنے پر سکوت مناسب ہے | اس سے معلوم ہوا کہ جس کی حقیقت نہ سمجھے اس پر انکار کرنا مذموم ہے جیسے بعض خشک لوگ عارفین کے کلام پر بے سمجھے ردو انکار کرنے لگتے ہیں (غایت یہ کہ سکوت کریں)

○

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً (النمل آیت نمبر ۸۸)

---

[1] علت بیان کرنا۔

اور تو پہاڑوں کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہے جس میں تجھ کو خیال ہوتا ہے کہ یہ جنبش نہ کریں گے۔

اتقان کی حقیقت اے صنع اللہ ذٰلك صنعا یہ صریح ہے اس بات میں کہ صنع تسیر جبال کے منافی نہیں کیونکہ اتقان کی حقیقت یہ ہے کہ ہر شے کو حکمت کے موافق بنایا جائے پس جب حکمت مقتضی تسیر کو ہو تو تسیر بھی عین اتقان ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حوادث کے وجود اور عین حالت وجود میں مضمحل ہونے کے درمیان میں جیسا کہ وحدت الوجود والے قائل ہیں تنافی نہیں۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ (النمل آیت نمبر ۸۹)

جو شخص نیکی لاوے گا سو اس شخص کو اس سے بہتر ملے گا۔

لذات سے طاعات افضل ہیں میں اعتقاد توحید و رسالت بھی ہے اور جزا میں مطاعم[1] و مشارب بھی ہیں اور عبادات کا ان لذات سے افضل ہونا ظاہر ہے باوجود اس کے جزا کو جو طاعات سے افضل فرمایا گیا ومن حیث اللذات نہیں بلکہ اس حیثیت سے کہ طاعات کا ادا کرنا فعل عبد ہے اور جزا کا عطا کرنا فعل حق ہے اور فعل حق افضل ہے فعل عبد سے۔ لذات تو طاعات سے افضل ہیں اور طاعات کے ادا سے جزا کی عطا افضل ہے۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ (النمل آیت نمبر ۹۱)

---

[1] کھانے پینے کی چیزیں۔

مجھ کو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی عبادت کیا کروں جس نے اس کو محترم بنایا ہے اور سب چیزیں اسی کی ہیں۔

انبیاء اور اولیاء کسی سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں

صریح ہے اس میں کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں چہ جائیکہ اولیاء۔

○

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ (النمل آیت ۹۳)

اور آپ کہہ دیجئے کہ سب خوبیاں خالص اللہ ہی کے لیے ثابت ہیں۔

فیوض کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا واجب ہے

روح میں ہے کہ اس پر حمد کیجئے کہ آپ کو نبوت اور تبلیغ احکام عنایت ہوئی۔

پس یہ دال ہے اس پر کہ فیوض کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا واجب ہے اپنے مجاہدہ وعمل کی طرف منسوب نہ کرے۔

○

وَنُرِيدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ (القصص آیت ۵)

اور ہم کو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زمین میں زور گھٹایا جا رہا تھا ہم ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کو مالک بنائیں۔

زوالِ کبر میں مواقع فضل الٰہی کا ارتفاع ہے

اس میں اس پر دلالت ہے کہ زوال کبر میں مواقع فضل الٰہی کا (جس کی افضل فرد امامت فی الدین ہے) ارتفاع ہے چنانچہ استضعفوا کے بعد و نجعلہم ائمۃ فرمایا ہے۔

وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ (القصص آیت نمبر ۹)
اور نہ تو اندیشہ کرنا اور نہ غم کرنا۔

اختیاری خوف و حزن سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیئے

جس خوف اور حزن سے

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو ممانعت کی گئی بوجہ منہی عنہ[1] ہونے کے وہ یقیناً اختیاری تھا جو احتمالات مضرت سے پیدا ہوتا تھا لیکن بعض اوقات اس عقلی اختیاری میں طبعی غیر اختیاری ہونے کا شبہ ہو جاتا ہے اور اس صورت میں وہ اس سے بچنے کا اہتمام نہ کرتیں اس لیے ان کو اس سے ممانعت کی گئی تاکہ اس کے اختیاری ہونے پر متنبہ ہو کر اس سے بچنے کا اہتمام کریں اس سے ثابت ہوا کہ عقلی غیر اختیاری کبھی طبعی غیر اختیاری کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہے اور کبھی اس کا عکس بھی ہوتا ہے۔

○

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَلَكَ ط (القصص آیت نمبر ۹)
اور فرعون کی بی بی نے کہا کہ یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اہل اللہ کی طبعی محبت ایمان اور ہدایت میں نافع ہوتی ہے

اس قول کا سبب محض حب طبعی تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت فرما دی تو اس سے ثابت ہوا کہ اہل اللہ کی محبت اگرچہ طبعی ہی ہو ایمان اور ہدایت میں نافع ہو جاتی ہے اور کسی مانع کے سبب تخلف[1] ہو جاتا مضر نہیں جیسا ابوطالب میں ہوا۔

---

[1] خلاف ہونا۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ (القصص آیت نمبر ۱۰)
اور موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہوگیا۔

کاملین میں کبھی امور طبعیہ عود کرتے ہیں بعض مفسرین نے یہ تفسیر کی ہے کہ خالیاً عن الصبر اور اس قول سے اس تفسیر کی تائید ہوتی ہے۔ ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنا علی قلبها یس والدہ موسیٰ علیہ السلام کا یہ تردد باوجود اس وعدہ الٰہیہ کے اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ اس پر دال ہے کہ کامل میں کبھی امور طبعیہ عود کرتے ہیں تو اس پر اس کو مغموم نہ ہونا چاہیئے البتہ کامل کی شان ایسی حالت میں یہ ہے کہ ان امور طبعیہ کے مقتضا پر وہ عمل نہیں کرتا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنے تردد قلبی کو ظاہر نہیں فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے قوت دے دی۔

○

لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا (القصص آیت نمبر ۱۰)
اگر ہم ان کے دل کو اس غرض سے مضبوط نہ کئے رہیں۔

تکمیلِ اخلاق کا مدار تائید الٰہی ہے اس پر دال ہے کہ تکمیل اخلاق میں قوتِ بشریہ کافی نہیں بلکہ اس کا مدار تائید الٰہی ہے۔

○

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ز (القصص آیت نمبر ۱۱)
انہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن سے کہا کہ ذرا موسیٰ (علیہ السلام) کا سراغ تو لگا۔

تدبیر میں اعتدال منافی توکل نہیں اس سے معلوم ہوا کہ تدبیر میں اعتدال منافی توکل نہیں۔

وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ (القصص آیت ۱۳)
تاکہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔

قبل مشاہدہ اطمینان نہ ہونا کمالِ ایمان کے منافی نہیں

اس علم کا طریق

بعض وعدہ کا مشاہدہ اور بعض کا ان مشاہدات پر قیاس کرنا ہے۔
اس سے معلوم ہوا کہ قبل مشاہدہ اطمینان نہ ہونا کمال ایمان کے منافی نہیں کیونکہ کمال ایمان تو بواسطہ الہام پہلے بھی تھا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ط (القصص آیت نمبر ۱۶)
عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ سے قصور ہوگیا آپ معاف فرما دیجئے سو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔

کاملین کو دوسروں سے زیادہ خشیت ہوتی ہے

یہ مقتول گو حربی تھا اور گو معاہدہ

قالاً نہ تھا مگر حالاً تھا اور آپ نے قتل کا قصد نہ کیا تھا تو قتل بلا قصد ہوا اور آپ کو بعد تامل معلوم ہوا کہ دوسرے طریق سے بھی دفع ظلم ممکن تھا جو غصہ میں سمجھ میں نہیں آیا، اس لئے استغفار فرمایا۔ پس اس سے چند مسئلے ثابت ہوئے۔
نمبر ۱۔ کاملین سے بعض طبعیات مثل غضب صادر ہو جاتے ہیں۔
نمبر ۲۔ حسنات الابرار سیئات المقربین اور یہاں وہ حسنہ دفع ظلم تھا۔
نمبر ۳۔ کاملین کو دوسروں سے زیادہ خشیت ہوتی جیسا استغفار سے معلوم ہوا۔

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝ (القصص آیت نمبر ۱۷)
سو کبھی میں مجرموں کی مدد کروں گا۔

اہل اللہ ظالم کے لیے کبھی عہدہ حکومت کی دعا نہیں کرتے

اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کی معونت جائز نہیں اور چونکہ عہدہ حکومت کی دعا کرنا یہ بھی ایک معونت ہے اس لیے اہل اللہ ظالم کے لیے ایسی دعا نہیں کرتے اور اگر شدید ضرورت ہو تو اس میں یہ قید لگا دیتے ہیں اگر خیر ہو جیسے استخارہ میں اسی قید سے دعا ہوتی ہے۔

قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (القصص آیت نمبر ۱۸)

موسیٰ (علیہ السلام) اُس سے فرمانے لگے بے شک تو صریح بدراہ ہے۔

کاملین کی سیاست میں عدل کامل ہوتا ہے | اس پر دال ہے کہ کاملین جس طرح عدو پر سیاست کرتے ہیں دوست پر بھی کرتے ہیں جیسا کہ دونوں کے حال کا مقتضا ہوتا ہے سو آپ کا قول انك لغوی مبین میں سبطی پر سیاست تھی اور ارادہ بطش قبطی پر سیاست ہے غرض ان میں عصبیت قومی[1] نہیں ہوتی عدل کامل ہوتا ہے۔

فَسَقٰى لَهُمَا (القصص آیت نمبر ۲۴)

پس موسیٰ (علیہ السلام) نے ان کے لیے پانی پلایا۔

کاملین کو خدمتِ خلق سے عار نہیں ہوتی | اس میں دلالت ہے کہ کاملین کو خدمتِ خلق سے سے عار نہیں ہوتی۔

---

[1] قومی تعصب۔

فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (القصص آیت نمبر ۲۴)

پھر دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو نعمت بھی آپ مجھ کو بھیج دیں میں اس کا حاجت مند ہوں۔

کاملین حق تعالیٰ کی نعمتوں سے استغناء کا دعویٰ نہیں کرتے

روح میں حدیث مرفوع ہے کہ آپ کو اس روز ایک کف دست خرما کی احتیاج تھی پس یہ تفسیر اس پر دال ہے کہ کاملین کی شان ہر قلیل وکثیر میں اپنی حاجت کا حق تعالیٰ کے سامنے ظاہر کرنا ہے وہ متکبر مدعیان زہد کی طرح نہیں ہوتے کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں سے استغنا بلکہ نفرت ظاہر کیا کرتے ہیں۔

○

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط (القصص آیت نمبر ۲۵)

کہنے لگی کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر پانی پلا دیا تھا۔

عمل بقصدِ عوض نہ ہونے کے باوجود کچھ عوض قبول کرسکتا ہے

اس لڑکی کا یہ قول لیجزیك اجر ما سقیت سُن کر آپ کا چلا آنا اس پر دال ہے کہ عمل بقصد عوض نہ ہو پھر بعد عمل کچھ عوض قبول کرلیا جائے تو یہ منافی اخلاق نہیں اور حدیث قوس میں نہی احتمال افضاء کے سبب ہے جو شیخ کو قرائن سے مفہوم ہوتا ہے۔

○

اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ (القصص آیت نمبر ۲۷)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو۔

مزدوری یا دیگر اسبابِ معاش منافی توکل نہیں

اس پر دال ہے کہ نوکری یا مزدوری یا دیگر اسبابِ معاش منافی توکل نہیں البتہ جو شخص اس میں مشغول ہو کر علم باعمل کے لیے فارغ نہ ہو سکے اور وہ تحمل بھی کر سکتا ہو اس کے لیے اسباب کا ترک کرنا مستحسن ہے۔

○

وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ (القصص آیت ۳۵)

اور ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت عطا کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کو تم پر دسترس نہ ہوگی۔

اہل اللہ کو منجانب اللہ ایک خاص شانِ شوکت عطا ہوتی ہے

اس میں دلالت ہے کہ اہل اللہ کو منجانب اللہ ایک خاص شانِ شوکت عطا ہوتی ہے۔

○

بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ (القصص آیت نمبر ۵۴)

اور وہ لوگ نیکی سے بدی کا دفعیہ کرتے ہیں۔

اہل اللہ کے بعض اخلاق

اس میں اہل اللہ کے بعض اخلاق کا ذکر ہے۔

○

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ (القصص آیت نمبر ۵۶)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔

ہدایت کسی کی قدرت میں نہیں یہ صریح ہے اس میں کہ ہدایت کسی کی قدرت میں نہیں جیسا بعض جہلاء کا گمان ہے کہ شیخ کامل جس کو چاہے اپنے تصرف سے واصل الی اللہ کردے۔

○

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○ (القصص آیت ۶۷)

البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیا کرے تو ایسے لوگ امید ہے کہ فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے۔

وصول الی المقصود تین چیزوں میں معلق ہے اس میں وصول الی المقصود کو تین چیزوں پر معلق فرمایا توجہ قلب اور یہ توبہ ہے اور تصحیح عقائد اور یہ ایمان ہے اور اصلاح اعمال۔ پس آیت تمام طریق سلوک کی جامع ہے۔

○

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ (القصص آیت نمبر ۶۸)

اور آپ کا رب جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔

اپنے اختیار کے غیر مستقل ہونے کا استحضار جبر محمود ہے یعنی حق تعالیٰ کا سا اختیار نہیں اور وہ اختیار مستقل ہے اور اپنے اختیار کے غیر مستقل ہونے علماً وعملاً مستحضر رکھنا یہی جبر محمود ہے۔

○

لَا تَفْرَحْ (القصص آیت نمبر ۷۶)

کہ تو اترا مت۔

احوال وواردات پر فرح کا حکم

اسی طرح احوال وواردات کو اپنی طرف منسوب کرکے اس پر فرحاں ہونا مذموم ہے اور اگر نعمتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے اس پر فرح کرے تو وہ مطلوب اور آیت قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا میں مامور بہ ہے اور مراد اس نسبت سے اعتقاد ہے کیونکہ نسبت اعتقادی غیر اللہ کی طرف کرے تو وہ کفر ہے اس میں کلام نہیں۔

○

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ط (القصص آیت نمبر ۷۸)

قارون کہنے لگا کہ مجھ کو تو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے۔

ثمرات کو اپنی سعی اور مجاہدہ کی طرف منسوب کرنا مذموم ہے

اسی طرح ثمرات کو اپنی سعی اور مجاہدہ کی طرف منسوب کرنا مذموم ہے۔

○

قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا (القصص آیت نمبر ۷۹)

جو لوگ دنیا کے طالب تھے کہنے لگے۔

علم معتبر کون سا ہے؟

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کے مقابلہ میں وَقَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یہ اس پر دال ہے کہ علم معتبر وہ ہے جس سے دنیا مقصود نہ ہو اور یہ دلالت ظاہر ہے۔

○

وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ج (القصص آیت نمبر ۸۰)

ارے تمہارا ناس ہو اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب ہزار درجہ بہتر ہے جو ایسے شخص کو ملتا ہے کہ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے۔

نصیحت میں زجر بھی مشروع ہے | ویلکم کلمہ زجر ہے اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں زجر بھی مشروع ہے جبکہ بات واضح ہو اور مخاطب نہ سمجھے۔

○

وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ (القصص آیت نمبر ۸۰)

اور وہ ان ہی کو دیا جاتا ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔

مجاہدہ مطلوب ہے | دال ہے مطلوبیت مجاہدہ پر۔

○

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ (القصص آیت نمبر ۸۳)

یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا۔

اہل طریق ترک معاصی کا سا اہتمام ازالہ تکبر کا بھی کرتے ہیں

یہ اس پر دال ہے کہ آخرت سے جس طرح عمل بالمعاصی مانع ہے اور فساد سے یہ ہی مراد ہے اور علو سے یہ ہی مراد ہے اسی لیے اہل طریق ترکِ معاصی ہی کا سا اہتمام ازالہ تکبر کا بھی کرتے ہیں۔

○

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ (القصص آیت نمبر ۸۸)

سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں بجز اس کی ذات کے۔

مسئلہ وحدت الوجود کا حاصل | روح میں ہے کہ بجز وجہ، حق یعنی ذاتِ حق کے ہر شئے یعنی ہر موجود ہالک ہے یعنی معدوم ہے مراد یہ کہ کالمعدوم ہے کیونکہ اس کا وجود ذاتی نہ ہونے کے سبب ہر وقت قابلِ عدم ہے پس وہ وجود مثل لاوجود کے ہے اور وحدت الوجود کا یہ ہی حاصل ہے پس آیت دلیل ہے مسئلہ وحدت الوجود کی۔

○

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ (العنکبوت)

کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ ہی جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔

مجاہدہ وصول الی المقصود کی شرائط میں سے ہے | اس میں دلالت ہے کہ مجاہدہ وصول الی المقصود کی شرائط (عادیہ) میں سے ہے گو اضطراری ہی ہو۔

○

وَمَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ ط (العنکبوت آیت نمبر ۶)

اور جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے محنت کرتا ہے۔

مجاہدہ کے بعد عجب و دعویٰ استحقاق کا قلع ہے | اس میں مجاہدہ کے بعد عجب و دعویٰ استحقاق کا قلع[1] ہے۔

○

---

[1] ڈھانا، گرانا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ط اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت نمبر ۱۲)

اور کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری راہ چلو اور تمہارے گناہ ہمارے ذمہ حالانکہ یہ لوگ ان کے گناہوں میں سے ذرا بھی نہیں لے سکتے۔ یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں۔

کسی کے گناہوں کا ذمہ کوئی بھی نہیں لے سکتا

اس میں اس قول کی نفی ہے جو بعض مدعیان طریقت اہل ضلالت میں سے اپنے متبعین سے اپنا گروہ بڑھانے کے لیے کہا کرتے ہیں کہ تم ہمارے طریق میں آجاؤ اگر کوئی گناہ ہو تو ہمارے ذمہ۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ط (العنکبوت آیت نمبر ۲۰)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیئے کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا ہے پھر اللہ پچھلی بار بھی پیدا کریگا۔

بعض اہل طریق کی سیاحت میں مصلحتیں

اس میں اصل ہے اس کی کہ بعض اہل طریق زمین میں سیاحی کرتے ہیں تاکہ ان کے احوال کے تتبع سے عبرت حاصل کریں اور اس میں ان کی اور بھی مصلحتیں ہوتی ہیں جیسے خلق سے تعلقات کی تقلیل اور خمول اور غربت اور اسباب معاصی کا فقدان۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا لا (العنکبوت آیت نمبر ۲۵)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اور ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم نے جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو تجویز کر رکھا ہے۔

کون سا اتحاد واجب الترک ہے اس میں دلالت ہے کہ جس اتفاق و اتحاد میں فسادِ دین ہو اس کا ترک واجب ہے۔

وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (العنکبوت آیت نمبر ۲۷)

اور ہم نے ان کا صلہ ان کو دنیا میں بھی دیا اور وہ آخرت میں بھی نیک بندوں میں ہوں گے۔

دنیوی نعمتوں کا عطا ہونا آخرت کے رتبہ کو نہیں گھٹاتا

اس میں دلالت ہے کہ دنیوی نعمتوں کا عطا ہونا جیسا بعض اہل اللہ کو عطا ہوتی ہے آخرت میں اس کے رتبہ کو نہیں گھٹاتا۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۳۰)

لوط (علیہ السلام) نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھ کو ان مفسد لوگوں پر غالب کر دے۔

اعداء دین پر بد دعا کرنے کا جواز اعداء دین پر بد دعا کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ کمال اخلاق مثل حلم و کرم کے منافی نہیں۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ (العنکبوت آیت ۳۲)

ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہاں تو لوط (علیہ السلام) ہیں۔

اہل اللہ کا کسی مجمع میں ہونا وہاں عقوبت نازل ہونے سے مانع ہوتا ہے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کا کسی مجمع میں ہونا ان پر عقوبت نازل ہونے سے مانع ہوتا ہے اور اہل اللہ کا ان سے جدا ہو جانا اس مانع کا ارتفاع ہے اور یہ اقتضاء اس کا فی نفسہٖ ہے گو کسی عارض سے متخلف ہو جائے۔

○

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف (العنکبوت آیت نمبر ۳۳)

اور جب ہمارے وہ فرستادے لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو لوط (علیہ السلام) ان کی وجہ سے مغموم ہوئے اور ان کے سبب تنگ دل ہوئے اور فرشتے کہنے لگے آپ اندیشہ نہ کریں اور مغموم نہ ہوں۔

طبعی غم اور ضیق کمال کے منافی نہیں

اس سے ثابت ہوا کہ طبعی غم اور ضیق کمال کے منافی نہیں جبکہ ان کے مقتضائے غیر مشروع پر عمل نہ کیا جائے۔

○

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ (العنکبوت آیت نمبر ۳۳)

ہم آپ کو اور آپ کے خاص متعلقین کو بچالیں گے بجز آپ کی بی بی کے کہ وہ عذاب میں رہ جانے والوں میں ہوگی۔

بغیر ایمان کے مقبولین سے محض قرابت کافی نہیں

اس میں دلالت ہے کہ مقبولین

کے ساتھ محض قرابت کا تعلق بدون ایمان کے نافع نہیں۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ (العنکبوت آیت نمبر ۳۸)

اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں مستحسن کر رکھا تھا اور ان کو راہ سے روک رکھا تھا اور وہ لوگ ہشیار تھے۔

عقل و نظر کے ہوتے ہوئے تسویل نفسانی و شیطانی عذر نہیں

اس آیت میں دلالت ہے کہ عقل و نظر کے ہوتے ہوئے تسوّل[1] نفسانی و شیطانی عذر نہیں اگرچہ عقل و نظر کے استعمال سے غافل رہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴۵)

جو کتاب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھیے۔ بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔

اصول اعمالِ سلوک اس آیت میں اصول اعمال سلوک یعنی تلاوت و صلوٰۃ و ذکر و مراقبہ مجتمع ہیں اور دوسرے

[1] نفس اور شیطان کا گناہوں۔

اعمال ان کے تابع ہیں۔

○

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ (العنکبوت آیت نمبر ۴۶)

اور تم اہلِ کتاب کے ساتھ بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو۔

اہل اللہ کا طالبین اور مخالفین سے طرز عمل اس میں دلالت ہے کہ مخالف کے ساتھ اوّلاً نرمی برتے اور جب عناد ظاہر ہو تو خشونت کی اجازت ہے اور اہل اللہ کا مخالفین کے ساتھ یہ ہی طریق ہے باقی طالبین کے ساتھ دوسرا طرز ہے کہ عذر کی حالت میں نرمی اور عذر نہ ہونے کے وقت سختی اور یہی طرز تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ رضی کے ساتھ۔

○

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ (العنکبوت آیت نمبر ۶۴)

اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو ولعب کے اور کچھ بھی نہیں۔

دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے پر جہل کا حکم زھد فی الدنیا اور ترغیب آخرت میں صریح ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے پر جہل کا حکم ہے۔

○

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ (العنکبوت آیت نمبر ۶۵)

پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔

تالیفات حضرت تھانوی

عمل بغیر استقامت کے کافی نہیں

ان کا یہ اخلاص اگر دل سے نہ تھا تب تو اس میں دلالت ہے کہ محض صورۃً عمل کافی نہیں اور اگر دل سے تھا تو اس پر دلالت ہے کہ عمل بدون استقامت کافی نہیں۔

○

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط (العنکبوت آیت نمبر ۶۹)

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے رستے ضرور دکھادیں گے۔

مجاہدہ مفتاح مشاہدہ ہے

اس میں دلالت ہے کہ مجاہدہ مفتاح مشاہدہ ہے۔

○

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (الروم آیت نمبر ۷)

یہ لوگ صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بے خبر ہیں۔

آخرت سے غافل رہنا جہالت ہے

اس میں اس شخص کی جہالت کا اظہار ہے جو اپنی نظر کو مرخرفات ولذات محسوسہ تک مقتصر رکھتا ہے اور آخرت سے جو کہ مقصود ہے غافل رہتا ہے

○

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط (الروم آیت نمبر ۹)

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جن میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ

ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا۔

اہلِ طریق کی سیاحت میں مصالح دینیہ اس میں بعض اہلِ طریق کی اس عادت کی اصل ہے کہ بلاد میں سیاحی کیا کرتے ہیں جس میں مصالح دینیہ ہوتے ہیں۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ (الروم آیت ۱۷)

سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو صبح کے وقت اور شام کے وقت۔

حق تعالیٰ شانہ صفاتِ جلال و جمال دونوں کے ثناء کے اہل ہیں

اوپر مؤمنین اور کافرین کا حال بیان فرمایا ہے پھر اس پر امر بالتسبیح متفرع فرمایا (جیسا فاء کا مدلول ہے) اس پر دال ہے کہ حق تعالیٰ جس طرح اپنی صفاتِ جمال کے ظہور کے سبب ثناء کا اہل ہے اسی طرح اپنی صفات جلال کے ظہور سے بھی اس کا اہل ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط (الروم آیت نمبر ۲۱)

اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی۔

بیبیوں کی طرف میلان منافی کمال نہیں اس میں دلالت ہے اس پر کہ بیبیوں کی طرف میلان ہونا حق تعالیٰ کے احسانات سے ہے کیونکہ یہ موقع امتنان کا ہے پس معلوم ہوا کہ

یہ میلان منافی کمال نہیں جیسا بعض زاہدان خشک سمجھتے ہیں۔

○

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط (الروم آیت نمبر ۲۳)

اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات میں اور دن میں اور اس کی روزی کو تمہارا تلاش کرنا ہے۔

استراحت کے لیے سونا اور اسباب معاش کا حاصل کرنا منافی کمال نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ استراحت کے لیے سونا اور اسی طرح اسباب معاش کا حاصل کرنا یہ منافی کمال نہیں کیونکہ موقع منت میں ذکر فرمایا ہے تو ایسی چیز منافی کمال کیسے ہوتی البتہ ان میں انہماک ممنوع ہے۔

○

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا (الروم آیت نمبر ۲۴)

اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھلاتا ہے جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے۔

خوف و طمع طبعی، منافی کمال نہیں

چونکہ خطاب اپنے عموم سے کاملین کو بھی شامل ہے اس عموم سے یہ اس پر دال ہے کہ خوف و طمع طبعی منافی کمال نہیں۔

○

وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ع (الروم آیت ۲۷)

اور آسمان اور زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ کے لیے مثل کا استعمال ناجائز ہے

مثل بفتحتین بمعنی مثال ہے اس کا اثبات مطلقاً اس آیت میں اور اس کا ایراد جزئیاً دوسری آیات مثل نورہٖ کمشکوٰۃ میں اور مثل بکسر میم وسکون الثاء کی نفی آیت لیس کمثلہ شیٔ میں دال ہے اس پر کہ حق تعالیٰ کے لیے مثال کا استعمال جو کہ توضیح کیلئے ہوتی ہے بشرطیکہ خلاف شان حق تعالیٰ کے نہ ہو جائز ہے اور مثل کا ناجائز ہے اور فرق دونوں میں یہ ہے کہ مثال کے معنی ہیں مشارک فی الوصف اور مثل کے معنی ہیں مشارک فی النوع ۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ (الروم آیت نمبر ۲۹)

بلکہ ان ظالموں نے بلا دلیل اپنے خیالات کا اتباع کر رکھا ہے ۔

اتباع ھویٰ مذموم ہے

اس میں اتباع ھویٰ کا مذموم اور ناشی عن الجہل ہونا مصرح ہے ۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ (الروم آیت نمبر ۳۳)

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو بس ان میں سے بعضے لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

انسان کی طبیعت ہدایت اور ضلال سے مرکب ہے | اس میں اشارہ ہے کہ انسان کی طبیعت ہدایت اور ضلال سے مرکب ہے مصیبت کے وقت ہدایت کا ظہور ہوتا ہے اور زوالِ مصیبت کے بعد ضلالت کا۔ ھٰذا احاصل مافی الروح۔

○

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط (الروم آیت نمبر ۳۰)

اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا بدلنا نہ چاہیئے۔

ریاضت سے فطریات میں تعدیل ہوجاتی ہے | یہ اپنے اطلاق سے اس پر دال ہے کہ فطریات میں تبدل نہیں ہوتا ریاضت سے تعدیل ہوجاتی ہے اور یہ فن کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

○

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (الروم آیت نمبر ۴۱)

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھادے تاکہ وہ باز آجائیں۔

شر مقصود بالذات نہیں | اس میں اشارہ ہے کہ شر مقصود بالذات نہیں مثل شگاف زخم کے ہے (کہ مقصود صحت ہوتی ہے اور شگاف محض اس کا ذریعہ)۔

○

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ

يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط (الروم آیت نمبر ۵۰)

سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے۔

تجلّی افعال کے مشاہدہ کا حکم اس میں تجلّی[1] افعالی کے مشاہدہ کا حکم ہے۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ط (الروم آیت نمبر ۵۲، ۵۳)

سو آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور بہروں کو آواز نہیں سنا سکتے جبکہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور آپ اندھوں کو ان کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے۔

کسی کو کامل بنا دینا شیخ کے اختیار میں نہیں یہ تینوں جملے اس پر دال ہیں کہ ہدایت نہ کسی نبی کے قبضہ میں ہے اور نہ کسی ولی کے تو بعض لوگ کیسے گمان کرتے ہیں کہ کامل بنا دینا شیوخ کے اختیار میں ہے۔

إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝ (الروم آیت نمبر ۵۳)

آپ تو بس ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں پھر وہ مانتے ہیں۔

---

[1] تجلّی ظہور کو کہتے ہیں اور تجلّی افعالی کی علامت یہ ہے کہ سالک کی نظر کسی مدح و ذم نفع و ضرر اور رد و قبول پر نہیں رہتی۔ (شریعت و طریقت ص ۳۵۱)

ایمان سے مرتبہ استعداد کا ہے | اس میں ایمان کو شرط سماع ٹھہرایا ہے حالانکہ امر بالعکس ہے پس معلوم ہوا کہ مراد ایمان سے مرتبہ استعداد کا ہے پس فعل استعداد پر موقوف ہونا اس سے ثابت ہوا۔

○

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ (الروم آیت نمبر ۶)
سو صبر کیجیے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔

اہلِ ارشاد وارثانِ محمدی ہیں | اس میں وارثان محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو کہ اہلِ ارشاد ہیں ارشاد ہے منکرین کے مکارہ[1] پر صبر کرنے کا۔

○

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ (لقمٰن آیت نمبر ۳)
جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیک کاروں کے لیے۔

مراتب ہدایت غیر متناہی ہیں | باوجود محسنین کے اعلیٰ درجات ہدایت پر ہونے کے پھر ان کے لیے قرآن کا موجب ہدایت ہونا اس پر دال ہے کہ مراتب ہدایت غیر متناہی بمعنے لا تقف عند حد ہیں۔

○

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (لقمٰن آیت ۶)
اور بعضا آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل

---

[1] رنج، سختیاں۔

کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے۔

گناہ کی حرمت اس میں اس گناہ کی حرمت بھی آگئی جو عملاً مفضی[1] الی الغفلت عن الدین یا اعتقاداً موجب ضلال[2] ہو اور جو دونوں سے ممبرا[3] ہو، اس کا یہ حکم نہیں اور یہی فیصلہ ہے، اس باب میں۔

○

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ (لقمٰن آیت ۱۴)

کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر۔

والدین، استاد اور پیر و مرشد کی شکرگزاری بھی مثل شکر منعم کے مطلوب ہے

اس میں تصریح ہے کہ واسطہ فی النعمت کا شکر بھی مثل شکر منعم کے مطلوب ہے اور اس واسطہ میں والدین، اور استاد اور پیر سب آگئے البتہ معارضہ[4] شریعت کے وقت اتباع ان لوگوں کا جائز نہیں۔

○

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ (لقمٰن آیت ۱۹)

اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل، بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار

---

[1] دین سے غفلت تک پہنچانا [2] گمراہی [3] بیزار [4] مناقشہ۔ جھگڑا۔

میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر۔

بعض احکامِ اخلاق کی تعلیم | اس میں بعض احکامِ اخلاق کی تعلیم ہے۔

○

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ (لقمٰن آیت نمبر۲۳)

اور جو شخص کفر کرے سو آپ کے لیے اس کفر کا باعث غم نہ ہونا چاہیئے۔

اصلاحِ ناس کے اہتمام میں زیادہ مبالغہ نہ کرے | اس میں دلالت ہے

کہ اصلاح ناس کے اہتمام میں زیادہ مبالغہ نہ کرے آزاد رہے۔

○

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ (السجدہ آیت نمبر۷)

جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔

ہر مخلوق اپنی ذات میں حسین ہے | آیت بصریحا دال ہے اس پر کہ ہر مخلوق فی حد ذاتہ حسن ہے حتیٰ کہ صفت کبر و بخل بھی جب اپنے محل میں استعمال کیے جائیں۔ کہ قیل اے بسا امساک کز انفاق بہ۔

مالِ حق راجز با مرحق مدہ

وقیل التکبر مع المتکبرین عبادۃ اور مزرسوء استعمال کے سبب ہے البتہ مکسوب بعضے قبیح محض ہیں جیسے کفر و معاصی۔

○

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ (السجدہ آیت۹)

پھر اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی۔

تعلیم الاحکام: تالیفات تھانوی

روح کو جمہور نے جسمِ لطیف کہا ہے تسویہ بمعنی متساوی گردانیدن اجزاء کے بعد جو کہ خواص اجسام سے ہے نفخ روح کا ذکر فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ روح جسم نہیں اور امام غزالیؒ کا یہی مذہب ہے اور جمہور نے جسم لطیف کہا ہے اور میرے نزدیک ان دونوں میں تعارض نہیں ممکن ہے کہ اس مجرد کا تعلق بدن کے ساتھ بواسطہ اسی جسمِ لطیف کے ہو۔

○

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۩ (السجدہ آیت نمبر ۱۵)

بس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

کاملُ الایمان لوگوں کی علوشان اس میں کامل الایمان لوگوں کا حال اور سجود و تسبیح و تحمید و تواضع للہ کی علوشان مذکور ہے۔

○

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا (السجدہ آیت نمبر ۱۶)

ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید اور خوف سے پکارتے ہیں۔

نمازِ تہجد کی فضیلت بعض احادیث میں اس کی تفسیر تہجد سے آئی ہے تو اس میں تہجد کی فضیلت ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ (السجدہ آیت ۲۱)

اور ہم ان کو قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھا دیں گے تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔

عذابِ ادنیٰ دنیا کی حرص ہے بعض نے کہا ہے کہ عذابِ ادنیٰ حرص علی الدنیا ہے اور عذابِ اکبر اس حرص پر جو سزا ہوگی۔

○

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ (السجدہ آیت نمبر ۲۴)

اور ہم نے ان میں بہت سے پیشوا بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔

مرید میں جب ریاضت ویقین کا مشاہدہ کیا جائے تو اس کو خلافت دے دینا مناسب ہے

اس میں دلالت ہے کہ جب مرید میں ریاضت ویقین کا مشاہدہ کیا جائے تو اس کو خلافت دے دینا مناسب ہے۔

○

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ۝ (السجدہ آیت ۲۸، ۳۰)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا۔ آپ فرما دیجئے

کہ اس فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور ان کو مہلت بھی نہ ملے گی سو ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ منتظر رہیئے یہ بھی منتظر ہیں۔

ترکِ جدال کا امر | یہاں قانون مناظرہ پر جواب نہ دینا اور اس سے اعراض کا امر فرمانا دال ہے ترکِ جدال پر جو طریقہ ہے قوم کا۔

عارفین و سالکین کے کمالات کے منکروں پر ضرور وبال آنے والا ہے

(مذکورہ آیت نمبر ۳۰) اس میں اشارہ ہے کہ جو لوگ عارفین اور سالکین کے کمالات کے منکر ہوں اور ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہوں جب ان کو فہمائش نافع نہ ہو تو اُن سے اعراض مناسب ہے اور ان کے ہلاک کا انتظار کرے کہ ضرور ان پر وبال آنے والا ہے۔

○

وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط (الاحزاب آیت نمبر ۲)

اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کیا جاتا ہے اس پر چلیئے۔

کامل سے کسی مقام پر بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں

اس میں دلالت ہے کہ کامل کسی ایسے مقام میں نہیں پہنچتا کہ اس سے تکالیفِ شرعیہ ساقط ہو جائیں۔

○

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ج (الاحزاب آیت ۴)

اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔

نفس ایک آن میں دو طرف متوجہ نہیں ہوتا اس میں اس قول کی اصل ہے کہ نفس ایک آن میں دو طرف متوجہ نہیں ہوتا اور اس پر بہت سے فروع کو مبنی کیا ہے مثلاً وسوسہ علاج یہ کیا گیا کہ ذکر کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس مقام سے اس شخص کا کذب ظاہر ہوتا ہے جو تسبیح بھی پھراتا رہتا ہے اور باتیں بھی کرتا رہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ میں عین باتیں کرنے میں مشغول بالذکر رہتا ہوں۔

○

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ط (الاحزاب آیت نمبر ۵)

اور اگر تم اُن کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں۔

پیر بھائیوں اور پیر و مرشد کے حقوق اس سے پیر بھائیوں کے حقوق مثل بھائیوں کے اور پیر کے حقوق مثل باپ کے ثابت ہوتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے مشائخین فی الدین کو اخوان فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو مؤمنین کی ماں فرمایا۔

○

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ (الاحزاب آیت نمبر ۱۰)

اور جبکہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔

احوالِ طبعیہ غیر اختیاریہ کمالِ ایمان کے منافی نہیں زیغ ابصار سے مراد حیرت اور بلوغ القلوب الحناجر سے مراد خواطر نفس

جو خوفِ طبعی سے پیدا ہو جاتے ہیں[1]۔ اس سے معلوم ہوا کہ احوال طبعیہ غیر اختیاریہ کمالِ ایمان کے منافی نہیں۔

○

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝ (الاحزاب آیت نمبر ۱۱)

اس موقع پر مسلمانوں کا امتحان کیا گیا اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے۔

قبض وغیرہ کا پیش آنا کبھی امتحان صدق کے لیے بھی ہوتا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ بلیات کا پیش آنا اور ان ہی میں مکارہ باطنہ مثل قبض وغیرہ بھی داخل ہیں کبھی امتحان صدق کے لیے بھی ہوتا ہے پس سالک پر ایسی حالت میں واجب ہے کہ صبر کرے اور طاعات پر ثبات رکھے۔

○

وَلَمَّا رَأَ الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ ۙ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا

---

[1] قلب پر جو خطاب وارد ہوتا ہے وہ خاطر ہے اس کی چار قسمیں ہیں ایک اللہ کی طرف سے، دوسرا فرشتہ کی طرف سے، تیسرا نفس کی طرف سے، چوتھا شیطان کی طرف سے۔ اول کو خاطر حق، دوسرے کو الہام تیسرے کو ہواجس، چوتھے کو وسواس کہتے ہیں پہچان یہ ہے کہ اگر نیک بات دل میں آئے اور اس کے خلاف پر عمل کر سکے تو الہام ہے اور اگر خلاف پر عمل نہ کر سکے تو خاطر حق ہے اور اگر بری بات دل میں آئے تو اگر شہوت وغضب وتکبر وغیرہ صفات نفس کی طرف رغبت ہوتی ہے تو ہواجس ہے اور اگر کسی گناہ کی طرف میلان ہے تو وہ وسواس ہے۔ (شریعت وطریقت صہ ۳۵۵)

اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب آیت نمبر ۲۲)

اور جب ایمانداروں نے ان لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ وہی ہے جس کی ہم کو اللہ اور رسول نے خبر دی اور اللہ (اور اس کے) رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور ترقی ہو گئی۔

قبض کاملین کے زیادت معارف کا سبب ہو سکتا ہے

اس میں دلالت ہے کہ مکارہ جس میں قبض بھی ہے کاملین کے لیے گاہے زیادت معارف کا سبب ہو۔

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۫ (الاحزاب آیت ۲۳)

ان مؤمنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے ان میں مشتاق ہیں۔

مسئلہ فنا اور اشیاق الی الموت

قضیٰ نحبہ کی تفسیر آئی مات یعنی مر گیا اور پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی نسبت آیا ہے کہ یہ قضیٰ نحبہ والوں میں سے ہیں اور ایک روایت میں ان کی نسبت شہید آیا ہے اور اس وقت یہ زندہ تھے تو اس میں مسئلہ فنا کی طرف اشارہ ہے اور یہ انتظار موت مشعر[1] ہے اشتیاق الی الموت کا پس اس میں جب موت کی طرف اشارہ ہے تو اس آیت میں دو مسئلے مذکور ہوئے۔

---

[1] خبر دینے والا۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط (الاحزاب آیت نمبر ۳۰)

اے نبی کی بیبیو جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بے ہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جائے گی۔

نزدیکاں رابیش بود حیرانی | اس میں دلالت ہے کہ جس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ[1] مِّنَ النِّسَآءِ اس پر دال ہے اس کا عصیان اور طاعت دونوں اوروں سے اشد واکمل ہیں نزدیکاں رابیش بود حیرانی کی اس میں اصل ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ (الاحزاب آیت نمبر ۲۸)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ متاع دے دوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔

دنیا کی محبت اللہ اور رسول سے بُعد کا سبب ہے | اس میں دلالت ہے کہ دنیا اور اس کی زینت کی محبت اللہ اور رسول سے بُعد کا سبب ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ (الاحزاب آیت ۳۲)

---

[1] اے نبی کی عورتو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

تالیفات اشرفیہ تھانوی

(اے نبی کی بیبیو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو) تو تم بولنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال ہونے لگتا جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہ کے موافق بات کہو۔

اسبابِ فتنہ سے بچنے کا ارشاد

اس میں اسباب فتنہ سے بچنے کا ارشاد ہے اگرچہ اسباب بعیدہ ہی ہوں خصوصی عورتوں سے کہ ان کا قصہ بڑا سخت ہے۔

○

وَ تَخْشَى النَّاسَ ج (الاحزاب آیت نمبر ۳۷)

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے اندیشہ کرتے تھے۔

لوگوں کی ملامت کی کس صورت میں پرواہ کرنا درست ہے اور کس میں نہیں

یعنی لوگوں کے اعتراض سے ڈرتے تھے اس میں دلالت ہے کہ جس فعل میں کوئی دینی مصلحت ہو جیسے اس قصہ میں مصلحت تھی اس میں ملامت کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے اور وہ مصلحت وہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ البتہ جس میں بجائے مصلحت کے عام مؤمنین کے لیے کوئی مفسدہ و مضرت ہو اس میں احتیاط چاہیے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم میں کیا۔

○

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

شیخ کا حکم باپ کا سا نہیں اس پر دال ہے کہ معنوی باپ جیسے شیخ کا حکم باپ کا سا نہیں مثلاً میراث یا وجوب نفقہ یا حرمت نکاح پس بعض جہلاء کا جو خیال ہے کہ مرید نی پردہ نہ کرے یا مرید نی سے نکاح درست نہیں محض غلط ہے۔

○

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ (الاحزاب آیت ۵۰)

اے نبی ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں۔

تعدد ازواج کمالِ زہد کے منافی نہیں اس پر دال ہے کہ تعدد ازواج کمالِ زہد کے منافی نہیں۔

○

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ (الاحزاب آیت نمبر ۵۳)

اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں

دوسرے کو ایذا پہنچانا حرام ہے ذٰلکم کا مشارٌ الیہ کھانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ٹھہرا رہنا ہے اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں کہ ایک یہ کہ ایسے موقع میں صاف طور سے نہ کہنا طبع کریم کا مقتضاء ہے اور صاف طور سے کہہ دینا عقلِ حکیم کا مقتضاء ہے پس مصلح مقتضاء عقل کو مقتضاء طبع پر ترجیح دیتا ہے دوسری بات معاشرت کی اصلاح کا واجب ہونا اور جس حرکت سے دوسرے کو ایذا ہو اور وہ ضروری نہ ہو اس کا حرام ہونا ہے آج کل ایسے امور کی اہلِ علم و مشائخ تک میں

احتیاط نہیں۔

○

ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط (الاحزاب آیت نمبر ۵۹)

اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو ایذا نہ دی جایا کریں گی۔

لباس وغیرہ میں امتیاز کبر سے نہ ہو تو مذموم نہیں

اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ

لباس وغیرہ میں امتیاز رکھنا جبکہ اس میں کسی مفسدہ و مضرت سے بچاؤ ہو اور کبر سے نہ ہو مذموم نہیں۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (الاحزاب آیت ۷۰، ۷۱)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو، اللہ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا۔

اعمالِ صالحہ کو دوسرے اعمال کی اصلاح میں بڑا دخل ہے

اس میں دلالت ہے کہ اعمال صالحہ کو جیسا ثواب میں دخل ہے اس طرح دوسرے اعمال صالحہ کی اصلاح میں بھی ان کو دخل ہے اسی بناء پر مشائخ بعض اوقات ایک عمل کا امر کرتے ہیں مگر مقصود اس سے کسی دوسرے عمل کی اصلاح ہوتی ہے اس تعلق کو وہ حضرات خوب جانتے ہیں۔

○

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ (سبا آیت نمبر ۱۰)

اور ہم نے ان کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا۔

ہر کام میں اعتدال وانتظام وتناسب کی رعایت اس میں تین مسئلے ہیں ایک خوارق کا اثبات، دوسرا دستکاری کمانے کی فضیلت، تیسرا ہر کام میں اعتدال وانتظام وتناسب کی رعایت حتیٰ کہ امور حسیہ ودنیویہ میں بھی۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ط (سورۂ سبا آیت نمبر ۱۲)

اور جنات میں بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے۔

منجانب اللہ جنات کا مسخر ہونا عبدیت کے منافی نہیں اس میں دلالت ہے کہ اگر جنات کا مسخر ہونا کسی عمل وغیرہ کے ذریعہ نہ ہو محض منجانب اللہ ہو تو عبدیت کے منافی نہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ج (سورۂ سبا آیت نمبر ۱۴)

پھر جب ہم نے اُن پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھُن کے کیڑے نے کہ وہ سلیمان (علیہ السلام) کے عصا کو کھاتا تھا۔

قوی کو کبھی ضعیف سے علم حاصل ہوتا ہے اس میں اشارہ ہے کہ قوی کو کبھی ضعیف سے بعض علم حاصل ہوتا ہے۔

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ (سورۂ سبا آیت ۱۶)

سو انہوں نے سرتابی کی تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے دو رویہ باغوں کے بدلے اور دو باغ دے دیئے جن میں یہ چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل بیری۔

طاعت اور معصیت کو دنیوی نعمتوں کے حصول اور زوال میں دخل ہے

اس میں دلالت ہے کہ طاعت اور معصیت کو دنیاوی نعمتوں کے حصول اور زوال میں بھی دخل ہے چنانچہ آگے تصریح ہے ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا (ان کی یہ سزا ہم نے ان کی ناسپاسی کے سبب دی)

حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ (سورۂ سبا آیت نمبر ۲۳)

یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ عالی شان سب سے بڑا ہے۔

کبھی ہیبت بھی مانع فہم ہو جاتی ہے

روح میں ہے اس میں اشارہ ہے کہ ہیبت بھی مانع فہم ہو جاتی ہے احقر کہتا ہے کہ ہیبت کا مانع فہم ہو جانا کبھی اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ انسان کو معذور کر دیتا ہے جیسے بعض اہل حال کو پیش آجاتا ہے۔

وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (سورۂ سبا آیت نمبر ۲۴)

اور بیشک ہم یا تم ضرور راہ راست پہ ہیں یا صریح گمراہی میں ہیں

مجادل کے ساتھ ملاطفت کی رعایت

اس میں مجادل[1] کی ساتھ ملاطفت[2] پر دلالت ہے۔

○

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ (سورۂ سبا آیت نمبر ۴۰)

بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے۔

بعض اوقات ایک عمل سے دوسرے عمل کا حکم کر دیا جاتا ہے

جن سے مراد شیاطین ہیں یعنی غیر اللہ کی عبادت کرنے میں شیاطین کی کرتے ہیں تو گویا ان شیاطین ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ کذا فی الروح۔

اور اس میں دلالت ہے کہ عامل بعض اوقات ایک عمل کرتا ہے مگر اس کا حاصل دوسرا عمل ہوتا ہے جس کا وہ قصد بھی نہیں کرتا مگر اس پر یہ حکم کر دیا جاتا ہے کہ وہ اس دوسرے عمل کا مرتکب ہوا اور صوفیاء اصلاحات میں اس قاعدہ کا بکثرت استعمال کرتے ہیں (مثلاً) کسی امر میں کسی مرید نے اپنی رائے پر عمل کیا تو شیخ کہتا ہے کہ تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارا تابع بنوں۔

○

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ (سبا آیت نمبر ۴۳)

---

[1] لڑنے والا [2] نرمی۔

تالیف: محمد اشرف تھانوی

اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو صاف صاف پڑھی جاتی
ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ محض ایک ایسا شخص ہے جو یوں چاہتا ہے کہ ہم کو ان
چیزوں سے باز رکھے جن کو تمہارے بڑے پوجتے تھے۔

منکرینِ اولیاء کا حال روح میں ہے کہ یہی حال ہے منکرین اولیاء کا کہ لوگوں کو ان کے ساتھ اعتقاد رکھتے اور ان کا اتباع کرنے سے روکتے ہیں۔

○

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ط (فاطر آیت نمبر ۴)

اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی بہت سے
پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں۔

اعداء کی ایذا و انکار پر تلقینِ صبر روح میں ہے کہ اس میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے وارثوں کو تسلی دی ہے اور ان کو اعداء کی ایذا اور تکذیب اور انکار پر صبر کے لیے ارشاد فرمایا ہے۔

○

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط (فاطر آیت نمبر ۸)

تو ان پر افسوس کر کے کہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان نہ جاتی رہے۔

مخالفِ طریق پر زیادہ غم سے ممانعت اس میں طریق سے اعراض کرنے والے پر زیادہ غم کرنے سے ممانعت ہے۔

○

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ

مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ (سورۂ فاطر آیت نمبر ۱۳)

جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کی برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

غیر اللہ میں علم وقدرت کی نفی ان میں اس علم وقدرت کی نفی ہے جس کا جہلاء کو غیر اللہ میں اعتقاد ہے اور جو لوگ ان کو بامید اجابت پکارتے ہیں ان کی تجہیل ہے۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۝ (فاطر آیت نمبر ۲۸)

خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

مدار خشیت الٰہی حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات وصفات کا علم ہے

روح میں ہے کہ مراد وہ ہیں جو حق تعالیٰ ذات وصفات جلیلہ وافعال وشیون جمیلہ کو جانتے ہیں نہ وہ محض جو صرف ونحو جانتے ہیں سو مدار خشیت کا پہلا علم ہے نہ دوسرا علم۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ (فاطر آیت نمبر ۳۲)

پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔

ولایت عامہ ہر مؤمن کو حاصل ہے قاصر فی العمل کو ذیل اصطفاء کی قسم قرار دینا اس پر دال ہے کہ مطلق اصطفاء ولایت ہر مؤمن کو حاصل ہے اور ولایت عامہ یہی ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ
اِلَّا نُفُوْرًا ۝ (فاطر آیت نمبر ۴۲)

پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آپہنچے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی

اوراد و اشغال سے فاسد الاستعداد کا مرض اور بڑھ جاتا ہے

اس میں وہی مذکور ہے جو صوفیاء کہا کرتے ہیں کہ اوراد و اشغال سے فاسد الاستعداد کا مرض اور بڑھ جاتا ہے کہ وہ اپنے کو بزرگوں میں شمار کرنے لگتا ہے اور اس آیت میں استکبارًا فی الارض اسی طرف مشیر ہے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ (یٰس آیت نمبر ۱۱)

پس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور خدا سے بے دیکھے ڈرے۔

تربیت پر فائدہ طالب کی استعداد کا ظہور ہے

اس میں دلالت ہے کہ تربیت پر جو فائدہ مرتب ہوتا ہے وہ طالب کی استعداد کا ظہور ہے نہ کہ مربی ظاہری کی عطا اور مسئلہ مشہور ہے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا
بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ (یٰس آیت نمبر ۱۴)

یعنی جبکہ ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا پھر تیسرے سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔

بعض مشائخ کے اپنے خلفاء کو ارشادِ خلق کے لیے مختلف بلاد میں بھیجنے کی اصل

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ تھے کذا فی الروح۔ پس یہ اصل ہے بعض مشائخ کے اس طریقہ کی کہ اپنے خلفاء کو ارشادِ خلق کے لیے مختلف بلاد میں بھیج دیتے ہیں۔

○

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ (یٰسٓ آیت نمبر ۱۵)

ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح معمولی آدمی ہو۔

منتہی احوالِ ظاہرہ میں مبتدی کے مشابہ ہوتا ہے | منشاء اس قول کا یہ تھا کہ منتہی

احوال ظاہرہ میں مبتدی کے مشابہ ہوتا ہے۔

○

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ (یٰسٓ آیت نمبر ۱۸)

وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔

مقبولین کے انکار پر اللہ تعالیٰ کا دنیوی عذاب | روح میں ہے کہ جب

انہوں نے رُسُل کی تکذیب کی تو ان پر قحط یا مرض جذام مسلط ہوا۔

اور مقبولین کے انکار کے وقت اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہوتی ہے۔

○

قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ (یٰسٓ آیت ۱۹)

ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

استعداد فاسد | روح میں ہے یہ اشارہ ہے ان کی استعداد فاسد کی طرف۔

○

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (یٰسٓ آیت نمبر ۲۲)

اور میرے پاس کونسا عذر ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر کے جانا ہے۔

مصلحین کا مشفقانہ طرزِ تبلیغ | اپنے اوپر رکھ کر کہنا ارشاد میں تلطف ہے اور مصلحین کا یہی طرز ہے۔

○

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج (یٰس آیت نمبر ۶۰)

اے اولاد آدم کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔

عباراتِ صوفیہ میں بُت پرست کے معنی | یہاں اطاعت کو تحذیر و تنفیر کے لیے عبادت سے تعبیر فرمایا تو بعض عبارات صوفیہ میں جو اپنی نسبت بت پرست وغیرہ الفاظ واقع ہیں وہ اقرار کفر نہیں۔ مطیع نفس کے معنی ہیں۔

○

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ (یٰسٓ آیت نمبر ۷۶)

تو ان لوگوں کی باتیں آپ کے لیے آزردگی کا باعث نہ ہونا چاہیئے۔

مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے | اشارہ ہے کہ مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے

خدا تعالیٰ خود مطلع ہے مناسب انتقام لے گا۔

○

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ (الصّٰفّٰت آیت نمبر ۶۰، ۶۱)

یہ بے شک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

آخرت کی سب نعمتیں جنّت وغیرہ سب مطلوب ہیں تصریح ہے کہ آخرت کی نعمتیں جنت وحور وقصور مطلوب ہیں جن پر ترغیب دی گئی نہ کہ ان مدعیوں کی طرح جو کہتے ہیں کہ ہم کو جنّت کی کیا پرواہ ہے اور وہ کیا چیز ہے البتہ مغلوب الحال لوگوں سے جو منقول ہے وہ معذور ہیں۔

○

وَ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ (الصّٰفّٰت آیت ۷۶)

اور ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی۔

طبعی غم منافیِ کمال نہیں اس سے معلوم ہوا کہ طبعی غم کمال کے منافی نہیں کیونکہ طبعی بشری اقتضاءات کامل بھی رکھتے ہیں اور اس کے خلاف جو منقول ہے وہ غلبہ حال ہے۔

○

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (الصّٰفّٰت آیت نمبر ۸۴)

جبکہ وہ اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوئے۔

حق تعالیٰ کا قرب قلبِ سلیم کے ساتھ مشروط ہے اس میں اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ کا قرب جس کو مجیئ سے تعبیر فرمایا ہے اس کے ساتھ مشروط ہے کہ قلب تمام

آفات سے مثل فساد عقاید ذات وصفات سے سالم ہو۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ (الصّٰفّٰت آیت نمبر ۸۸)

سو ابراہیم (علیہ السّلام) نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کر دیکھا۔

دفعِ شر کے لیے حیلہ کا جواز اس میں دفع شر کے لیے حیلہ کا جواز مذکور ہے وہ شر دنیوی ہو یا دینی ہو۔

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ (الصّٰفّٰت آیت نمبر ۸۱)

حقیقت میں یہ بھی بڑا امتحان تھا۔

کبھی خواص کا بھی امتحان ہوتا ہے اس میں دلالت ہے کہ کبھی خواص کا بھی امتحان ہوتا ہے سو اس کو طرد وبُعد[1] کا گمان نہ کرنا چاہیئے۔

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ (الصّٰفّٰت آیت نمبر ۱۵۳)

کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زیادہ پسند کیں۔

ایک نادر الوجود مضمون (صرف خواص کے لیے) اس عنوان خاص سے نکیر کرنا باوجود یکہ تعین کا وجود بھی حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے ممتنع ہے اس پر دال ہے کہ اذہان میں ایک چیز جو کہ ادنیٰ ہے اور دوسری چیز جو کہ اعلیٰ ہے ان دونوں میں تفاوت ہے گو وہ دونوں اس میں متساوی ہوں کہ حق تعالیٰ دونوں سے منزہ ہیں اس سے یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ جس وجہ سے حق تعالیٰ کا اضطراراً تصوّر ہوتا ہو یہ

---

[1] ہنکانا اور دور کرنا۔

جائز نہیں کہ اختیاراً ایسی وجہ سے تصور کیا جائے جو ذہن میں اس وجہ سابق سے ادنیٰ ہو مثلاً ایک شخص مقدار عظیم سے مجرد حق تعالیٰ کے تصور پر قادر نہ ہو تو اس کو مقدار صغیر کے ساتھ تصور جائز نہ ہوگا باوجودیکہ وہ مطلق مقدار سے بھی منزہ ہے اور جس سے طبعاً تحرز نہیں کر سکتا اس میں معذور ہے البتہ یہ واجب ہے کہ عقلاً اس سے بھی تنزیہ کا اعتقاد رکھے خوب سمجھ لو نہایت عزیز الوجود مضمون ہے اور نااہل سے اس کا ذکر مت کرو۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ (ص آیت نمبر ۵)

کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا۔

اس آیت سے وحدت الوجود کا استدلال درست نہیں

بعض اہل غلو نے اس سے وحدت الوجود اس طرح ثابت کیا ہے کہ سب اللہ کو الٰہ واحد قرار دینے پر کفار نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحدت کا دعویٰ فرمایا ہوگا لیکن یہ استدلال اس لیے غلط ہے کہ یہاں جعل واحد کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے الٰہ کی نفی فرمائی اور الٰہ واحد کا اثبات کیا نہ یہ کہ سب کے اتحاد کا دعویٰ کیا (نعوذ باللہ) فمن ادی فعلیہ البیان پس یہ جعل ایسا ہے جیسا حدیث میں آیا ہے من جعل الھموم ھما واحدا ھم الاخرۃ اور ظاہر ہے کہ ھموم دنیا وھم الاخرۃ کو متحد کر دیا بلکہ مقصود یہی ہے کہ ہموم دنیا کی نفی اور ہم آخرت کو باقی رکھا۔

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ (ص آیت نمبر ۸)

کیا ہم سب میں اسی شخص پر کلام الٰہی نازل کیا گیا۔

کِبر بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے | چونکہ اس قول کا منشا کبر تھا تو آیت دال ہوئی اس پر کہ کبر ایسی مذموم چیز ہے کہ بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ (ص آیت نمبر ۱۵)

اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی۔

مقامِ ارشاد میں لازم کو مثل ملتزم کے قرار دے سکتے ہیں

باوجود اس کے کہ وہ اس صیحہ کے معتقد ہی نہ تھے تو اس کا انتظار کیوں کرتے پھر ان کو اس کا منتظر کہنا اس بنا پر ہے کہ ان کی غفلت و اعراض سے گویا یہ حالاً لازم آتا تھا تو اس میں دلالت ہوئی کہ مقام ارشاد میں نہ کہ مقامِ افتاء میں لازم کو مثل ملتزم کے قرار دے سکتے ہیں جیسے مشائخ مرید خود رائی سے کہتے ہیں کہ میں تیرا تابع بنوں اور تو میرا تابع نہ بنے و مثل ذٰلك۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ (ص آیت نمبر ۱۸)

ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کیا کریں۔

اجتماع فی الذکر اور بعض اشغال کی صحت | اس کو تسبیح قالی پر محمول کرنے کی صورت میں جیسا کہ قرآن کا ظاہر اور نیز مؤید بالکشف ہے اس سے دو امر ماخوذ ہوتے ہیں اول اجتماع فی الذکر جس سے

تنشیط[1] نفس اور تقویت ہمت اور برکات ذکر کا باہمی تعاکس حاصل ہوتا ہے اور دوسرے بعض اشغال کی صحت جس میں تمام عالم کو ذاکر تصور کیا جاتا ہے اور اس شغل کی جمع ہمت اور قطع خطرات میں عجیب تاثیر ہے۔

○

وَلَا تُشْطِطْ (ص آیت نمبر ۲۲)

اور بے انصافی نہ کیجئے۔

اہلِ معاملہ کے خلاف تہذیب کلمہ کو حاکم مفتی اور شیخ کو برداشت کرنا چاہیئے

اہل معاملہ کے اس خلاف تہذیب کلمہ کو داؤد علیہ السلام کو برداشت فرمانا دلیل ہے اس پر کہ حاکم اور اسی طرح مفتی اور شیخ کو ایسے امور کا تحمل کرنا چاہیئے نیز اس میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جس کو اپنے تقدس پر ناز ہو جبکہ معصوم سے یہ کہا جاتا ہے کہ حد سے تجاوز نہ کیجئے تو غیر معصوم کو اپنے نفس پر وثوق کرنا مجھ میں یہ احتمال نہیں کب زیبا ہے؟

○

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ (ص آیت نمبر ۲۴)

اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں مگر ہاں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔

---

[1] نفس کو خوش کرنا۔

اکثر لوگوں میں جبلّتہً یا عادۃً غلبہ ظلم اور شر کا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر میں جبلّتہً یا عادۃً غلبہ ظلم اور شر ہی کا ہے اور جو جبلّتہً پاک ہیں یا مجاہدہ سے پاک ہو گئے ہوں ایسے کام ہی ہیں۔

الاحکام الخاصۃ بالحکام

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط (ص آیت نمبر ۲۶)

اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ وہ خدا کے رستے سے تم کو بھٹکا دے گا۔

ہوائے نفسانی کی مذمّت اس میں ہوائے نفسانی کی مذمّت ظاہر ہے۔

الاحکام الحکیمۃ

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ط (ص آیت نمبر ۲۷)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو جو چیزیں ان کے درمیان موجود ہیں ان کو خالی از حکمت پیدا نہیں کیا۔

مخلوق بے بقاء ہے بے فائدہ نہیں بعض نے اس آیت کے ساتھ حدیث تقریری کا مضمون اَلَا کل شی ما خلا اللہ باطل ملاکر وحدت الوجود بالاصطلاح الفاسد پر اس طرح استدلال کیا ہے کہ حدیث سے باطل کے معنے ما سوی اللہ معلوم ہوتے ہیں اور آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق باطل نہیں ہے تو مجموعہ سے مستفاد ہوا کہ مخلوق ما سوی اللہ نہیں ہے اور یہ استدلال محض باطل ہے کیونکہ قرآن میں باطل کے معنی ہیں بے فائدہ اور حدیث میں اس کے معنی ہیں بے بقاء۔ پس مخلوق بے بقاء ہے بے فائدہ نہیں تو ان دونوں

میں کیا جوڑ ہے۔

○

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ○ (ص آیت نمبر ۳۱)

جبکہ شام کے وقت ان کے روبرو اصیل عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے۔

آرام کے سامان کا استعمال جائز ہے اس میں کئی مسئلے ہیں اول آرام کے سامان کے استعمال کا جواز خصوص جبکہ اس میں دینی مصلحت بھی ہو۔ دوسرے اکابر کا مستحبات سے ذہول کا امکان اگرچہ وہ مستحب ان کی شان پر نظر کرنے کے اعتبار سے مستحبات ہو، تیسرے ایسے ذہول کے سبب کی تلافی اس طریقہ سے کہ اس کو ملک سے خارج کر دینے اور اس کو اصطلاح میں غیرت[1] کہتے ہیں۔

○

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ج (ص آیت نمبر ۳۵)

دعا مانگی کہ اے میرے رب میرا قصور معاف کر اور مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسّر نہ ہو۔

جاہ اور کمال میں تنافی نہیں مقصود ایسی سلطنت کے طلب کرنے سے یہ تھا کہ اس کو مزید قرب کا ذریعہ بنائیں

---

[1] اہل کمال کے نزدیک طاعتِ حق ہر امر میں مقدم ہوتی ہے اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعتِ حق میں خلل ڈالا تو اہل کمال کو اس چیز کے رفع کرنے کا ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے (یعنی) حق تعالیٰ سے غافل کرنے والی چیز سے نفرت ہو جانا۔ اس کو غیرت کہتے ہیں۔

اور سب سے زیادہ مزید قرب کا ذریعہ مال کے لیے دوسروں کی تکمیل ہے اور سلطنت اس کا بہت اچھا ذریعہ ہے اور اقرب یہ ہے کہ احد سے مراد اہلِ دنیا لیے جاویں چونکہ ایسا بڑا جاہ اہلِ دنیا کے لیے مضر تھا اس لیے شفقت کی وجہ سے ان کو ایسی دنیا سے مستثنیٰ کر دیا پس آیت میں دلالت ہوئی کہ بعض شئے کا مل کو مضر نہیں ہوتی اور ناقص کو مضر ہوتی ہے جیسے اس پر دلالت تھی کہ جاہ اور کمال میں تنافی نہیں جبکہ جاہ میں دینی مصلحت ہو۔

○

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝ (ص آیت نمبر ۳۶، ۳۷)

سو ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے نرمی سے چلتی اور جنّات کو بھی ان کے تابع کر دیا یعنی تعمیر بنانے والوں کو بھی اور موتی وغیرہ کے لیے غوطہ خوروں کو بھی۔

بعض اوقات جنّات اولیاء یا عاملین کے لیے مسخّر ہو جاتے ہیں

اس سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ بعض اوقات اولیاء یا عاملین کے مسخّر ہو جاتے ہیں تو سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اس کا اختصاص نہ رہا جواب یہ ہے کہ وہ اختصاص ایک خاص شان کے ساتھ تھا جو عام اور تام تھا دوسروں کے لیے ایسا نہیں۔

○

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (ص آیت نمبر ۳۹)

یہ ہمارا عطیہ ہے سو خواہ دو یا نہ دو تم سے کچھ داروگیر نہیں۔

سالک کا بڑا سرمایہ جمعیتِ قلب ہے | یعنی نہ تو دینے پر حساب ہوگا اور نہ دینے پر حساب ہوگا ہر طرح سے تصرف کی اجازت ہے اور حکمت اس کی یہ ہے تاکہ ان کا قلب ادائے حقوق مال میں مشوش نہ ہو چونکہ اصل ضرر اسباب دنیا کا تشویش ہے اس سے بچا لیا اور اس سے معلوم ہوا کہ بڑا سرمایہ سالک کا جمعیت قلب ہے اس لیے صوفیاء کو اس کا خاص اہتمام ہے۔

○

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝ (ص آیت نمبر ۴۱)

جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو رنج اور آزار پہنچایا ہے

غیر معصیت میں کاملین پر شیطان کا تسلط ممکن ہے | اس سے معلوم ہوا کہ غیر معصیت میں کاملین پر شیطان کا تسلط ممکن ہے۔

○

فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (ص آیت نمبر ۴۴)

اور اس سے مار لو اور قسم نہ توڑو۔

جس حیلہ میں مقصود شرعی کا ابطال ہو وہ جائز نہیں | بعض نے اس کو تمام حیلوں کی صحت کی اصل کیا ہے اور حقیقت میں ایسا نہیں جس حیلہ میں کسی مقصود شرعی کا ابطال لازم آئے وہ جائز نہیں اور کامل اسی قید سے تجویز کر سکتا ہے پس اس کی تجویز کو دیکھ کر اس پر اعتراض کرنا زیبا نہیں ہے۔

○

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ (ص آیت نمبر ۵۲)

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہوں گی۔

مباح عورتوں کی طرف رغبت حُبِّ الٰہی یا کمال کے منافی نہیں

مقام ترغیب میں اس کا ذکر کرنا دلیل ہے اس پر کہ مباح عورتوں کی طرف رغبت نہ کمال کے منافی ہے نہ حب الٰہی کے۔

○

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط (ص آیت نمبر ۷۵)

جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی

انسان مظہر[1] جامع ہے

بعض اہل اشارہ نے یدین کی تاویل صفت لطف و قہر سے کی ہے اور باقی صفات ان ہی کی طرف راجع ہیں۔

○

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ○ (ص آیت نمبر ۸۶)

اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔

تکلف کی مذمت

اس سے تکلف کی مذمت ثابت ہوتی ہے جس میں آجکل اکثر علماء و مشائخ تک مبتلا ہیں۔

○

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○ (الزمر آیت نمبر ۲)

سو آپ خالص اعتقاد کر کے اللہ کی عبادت کرتے رہیئے۔

اخلاص کا امر

اس میں اخلاص کا امر ہے اور اپنے اطلاق سے سب مراتب کو شامل ہے۔

---

[1] کسی نے خوب کہا ہے۔

[2] میں وہ چھوٹی سی دنیا ہوں کہ آپ اپنی ولایت ہوں۔

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط (الزمر آیت نمبر ۳)

ہم تو ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنادیں۔

خواص باری تعالیٰ کا غیر کے لیے اثبات مطلقاً مذموم ہے

اس میں دلالت ہے کہ خواص باری تعالیٰ کا غیر کے لیے اثبات مطلقاً مذموم ہے اور اس میں ما بالذّات اور ما بالعرض کا فرق کچھ نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝ (الزمر آیت ۳)

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو راہ پر نہیں لاتا جو جھوٹا اور کافر ہو۔

ولایت کے کسی رتبہ کے جھوٹے مدعی کے لیے حرمان ہے

روح میں ہے کہ اس میں (بالنظر الیٰ عموم اللفظ) اس شخص کی تہدید کی طرف اشارہ ہے جو اپنے لیے ولایت کے کسی رتبہ کا جھوٹا دعویٰ کرے اور لا یہدی میں اس کے حرمان کی طرف اشارہ ہے۔

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط (الزمر آیت نمبر ۵)

وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔

سائرین الی اللہ کے احوال کا تعاقب

روح میں ہے کہ اس میں (بالطریق قیاس علی النظیر) سائرین الی اللہ کے احوال کے تعاقب کی طرف اشارہ ہے جیسے قبض و بسط و صحو و سکر و جمع

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وفرق وتجلی و استتار وغیر ذٰلك ۔

○

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا (الزمر آیت ۹)

بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو۔

آدابِ عُبودیت روح میں ہے کہ یہ مشیر ہے آدابِ عبودیت کے ظاہراً و باطناً بلا فتور و بلا تقصیر اہتمام کی طرف ۔

○

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ (الزمر آیت ۲۲)

سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور وہ اپنے پروردگار کے نور پر ہے ۔

نور اور شرح صدر کی علامت حدیث میں اس نور و شرح صدر کی علامت یہ آئی ہے کہ دار الخلود[1] کی طرف توجہ اور دار الغرور[2] سے بے تعلقی اور موت کے لیے تیاری کذا فی الروح عن مستدرك الحاكم و شعب الايمان للبيهقي و ابن مردويه.

○

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (الزمر آیت ۲۲)

سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لیے بڑی خرابی ہے ۔

قساوت کی حقیقت شرح صدر کے مقابلہ میں قساوت کا آنا اس کی حقیقت کو بتلاتا ہے یعنی شرح صدر کے آثار سے خالی ہونا جو

---

[1] جنت [2] دُنیا ۔

اوپر کی آیت میں مذکور ہیں پس اس سے اس توہم کا فساد معلوم ہوتا ہے جو بعض سالکین کو ہو جاتا ہے کہ رقتِ طبعیہ کے نہ ہونے کو قساوت[1] سمجھتے ہیں۔

○

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ق صلے (الزمر آیت نمبر ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے۔

ایک وجد لطیف اس آیت میں ایک وجد لطیف مذکور ہے اور اس سے صعقہ وغیرہ کا ابطال لازم نہیں آتا اور بعض سلف سے جو اس پر انکار منقول ہے وہ مرائین غیر متعین پر محمول ہے۔

○

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ط (الزمر آیت نمبر ۲۹)

اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جن میں باہم ضد ضدی ہے اور ایک اور شخص ہے کہ پورا ایک ہی شخص کا ہے

مؤمن خالص کی حالت یہی حالت ہے اس شخص کی جو اشغال دنیا کی کشاکشی میں ہے سلما لرجل یہ حالت مؤمن خالص کی ہے جس کو مولیٰ سے کوئی چیز غافل نہیں کرتی۔

○

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ (الزمر آیت نمبر ۳۲)

سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

---

[1] دل کا سخت اور سیاہ ہونا۔

شریعت کو قشر بتلانے والے دعوئ ولایت میں کاذب ہیں

اپنے عموم لفظ سے ان کو بھی شامل ہیں جو دعوئ ولایت میں کاذب ہیں اور شریعت کو پس پشت ڈال کر اس کو قشر بتلاتے ہیں۔

○

وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ (الزمر آیت نمبر ۴۵)

اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو کہ آخرت کا یقین نہیں رکھتے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

بعض جہلاء مدعی طریق کی حالت

اسی کے مشابہ بعض جہلا مدعی طریق کی حالت ہے کہ توحید خالص کے ذکر سے منقبض ہوتے ہیں اور اولیاء کے ساتھ استغاثہ[1] کرتے ہیں۔

○

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الزمر آیت نمبر ۴۸)

اور ان کو اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے اور جس کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔

اعمال و مجاہدات کا مقصود کشف کو سمجھنا سخت غلطی ہے

اس سے اس شخص کی غلطی معلوم ہوتی ہے جو اپنے اعمال و مجاہدات سے کشف کو مقصود سمجھتا ہے کیونکہ اگر کشف کوئی کمال ہوتا تو کفار کو حاصل نہ ہوتا۔

---

[1] مدد طلب کرنا۔

إِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ إِنَّمَا
أُوتِيتُهُ عَلٰى عِلْمٍ ۭ (الزمر آیت ۴۹)

جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیتے ہیں تو کہتا ہے
کہ یہ مجھ کو تدبیر سے ملی ہے۔

ثمراتِ طریق نعمِ الٰہیہ ہیں اس میں اس شخص کی شناخت بھی معلوم ہوگئی جو ثمراتِ طریق کو جو کہ نعم الٰہیہ ہیں اپنے عمل و مجاہدہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

○

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ (الزمر آیت نمبر ۶۰)

اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے
خدا پر جھوٹ بولا تھا۔

عالمِ معاد کشفِ حقائق کا عالم ہے روح میں ہے کہ ان کے قلوب کی سیاہی ان کے چہروں پر منعکس ہوجائیگی اور راز اس میں یہ ہے کہ عالمِ معاد کشف حقائق کا عالم ہے۔

○

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى
الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ (الزمر آیت نمبر ۷۳)

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہوکر جنت
کی طرف روانہ کئے جائیں گے۔

متقین کا رویت الٰہیہ کو مقصود بالذات سمجھنا بعض نے کہا ہے کہ میدان محشر میں ان کو ایک بار رویتِ حق ہو چکی ہوگی کما فی صحیح مسلم اور ان کو یہ معلوم

بیان القرآن از حکیم الامت تھانوی

نہ ہوگا کہ جنت میں بھی رویت ہوگی اس لیے جنت میں بھی جاتے ہوئے متردد ہوں گے پس فرشتوں کے سُوق کی نوبت آئے گی اور بعض نے کہا ہے کہ اس سُوق کا فاعل شوق ہے۔ جب ان کو معلوم ہوگا کہ جنت میں رویت ہوگی اس شوق میں دوڑے ہوئے چلے جائیں گے اور ان دونوں قولوں میں امر مشترک ان کا رویتِ الٰہیہ کو مقصود بالذات سمجھنا ہے۔

○

مَا يُجَادِلُ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (المؤمن آیت ۴)

اللہ تعالیٰ ان آیتوں میں وہی جھگڑے نکالتے ہیں جو منکر ہیں۔

جدال بالباطل اور جدال بالحق کے فرق کی رعایت کرنا اہل اللہ کا خواص ہے

اس آیت میں جدال بالباطل کی مذمت ہے چنانچہ اس کے بعد متصل ہی ارشاد ہے وجادلوا بالباطل لیدحضوا به الحق اور جو جدال بالحق وللحق ہے وہ مامور بہ ہے قال تعالیٰ وجادلهم بالتی هی احسن اور ان میں فرق کی رعایت کرنا اہل اللہ کے خواص میں سے ہے۔

○

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (المؤمن آیت ۷)

جو فرشتے کہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اس کے گرداگرد وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کیا کرتے ہیں۔

شرفِ اہل ایمان اس میں اشارہ ہے شرف ایمان اور اہل ایمان کی طرف کہ ملائکہ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ (المؤمن آیت ۱۹)

وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔

غیر محبوب حقیقی پر استحسان کی نظر مذموم ہے | اطلاق لفظ سے اس کو بھی شامل ہے کہ غیر محبوب حقیقی پر استحسان[1] و استلذاذ سے نظر کی جائے یا دل سے اس کی تمنا کی جائے۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ق صلے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ (المؤمن آیت نمبر ۲۸)

اور ایک مؤمن شخص نے جو کہ فرعون کے خاندان سے تھے اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے کہا۔

خوف کے سبب اہلِ باطل سے حق کا کتمان قبیح نہیں | اس میں دلالت ہے کہ اہل باطل سے حق کا کتمان جبکہ خوف کے سبب ہو خصوص جب اس میں سہولت ارشاد کی بھی مصلحت ہو قبیح نہیں۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ (المؤمن آیت نمبر ۵۵)

اور اپنے گناہ کی معافی مانگیئے۔

حسناتُ الابرار وسیئاتُ المقربین | یعنی آپ کی شان کے اعتبار سے اور اس میں اہل ہے اس قول کی حسنات الابرار سیئات المقربین۔

---

[1] اچھا سمجھنا اور لذت لینا۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ (المؤمن آیت نمبر ۶۰)

اور تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ مجھ کو پکارو، میں تمہاری درخواست قبول کرلوں گا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

عبدیت کی فضیلت | اس میں عبدیت کی فضیلت اور دعا کا منافی توکل و رضا نہ ہونا مذکور ہے۔

○

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ط (المؤمن آیت نمبر ۶۱)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اسی نے دن کو روشن بنایا۔

شب کے وقت ہر شخص کا سکون جدا ہوتا ہے | روح میں ہے کہ شب کے وقت ہر شخص کا سکون جدا ہوتا ہے عوام کا راحت نفوس و ابدان کے ساتھ اور اہل طاعت کا حلاوت اعمال کے ساتھ اور اہل محبت کا شوق قلوب کے ساتھ۔

○

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج (المؤمن آیت نمبر ۷۸)

اور کسی رسول سے یہ نہ ہوسکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کرسکے۔

اولیاء اللہ تصرفات مستقلہ سے عاجز ہیں | اس میں اولیاء کا تصرفات مستقلہ سے عاجز ہونا بالاولیٰ مذکور ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ (المؤمن آیت نمبر ۷۹، ۸۰)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تاکہ ان میں بعض سے سواری نو اور ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو اور تمہارے لیے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر اپنے مطلب تک پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہے اور ان پر اور کشتی پر لدے لدے پھرتے ہو۔

اسبابِ معیشت سے منتفع ہونا طریق میں نقص نہیں | اس میں دلالت ہے کہ اسبابِ معیشت سے منتفع ہونا طریق میں نقص نہیں جیسا بعض متقشفین کا زعم ہے۔

○

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (المؤمن آیت نمبر ۸۳)

غرض جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے علم پر بڑے نازاں ہوئے جو اُن کو حاصل تھا۔

تصوّف باطل پر فرحت کرنے کی مذمت | اس میں ایسے علم پر فرحت کرنے کی مذمت ہے جو شریعت کے خلاف ہو اور اس میں تصوف باطل بھی آگیا۔

○

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت نمبر ۵)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لیے ایسا

اجر ہے جو موقوف ہونے والا نہیں۔

عذر کی حالت میں معمولات کا اجر پورا ملتا ہے

روح میں سدیؒ سے منقول ہے کہ یہ آیت مریضوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو مرض یا ضعف پیری کے سبب اکمال طاعات سے عاجز ہو جائیں تو ان کے لیے ویسا ہی ثواب ملتا ہے جو حالت صحت و قوت میں عمل کرنے سے لکھا جاتا ہے۔

اور اسی سے مشائخ سالکین کو تسلی دیتے ہیں جب ان کو کوئی عذر پیش آجاتا ہے جس سے وہ پورا عمل نہیں کر سکتے۔

قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت نمبر ۱۱)

دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں۔

جمادات کے لیے ادراک کا اثبات

اس میں جمادات کے لیے ادراک کا اثبات ہے کیونکہ طوع[1] ادراک پر موقوف ہے۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (حٰمٓ السجدہ آیت نمبر ۱۶)

تو ہم نے ان پر ایک ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو منحوس تھے۔

سعد و نحس عرفی کا اعتقاد باطل ہے

اور یہ ایام سات راتیں اور آٹھ دن تھے جیسا سورۂ حاقہ میں منصوص ہے اس سے سعد و نحس عرفی کا اعتقاد باطل ہو گیا ورنہ

---

[1] رغبت ۔ اطاعت

تعلیمات حکیم الامت: تھانوی

کوئی دن بھی سعد نہ رہے گا یہاں نحس خاص ان کے حق میں تھے بوجہ عذاب کے مستمر فرمایا گیا ہے تو یہ بھی انہی کے حق میں بوجہ استمرار ان کے عذاب کے ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۰، ۳۱)

جن لوگوں نے اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت پر خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔ ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے۔

اولیاء اللہ پر امتحان ظاہری یا باطنی کے وقت ملائکہ سکینہ فائض کرتے ہیں

اطلاق الفاظ سے آیت اس کو بھی شامل ہے کہ اوقات امتحان یا باطنی میں ملائکہ ان پر سکینہ وبرکات فائض کرتے ہیں اور قول کا اطلاق کلام بالمشافہ کو بھی شامل ہے اور اس تقدیر پر ملائکہ کا کلام غیر نبی سے بھی ثابت ہوتا ہے اور استقامت اپنے اطلاق سے تمام مراتب استقامت کو شامل ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا (حٰمٓ السجدہ آیت نمبر ۳۳)

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرتے۔

...

شیخ کو خود بھی عامل ہونا چاہیئے جملہ عمل صالحا میں اس طرف اشارہ ہے کہ داعی الی اللہ و شیخ کو بھی خود بھی عامل ہونا چاہیئے ورنہ اس کی تعلیم میں برکت نہیں ہوتی۔

○

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت نمبر ۳۳ تا ۳۶)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ آپ نیک برتاؤ سے ٹال دیا کیجیئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا دلی دوست ہوتا ہے اور یہ بات ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجیئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

اخلاق، مجاہدہ اور کسی وقت بے فکر نہ ہونے کی ضرورت اس مجموعہ میں تین مسئلے ہیں اوّل اخلاق کی تعلیم دوسرے اخلاق میں مجاہدہ کی ضرورت تیسرے کاملین کے لیے وسوسہ کا آنا کمال اور الی اللہ میں اس کا مضر نہ ہونا اور فاستعذ باللہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ کسی وقت بے فکر نہ ہونا چاہیئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ط (حٰمٓ السجدہ آیت ۴۰)

بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں وہ لوگ ہم پر مخفی نہیں۔

غلاۃ صوفیاء اس میں غلاۃ صوفیاء بھی داخل ہو گئے جو آیات کی غلط تفسیریں کرتے ہیں۔

○

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ۝ (الشوریٰ آیت نمبر ۱۳)

اللہ اپنی طرف جس کو چاہے کھینچ لیتا ہے اور جو شخص رجوع کرے اس کو اپنے تک رسائی دے دیتا ہے۔

جذب و سلوک روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے جذب و سلوک کی طرف۔ وجہ یہ ہے کہ جبی کے معنی جذب کے ہیں اور ہدایت کے معنی سالک کو راہ طریق۔

○

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ط لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ط اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ج (الشوریٰ آیت ۱۵)

ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے، ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا۔

مناظرہ کے ختم پر مایوسی کے وقت تعلیم طرزِ مخاطب اس میں ایسے وقت خطاب کی تعلیم ہے جب مناظرہ کے ختم ہونے پر بھی مایوسی ہو۔

○

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ (الشوریٰ آیت نمبر ۲۱)

کیا ان کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی۔

شرک و بدعت کا ابطال | اس میں شرک و بدعت کا ابطال ہے۔

○

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ (الشوریٰ آیت نمبر ۲۳)

آپ یوں کہئے کہ میں تم سے اور کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبت کے۔

شیخ کے خاندان اور اقارب سے محبت کرنا | روح میں ابن جبیرؒ اور سدیؒ اور عمرو بن شعیبؒ سے یہ تفسیر منقول ہے کہ میں تم سے صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے اہل بیت اور اہل قرابت سے محبت کرو۔

تو اس میں دلالت ہوئی اس پر کہ منجملہ حقوق شیخ کے اس کے خاندان اور اقارب سے محبت ہوگی عادۃً لازم ہے کہ اس کے اقارب سے بھی ہوگی ترمذی کی حدیث مرفوع اس کی مؤید ہے احبوا اهل بيتي لحبي۔

○

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ (الشوریٰ آیت نمبر ۲۷)

اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لیے روزی فراخ کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

بسطِ باطنی بھی بعض کے لیے مضر ہوتا ہے

اسی طرح بسطِ باطنی بھی بعض کے لیے مضر ہوتا ہے تو اس کے نہ ہونے سے مغموم نہ ہو۔

○

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ (الشوریٰ آیت نمبر ۳۰)

اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیئے ہوئے کاموں سے اور بہت سے تو درگزر ہی کر دیتا ہے۔

قبض بھی بعض مصالح باطنیہ کے لیے ہوتا ہے

اسی طرح مصیبت باطنی بھی مثل قبض کے کبھی گناہ کے سبب ہوتی ہے اور روح میں ہے کہ یہ اہل ذنوب کی ہے اور غیر اہل ذنوب پر مصیبت رفع درجات کے لیے یا کسی اور حکمت کے لیے بھی آتی ہے۔

اور اسی طرح قبض بھی قبض مصالح باطنیہ کے لیے ہوتا ہے۔

○

۱۔ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ (الشوریٰ آیت ۳۷)

۲۔ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ (الشوریٰ ۳۹)

۱۔ اور جب ان کو غصہ آتا ہے معاف کر دیتے ہیں۔

۲۔ اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم واقع ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں۔

عفو و درگزر اور انتقام دونوں اپنے اپنے موقع پر محمود ہیں

روح میں ہے کہ دونوں اپنے اپنے موقع پر محمود ہیں اور اہل اللہ کے نزدیک یہ موقع جانی کی مصلحت سے بدلتا ہے وہ اپنی مصلحت پر دوسرے کی مصلحت کو مقدم رکھتے ہیں۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط (الشوریٰ آیت نمبر ۵۱)

اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمادے مگر یا تو الہام سے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتے کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے۔

غیر انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلام کی بعض اقسام اس میں غیر انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعض اقسام کا اثبات ہے اس کی تقریر میری تفسیر بیان القرآن میں ہے۔

○

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا (الشوریٰ آیت نمبر ۵۲)

آپ کو یہ خبر نہ تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کیا چیز ہے لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا۔

کمالات سب موہوب ہیں اس میں دلالت ہے کہ ہر کامل اپنی ذات میں کمالات سے عاری ہے اور کمالات سب موہوب ہیں اور جس کو ہبہ کی قدرت ہے سلب کی بھی قدرت ہے تو کسی کو اپنے کمال پہ ناز نہ چاہیئے۔

○

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ (الزخرف آیت نمبر ۳۱)

اور کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر

کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

اولیاء اللہ کا جاہ و شرف نسبی نہ ہونے پر انکار | اسی طرح منکرین اولیاء بھی جاہ و شرف نہ ہونے کے سبب ان کی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ (الزخرف آیت نمبر ۳۳ تا ۳۵)

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ہم ان کے لیے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے ہیں اور زینے بھی جن پر چڑھا کرتے اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ بھی اور یہ سب کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے۔

زُھد و تقویٰ کی ترغیب | اس میں دلالت ہے دنیا و زینتِ دنیا سے زھد اور تقویٰ کی ترغیب پر۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ (الزخرف آیت نمبر ۳۶)

اور جو شخص اللہ کی نصیحت سے اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

سیئات میں ترقی مستقل عقوبت ہے | اس میں دلالت ہے کہ معصیت پر گو عقوبت ظاہری ہے کہ سیئات میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے پس یہ قہر ہے صورتِ لطف میں۔

○

وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ (الزخرف آیت نمبر ۵۲)

اور قوتِ بیانیہ بھی نہیں رکھتا۔

کمالاتِ عرفیہ کا نہ ہونا مطلوب کے منافی نہیں | اس میں دلالت ہے کہ زبان آوری یا دوسرے کمالاتِ عرفیہ کا نہ ہونا مطلوب کے منافی نہیں اور موسیٰ علیہ السلام میں یہ فقدان ایسا نہ تھا کہ مخلِ فصاحت ہوتا مگر ہارون علیہ السلام افصح تھے۔

○

وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝ (الدخان آیت نمبر ۲۰)

اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھ کو پتھر سے قتل کرو۔

اپنی قوت کا دعویٰ نہ کرنا اظہارِ عبدیت ہے | حق تعالیٰ کی طرف التجا کرنا اور اپنی قوت کا دعویٰ نہ کرنا جیسے مدعیان تصرف کیا کرتے ہیں اظہار ہے عبدیت کا۔

○

وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ (الدخان آیت نمبر ۲۱)

اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔

جس کی اصلاح کی امید نہ ہو اس سے قطع جائز ہے | اس میں دلالت ہے قطع تعلق پر

ایسے شخص سے جس کی اصلاح کی امید نہ رہی ہو۔

○

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ کَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ○ (الدخان آیت ۴۳ تا ۴۶)

بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم کا کھانا ہوگا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا تیز گرم پانی کھولتا ہے۔

حُبِّ دنیا اور حرص کی قیامت میں صورت متمثلہ | اس میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ یہ حُبِّ دنیا اور حرص ہے قیامت میں اس صورت میں ظاہر ہوگی۔ اور یہ فرع ہے مسئلہ تمثل کی۔

○

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ○ (الجاثیہ آیت نمبر ۱۴)

آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو خدا تعالیٰ کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے عمل کا صلہ دیں۔

بعض اخلاق کی تعلیم | اس میں بعض اخلاق کی تعلیم ہے۔

○

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ (الجاثیہ آیت نمبر ۱۸)

پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کر دیا سو آپ اسی طریقہ

پر چلے جائیے اور ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ چلئے۔

شریعت کی مخالفت کرکے دعوٰی قرب وکمال باطل ہے | جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتباعِ شریعت کا حکم ہے دوسرا توکس شمار میں ہے تو شرع کی مخالفت کرکے دعوٰی کمال وقرب کرنا کس قدر دعوٰی باطل ہے۔

○

اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ (الاحقاف آیت نمبر۴)

میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی اور مضمون منقول لاؤ۔

دین سے متعلق الہام یا کشف کا حکم | اس میں اس پر دلالت ہے کہ دین کے باب میں بدون دلیل معتبر کے کوئی دعوٰی مسموع نہیں ہوتا۔ اس باب میں الہام یا کشف کا دعوٰی بھی مسموع نہ ہوگا۔

○

وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ط اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (الاحقاف آیت نمبر۹)

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا کیا جائے گا اور نہ تمہارے ساتھ میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے آتا ہے

اولیاء سے متعلق افراطِ عقیدت کا رد | آیت میں دو شخصوں پر رد ہے ایک جو اولیاء کی طرف ہر کلی وجزئی کے علم کو منسوب کرتا ہو، دوسرا وہ جو اپنے اور اپنے تابعین کے نجات کا جزماً[1] حکم کرتا ہو۔

[1] سزاوار ہونا۔

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (الاحقاف آیت نمبر ۲۰)
کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے۔

دُنیا میں توسّع معاصی کے ساتھ موجبِ خطر ہے | اس میں زھد پر دلالت ہے اور اس

پر کہ دنیا میں توسع موجب خطر ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ جب معاصی کے ساتھ ہو چنانچہ آگے ارشاد ہے وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ (کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے)

○

وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (الاحقاف آیت نمبر ۳۱)
اور اس (اللہ تعالیٰ) پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا۔

بندہ کا نجات پانا[1] بھی اس کے استحقاق سے زیادہ ہے | شاید ثواب کا ذکر نہ فرمانا

اس طرف اشارہ ہو کہ بندے کا نجات پا جانا یہ بھی اس کے استحقاق سے زیادہ ہے اپنے کو درجات کا اہل کیوں سمجھے اور یہ عین مذاق ہے قلندر کا۔

○

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط (محمد آیت نمبر ۱۵)

---

[1] من نہ گویم کہ طاعتم بہ پذیر
قلم عفو گناہم برکش

اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جن میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا۔

پانی، دودھ، شراب اور شہد کی صورت مثالیہ | اہلِ اشارہ نے پانی کو حیاتِ روحانیہ کی اور دودھ کو علم حقانی کی اور شراب کو شوق و محبت کی اور شہد کو وصل کی قرب و صورت فرمایا ہے اور ممکن ہے کہ یہ احوال کی صورِ مثالیہ ہوں۔

○

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (محمد آیت نمبر ۱۹)

تو آپ اس کا یقین رکھیئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور آپ اپنے خطا کی معافی مانگتے رہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لیے بھی۔

مشائخ کو اپنے ساتھ اپنے متبعین کے لیے بھی دعا کرنا مناسب ہے

اس میں اشارہ ہے کہ مشائخ کو زیبا ہے کہ اپنے ساتھ اپنے اتباع کے لیے بھی دعا کیا کریں۔

○

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ (محمد آیت نمبر ۳۰)

اور اگر ہم چاہتے تو آپ کو ان کا پورا پتہ بتلا دیتے سو آپ ان کو ان کے حلیہ سے پہچان لیتے اور آپ ان کو طرز کلام سے ضرور پہچان لیں گے۔

فراست کی اصل اور اس کے احکام | اس میں فراست کی اصل ہے لیکن احکامِ فراست کا جزم یا فراست کی بناء پر تجسس جائز نہیں البتہ مصلح کو تفتیش کرنا مباح ہے جیسے قصۂ افک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا تھا اور دوسرے خدا سے بھی تحقیق فرمائی تھی۔

○

وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ۝ (محمد آیت نمبر ۳۳)

اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔

معصیت سے اعمال کے انوار و برکات مضمحل ہو جاتے ہیں | روح میں قتادہ کا قول ہے کہ گناہ کر کے عمل باطل مت کرو۔

مراد اس سے ذات عمل نہیں نور عمل ہے معصیت سے اس کے انوار و برکات مضمحل ہو جاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرے۔

○

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (محمد آیت نمبر ۳۸)

اور اگر تم روگردانی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا۔

اپنے آپ کو دین کا مدار سمجھنا عجب میں شامل ہے | اس میں اس گمان کا قطع کرنا ہے کہ کسی خدمتِ دینیہ کو اپنی ذات پر موقوف سمجھے۔ جیسے بعض اہلِ عجب اپنے کو دین کا مدار سمجھتے ہیں۔

○

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ (الفتح آیت نمبر ۲)

بیان احکام از علامہ شبیر احمد عثمانی

وہ خدا ایسا ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا۔

سہولت اعمال وضبطِ احوال یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں نور اور قوت اور روح ہوتی ہے جس سے سکون پیدا ہوتا ہے اور سہولت اعمال وضبط احوال پیدا ہوتا ہے۔

○

لیمانوی

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ط (الفتح آیت نمبر۴)

تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور زیادہ ہو۔

ایمانِ اعیانی یعنی ایمان استدلالی کے ساتھ ایمان اعیانی بھی نصیب ہو جائے۔

○

بالمعنی حکیم الامت تھانوی

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط (الفتح آیت نمبر۱۰)

جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ کمال فنا و بقاء روح میں ہے کہ یہ اشارہ ہے آپ کے کمال فنا و بقاء کی طرف۔

○

فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ج (الفتح آیت نمبر۲۶)

جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا تو سب قصہ طے کر دیا جاتا۔

عمل کی خاصیت یہاں سوال یہ ہے کہ جب بے خبری میں ان کے ہاتھ سے اہلِ ایمان پامال ہو جاتے تو اس میں کوئی معصیت نہ ہوتی پھر معرّۃ بغیر علم کے کیا معنی، اس میں کئی اقوال ہیں جن کا حاصل تأسف و تألم طبعی ہے تو معصیت مراد ہی نہیں اور میرے نزدیک اقرب یہ ہے کہ گو معصیت نہ ہو مگر خود عمل میں اگرچہ بلا علم ہو یہ خاصیت ہے

کہ اگر بعد علم کے تدارک نہ کیا جائے تو استعداد صالح ضعیف ہو جاتی ہے جس کا اثر اعمال میں بطالت ہے اور اس کا ضرر ہونا ظاہر ہے اور اہلِ قلوب اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

○

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط (الفتح آیت نمبر ۲۹)

اور جو لوگ آپ کی صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور جستجو کی رضامندی میں لگے ہوئے ہیں ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

حضراتِ صحابہ کرامؓ صفت جلال و جمال کے جامع | یعنی صفت جلال و جمال کے جامع ہیں سیما خلعت نور الٰہی ہے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط (الحجرات آیت نمبر ۱)

اے ایمان والو، اللہ اور رسول سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

عمل بالشرع کا لزوم | اس میں عمل بالشرع کا لزوم اور ادب کی رعایت اور مقتضیات طبع کا ترک مذکور ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۔ (الحجرات آیت نمبر ۲)

اے ایمان والو اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو۔

شیخ کا ادب و احترام | یہ آیات اصل ہیں شیخ کے ادب و احترام میں۔

○

لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ (الحجرات آیت نمبر ۷)

بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر اس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہنچے۔

شیخ کو اپنے ہم رائے بنانے کی کوشش نہ کرے | اسی طرح اس کی کوشش نہ کرے کہ شیخ کو اپنی رائے میں موافق بنا دے۔

○

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

بالفاظ حکیم الامت تھانوی

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (الحجرات آیت نمبر ۱۱ تا ۱۳)

اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

مکارمِ اخلاق کی تعلیم ان آیات میں مکارمِ اخلاق کی تعلیم ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ (الحجرات آیت نمبر ۱۴)

یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔

اپنے اعمال پر نظر نہ کرنا چاہیئے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اپنے اعمال پر نظر نہ کرے اور ہدایت میں منت[1] حق تعالیٰ کی سمجھے۔

(۱ کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ہے)

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ (ق آیت نمبر ۱۶)

اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اس کو جانتے ہیں

قُربِ علمی مقصود اس سے وسوسہ پر مؤاخذہ فرمانا نہیں بلکہ بیان ہے قربِ علمی کا اس سے قربِ ذاتی پر جو کہ رب اور عبد میں مشترک ہے استدلال صحیح نہیں۔

○

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (ق آیت نمبر ۱۸)

وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالتے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے۔

حفظِ لسان کا حکم اس میں حفظِ لسان[1] کا امر ہے۔

○

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ (ق آیت نمبر ۲۲)

سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا۔

کفار کو بھی بلا مجاہدہ کشف ہو سکتا ہے اس سے کفار کے لیے بھی بلا مجاہدہ کشف کا حصول معلوم ہوتا ہے تو ایسی چیز مؤمن کی مطلوب نہ ہونا چاہیئے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

پچھلے صفحہ کا حاشیہ [1] بقول

مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

احقر قریشی غفرلہٗ

[1] زبان کی حفاظت کرتا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ۝ (قٓ آیت نمبر ۳۷)

اس میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس دل ہو یا وہ متوجہ ہو کر کان ہی لگا دیتا ہو۔

کلامِ شیخ کے نافع ہونے کے شرائط | اس میں کلامِ شیخ کے نافع ہونے کے شرائط ہیں۔

○

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ (قٓ آیت نمبر ۳۹)

سو ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے۔

توجہ الی اللہ مصیبت میں سامانِ تسلی ہے | اس میں صاف دلالت ہے کہ شدائد میں تسلیہ کا اقویٰ ذریعہ توجہ الی اللہ ہے۔

○

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ (الذّٰریٰت آیت نمبر ۱۷)

وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

اہلُ اللہ کے بعض اعمال | اس میں اہلُ اللہ کے بعض اعمال کا ذکر ہے۔

○

وَفِیْ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (الذّٰریٰت آیت نمبر ۲۱)

اور تمہاری ذات میں بھی تو کیا تم کو دکھلائی نہیں دیتا۔

انسان عالمِ اصغر ہے

اس کا فی الارض پر عطف کرنا جو ظاہراً اس سے معنی ہے کیونکہ یہ بھی فی الارض میں داخل ہے اس معطوف کے تمایز و استقلال فی ہٰذا الوصف پر دال ہے اور سبب اس کا انسان کا بوجہ جامعیت لما فی الارض کے عالم اصغر ہونا ہے۔ اور اسی عطف سے معلوم ہوا کہ جہلا صوفیاء کا اس سے تجلّی حق پر استدلال کرنا باطل ہے۔

○

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ط (الذّٰریٰت آیت نمبر ۵۰)
تو تم اللہ ہی کی طرف دوڑو۔

توجہ الی اللہ خوب ذوق وشوق سے ہونا چاہیئے

تعبیر بالفرار میں دلالت ہے کہ توجہ الی اللہ خوب شوق سے ہونا چاہیئے۔

○

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۶)
اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔

عبادت بغیر معرفت کے کامل نہیں

مجاہدؒ سے اس کی تفسیر لیعرفون کے ساتھ منقول ہے وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ عبادت بدوں معرفت کے معتد بہا نہیں ہو سکتی اور معرفت بدوں عبادت اب اہلِ ظاہر نے صرف صورت عبادت کو لے لیا ہے اور جاہل صوفیاء نے معرفت کو۔

○

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (الطور آیت نمبر ۲۱)

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیں گے۔

نسب شریف دینی کا آخرت میں نافع ہونا | اس سے نسب شریف دینی کا آخرت میں نافع ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن شریفِ دینی کا نہ کہ شریفِ دنیوی عرفی کا۔

○

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝ (الطور آیت نمبر ۲۳)

وہاں آپس میں جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس میں نہ بک بک لگے گی اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی۔

مزاح وانبساط دوستوں میں مذموم نہیں | اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مزاح وانبساط دوستوں میں مذموم نہیں جیسا زاہدانِ خشک اس کو خلافِ وقار سمجھتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب طیب قلب کا یقین ہو غیر کے مال میں تصرف جائز ہے۔

○

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝ (الطور آیت نمبر ۴۸)

اور آپ اپنے رب کی تجویز پر صبر سے بیٹھے رہیے اور اٹھتے وقت اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیا کیجئے۔

مراقبہ حضور کو حصولِ صبر وسکینہ میں اثر قوی ہے | اس سے معلوم ہوا کہ مراقبہ حضور[1] کو حصول صبر وسکینہ میں اثر قوی ہے۔ ([1] حاشیہ اگلے صفحہ پر)

○

تالیفات حکیم الامت تھانوی

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ (النجم آیت نمبر ۳۲)

تو تم اپنے کو مقدّس مت سمجھا کرو۔

دعوٰی تقدس کی ممانعت اس میں دعوٰی تقدس سے صریح ممانعت ہے۔

○

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ (النجم آیت نمبر ۳۹)

اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی۔

نیک عمل سے مقصود قربِ الٰہی ہے اقرب التفاسیر یہ ہے کہ اصل مقصود عمل سے قرب ہے حق تعالیٰ کا اور وہ غیر کے عمل سے یا کسی کی برکت سے نہیں ہوتا اور موہوب ہونا اور بات ہے تو یہ حصر اضافی ہے۔

○

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ (النجم آیت نمبر ۴۲)

اور یہ کہ آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔

منتہی افکار بعض نے یہ معنی کہے ہیں کہ مراد منتہی افکار ہے یعنی رب سے اس طرف تو فکر کی سیر ہے جب رب کی طرف اس کی توجہ ہوئی اس کی سیر بند ہو گئی اصل عربی میں اس کے دلائل نقلیہ ہیں۔

○

پچھلے صفحہ کا حاشیہ :- یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر و باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و قدرت و جلال اور اس کے عذاب و عقوبت کو بھی یاد کرے اس کی مواظبت سے وہ دھیان بند ہونے لگے گا پھر کوئی کام اللہ کی مرضی کے خلاف اس سے نہ ہوگا۔ (شریعت و طریقت صفحہ ۲۸۰)

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ (القمر آیت نمبر ۱۴)

یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لیے کیا جس کی بے قدری کی گئی تھی۔

حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا خود بدلہ لیتے ہیں | یعنی کفر یہ اور وہ نوح علیہ السلام ہیں تو اس میں دلالت ہے کہ حق تعالیٰ اپنے مقبولین کے لیے انتقام لیتے ہیں تو ان کو ایذا نہ پہنچانا۔

○

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ (القمر آیت نمبر ۲۶)

ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون ہے۔

اصلاح سے مایوسی کے وقت طرز کلام | جب اصلاح سے مایوسی ہو جائے بجائے مجادلہ کے اس طرز سے جواب دیا جائے اور اہلِ طریق کے معاندین کے ساتھ یہی عادت ہے۔

○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت نمبر ۱۳)

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

نعمت کی قسمیں حسی اور معنوی | اس آیت کا مختلف الانواع مضامین کے پیچھے آنا جن میں بعض کا نعمت ہونا ظاہر بھی نہیں، اس پر دال ہے کہ نعمت کی قسمیں مختلف ہیں کوئی حسی ہے کوئی معنوی۔ اس کو اہلِ بصیرت اپنے اوقات و حالات میں سمجھتے ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انتفاع جمیع انواع نعم[1] سے مطلوب ہے منافی زھد یا مانع عن التعلق مع اللہ تعالیٰ نہیں۔

---

[1] نعمت کی سب قسموں سے فائدہ اٹھانا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ (الواقعہ آیت ۱۰،۱۱)

اور جو اعلیٰ ہی درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ خاص قرب رکھنے والے ہیں۔

مقربین کا رتبہ صلحاء مؤمنین سے زیادہ ہے | اس سے معلوم ہوا کہ مقربین کا رتبہ صلحاء مؤمنین سے فوق ہے اور اہلِ تصوف کا یہی مقصود ہے۔

○

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ (الواقعہ آیت نمبر ۸۸)

پھر جو شخص مقربین میں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ جس کو مقرب بنائیں وہی مقرب ہوتا ہے | یہ دلیل ہے اس کی کہ اللہ کا مقرب وہی ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ مقرب بنالے۔

○

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (الحدید آیت نمبر ۱۶)

کیا ایمان والوں کے لیے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت کے سامنے جھک جائیں۔

قسوت طولِ غفلت سے پیدا ہوتی ہے | اس میں صریح دلالت ہے خشوع کے لزوم پر اور اس پر کہ قسوت طولِ غفلت سے پیدا ہوتی ہے اور اس پر کہ قسوت کا علاج کثرت ذکر اللہ ہے۔

○

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ (الحدید آیت ۱۹)

اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

ولایتِ عامّہ ہر مؤمن کو حاصل ہے مؤمنین کو مطلقاً صدیق و شہداء فرمانا دلیل ہے اس پر کہ ان میں مراتب ہیں۔ ادنیٰ مرتبہ ہر مؤمن کو عام ہے جیسے ولایتِ عامّہ ہر مؤمن کو عام ہے۔

○

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ (الحدید آیت نمبر ۲۰)

تم خوب جان لو کہ دنیوی حیات محض لہو و لعب اور زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد میں ایک کا اپنے کو دوسرے سے زاید بتلانا ہے۔

تزہید فی الدنیا اس میں تزہید فی الدنیا صریح مذکور ہے۔

○

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ (الحدید آیت نمبر ۲۳)

تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں۔

حُزن کا علاج ای اخبرناکم لئلا تحزنوا اس کا عامل اخبرناکم مقدّر ہے اور اس میں علاج ہے حزن کا، تقدیر کے یاد کر لینے سے اور یہ کہ اس میں ضرور ہماری مصلحت ہے گو مفصلاً

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ہم کو معلوم نہ ہو۔

○

وَرَهْبَانِيَّةَ ۟ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ (الحدید آیت نمبر ۲۷)

انہوں نے رہبانیّت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر اس کو واجب نہ کیا تھا لیکن انہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کو ایجاد کیا تھا سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی۔

ورد تطوّع کا ترک کرنا ناپسندیدہ ہے جس رہبانیت کو انہوں نے طلب رضاء حق کے لیے اختیار کیا تھا اس پر ان کی مذمت نہیں کی گئی بلکہ اس کی رعایت نہ کرنے پر مذمت فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی وِرد[1] تطوع کا معتاد ہو جائے تو اس کا ترک کرنا ناپسندیدہ ہے اور اس رعایت میں سب اعمال و احوال محمودہ کی رعایت آگئی تو ان امور میں خلل نہ ڈالیئے۔

○

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ (المجادلہ آیت نمبر ۲)

اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے۔

اپنے نفس پر جرمانہ کی اصل کفارہ مالیہ کو موجبِ زجر فرمانا دلیل ہے اس کی کہ غرامتِ[2] مالیہ کو ردِّ[3] ع نفس میں خاص اثر ہے مشائخ بھی اس تدبیر کا استعمال کرتے ہیں کہ مرید اپنے نفس پر جرمانہ کرے یہ نہیں کہ پیر اس سے وصول کرے۔

---

[1] مستحب ورد معمول بن جائے [2] مالی تاوان [3] نفس کا علاج۔

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ط (المجادلہ آیت نمبر۹)
اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو۔

تخلیہ میں گفتگو کا جواز | دلیل ہے تخلیہ میں گفتگو کے جواز کی، کسی مصلحت سے صوفیہ کے تناجی فی التعلیم کی بھی اس میں اصل ہے۔

○

اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ج
جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اللہ تعالیٰ تم کو کھلی جگہ دے گا۔

شیخ کی مجلس کے آداب | اپنے عموم سے بعض آداب مجلس وافادہ شیخ پر بھی دال ہے۔

○

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ لا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (المجادلہ آیت نمبر۱۱)
اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے درجے بلند کر دے گا۔

اصحابِ شیخ کے تفاوت درجات | اس میں دلالت ہے اصحابِ شیخ کے عوام و خواص کے تفاوت درجات کی رعایت پر مگر اس کا مدار رائے شیخ پر ہے نہ کہ رائے اصحاب پر۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ط (المجادلہ آیت نمبر۱۲)

تالیف: حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی

اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو۔

شیخ سے سرگوشی کرنا امرِ عظیم ہے اپنی علت سے اس پر دال ہے کہ شیخ سے سرگوشی کرنا امرِ عظیم ہے۔ بلا حاجت اس کی درخواست و جرأت نہ کرے۔

○

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ (المجادلہ آیت نمبر ۱۳)

کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے۔

جو شخص شیخ کو ہدیہ نہ دے سکے شیخ کو اس کی تسلی کرنا مناسب ہے

اس میں اس شخص کی تسلی ہے جو انفاق پر قادر نہ ہو اور اس کے عموم میں وہ بھی داخل ہے جو شیخ کو ہدیہ نہ دے سکے، شیخ کو اس کی تسلی کر دینا زیبا ہے۔

○

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ (المجادلہ آیت ۱۹)

ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے سو اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی۔

نسیان کے احساس کا تدارک ذکرِ الٰہی سے کرنا چاہیئے میں کہتا ہوں کہ جب تم کو نسیان[1] محسوس ہو شیطان کے غلبہ کا اثر سمجھ کر ذکر سے تدارک کرو۔

○

---

[1] بھولنا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط (المجادلہ آیت نمبر ۲۲)

جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔

محبتِ الٰہی کی مخالفت کرنے والے سے نفرت لازم ہے اس میں دلالت ہے کہ محبت الٰہیہ کے لوازم میں سے ہے کہ اس کے ساتھ مخالفت کرنے والے سے اس کو نفرت ہوگی۔

○

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط (المجادلہ آیت نمبر ۲۲)

اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے۔

سکینہ اور نسبت یہ روح نور قلب ہے جس کو سکینہ اور نسبت[1] بھی کہتے ہیں چونکہ اس سے قلب کی حیات ہے اس لئے روح فرمایا گیا ہے۔

○

---

[1] نسبت کے لغوی معنی تعلق اور لگاؤ کے ہیں اور اصطلاحی معنی میں بندہ کا حق تعالیٰ سے خاص قسم کا تعلق یعنی قبول و رضا جیسا عاشق مطیع اور وفادار معشوق میں ہوتا ہے۔ جب ذکر اللہ کی مواظبت اور ریاضت و مجاہدات کی کثرت سے ظلماتِ نفسانیہ و کدورات طبعیہ کا ازالہ ہو جاتا ہے تو قلب و روح کو حق تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے اس کو نسبت سے تعبیر کرتے ہیں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تالیفات: حکیم الامت تھانوی

مَاظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ق (الحشر آیت نمبر ۲)

تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے سو ان پر خدا ایسی جگہ سے پہنچا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا۔

تدبیرات میں مستقل تاثیر نہیں اس میں دلالت ہے اس پر کہ تدبیرات میں مستقل تاثیر نہیں اور عارفین کا گویا یہ ایک حال ہے۔

O

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ (الحشر آیت نمبر ۲)

سو اے دانشمندو عبرت حاصل کرو۔

اقوال صوفیا کی تاویلات خاص شرائط سے عبرت کی حقیقت ہے ردالشئ الی نظیرہ اور اس کے عموم

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) نسبت تعلق طرفین کا نام ہے یک طرفہ تعلق کو نسبت نہیں کہا کرتے پس بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ محض یاد کا تعلق ہے اور یہ تعلق یک طرفہ ہے تعلق دو طرفہ عمل و اطاعت سے ہوتا ہے جب انسان عمل و اطاعت کا اہتمام کرتا ہے اس وقت حق تعالیٰ کو بھی اس سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس کا القاء ایک دم نہیں ہوتا بلکہ رفتہ رفتہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والوں کو پتہ بھی نہیں چلتا البتہ اس کی ظاہری علامت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام افعال، اقوال، و حرکات میں زیادہ تشبہ ہو ہر بات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی کوشش کی جائے اور یہ اتباع عادت ہو جائے کہ بے تکلف سنت کے موافق افعال صادر ہونے لگیں (شریعت و طریقت ص ۳۶۹)

میں صوفیاء کی تاویلات قرآن وحدیث کی بھی داخل ہوگئیں بقید خاص شرائط کے۔

O

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (الحشر آیت نمبر ۵)

جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو خدا ہی کے حکم کے موافق ہے۔

اختلاف مسلکِ صوفیاء اس پر دال ہے کہ اختلاف مسلک جبکہ شرعی حد کے اندر اور خلوص سے ہو مضر نہیں، اس میں صوفیاء کے مالک کا اختلاف بھی آگیا پس ایک دوسرے پر عیب لگانے کا حق نہیں۔

O

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط (الحشر آیت نمبر ۹)

اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔

ایثار کی فضیلت اس میں ایثار کی فضیلت ہے بشرطیکہ کوئی واجب شرعی فوت نہ ہو۔

O

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (الحشر آیت نمبر ۱۰)

جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں۔

سابقین کے لیے دعا کی ترغیب اس میں سابقین کے لیے دعا کی ترغیب ہے اور صوفیاء کی تو عادت لازمہ ہے اپنے سلف کے لیے دعا اور ایصال ثواب کرنے کی۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ (الحشر آیت نمبر ۱۳)

بے شک تم لوگوں کا خوف ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے۔

جس کے ساتھ خلاف شرع معاملہ کیا جائے اور وہ ناخوشی ظاہر کردے تو وہ معذور ہے

اس امر پر مؤمنین کو ملامت نہ فرمانا اس کی دلیل ہے کہ اگر کسی کے ساتھ کوئی معاملہ خلاف شرع کیا جائے جیسے سجدہ تعظیمی اور وہ اس پر ناخوشی ظاہر کردے اور اس پر بھی دوسرا نہ مانے تو وہ معذور ہے۔

○

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (الحشر آیت نمبر ۱۸)

اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل کے واسطے اس نے کیا بھیجا ہے۔

مراقبہ مراقبہ میں صریح ہے۔

○

لَا یَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ (الممتحنہ آیت نمبر ۸)

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔

کفار سے ملاطفت و نرم کلامی کا برتاؤ بزرگوں کی عادت ہے کہ بعض کفار سے ملاطفت

ونرم کلامی یا قبول ہدیہ کا برتاؤ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

○

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۚ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۚ (الممتحنہ آیت ۱)

اگر تم میرے رستہ میں جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے نکلے ہو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو۔

مخالف سے قطع تعلق کرنا حق تعالیٰ کی محبت کے لوازم سے ہے

اس پر دال ہے کہ حق تعالیٰ کی محبت کے لوازم میں سے ہے اس کے مخالف سے قطع تعلق کرنا۔

○

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا (الممتحنہ آیت ۵)

اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف کر دیجئے۔

اسبابِ فتنہ سے بچنا مطلوب ہے

یہ عنوان اس پر دال ہے کہ ایسے اسبابِ فتنہ سے بچنا مطلوب ہے جس سے اہل حق پر اہلِ باطل ہونے کا شبہ ہو یا بالعکس اور ان اسباب میں جو غیر اختیاری ہیں ان سے بچنا یہ ہے کہ دعا کریں۔

○

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ (الممتحنہ آیت ۳)

تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن کام نہ آئیں گے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

دنیوی علاقوں کی رعایت دین میں ناجائز ہے اس پر دال ہے کہ دنیوی علاقوں کی رعایت دین میں ناجائز ہے۔

○

اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ (الممتحنہ آیت نمبر ۴)

جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو ان سے بیزار ہیں ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ لیکن ابراہیم (علیہ السلام) کی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار کروں گا۔

بُغض نفسانی اور بُغض فی اللہ میں فرق اس میں دلالت ہے اس پر کہ جو بُغض فی اللہ ہوتا ہے وہ شفقت اور خیر خواہی کو قطع نہیں کرتا بخلاف بغض نفسانی کے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط (الممتحنہ آیت نمبر ۱)

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو۔

مرید کا امتحان | اس میں مرید کے امتحان کا امر ہے۔

○

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا (الممتحنہ آیت نمبر ۱۲)
آپ ان سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں گے۔

بیعت کی غرض وغایت | بیعت کی غرض میں صریح ہے اور اس سے بیعت اسمی کا جس میں عمل کا اہتمام نہ ہو ابطال لازم آتا ہے۔

○

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ (الممتحنہ آیت نمبر ۱۲)
تو آپ ان کو بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے۔

مرید کے لیے دعا کرنا اس کا حق ہے | اس پر دال ہے کہ مرید کے حقوق میں یہ بھی ہے کہ اس کے لیے دعا کی جائے۔

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الصف آیت نمبر ۳)
اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

اعمال اور کمال کے دعوے کی مذمت | اس میں اعمال اور کمال کے دعوے کی مذمت ہے۔

○

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ (الصف آیت نمبر ۵)

اور جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو۔

مرشد کو ایذا دینا مستقلاً مذموم ہے | یہ عنوان دال ہے کہ مرشد کو ایذا دینا یہ مستقلاً امرِ مذموم ہے۔

○

وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ (الصف آیت نمبر ۱۳)

اور ایک اور بھی ہے کہ تم اس کو پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتح یابی۔

کونسی دنیا کی طلب مذموم نہیں؟ | اور چونکہ اس نصرت وغلبہ کی محبوبیت اعانت فی الدین کے لیے تھی اس سے مفہوم ہوا کہ جس دنیا سے دین پہ استعانت کی جائے اس کی طلب مذموم نہیں۔

○

بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا (الجمعہ آیت نمبر ۲)

جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔

ولایت کا اُمیت کے ساتھ جمع ہونا ممکن ہے | اس میں دلالت ہے کہ افاضہ علوم کا اسباب عادیہ پہ موقوف نہیں پس ولایت کا اُمیت[1] کے ساتھ جمع ہونا ممکن ہے البتہ

[1] بے پڑھا لکھا۔

امور شرعیہ ضروریہ کا علم ضروری ہے گو درس سے نہ ہو۔

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعہ آیت نمبر ۳)

اور دوسروں کے لیے بھی جو ان سے ہونے والے ہیں لیکن ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے۔

اولیاء کا فیض بھی بعد وفات جاری رہتا ہے | آخرین کا عطف یعلمھم کی ضمیر منصوب پر بقول بعض اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض امت پر قیامت تک منقطع نہ ہوگا اور اولیاء آپ کے ورثہ میں ہیں اسی طرح ان کا فیض بعد وفات جاری رہتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا (الجمعہ آیت نمبر ۵)

جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہے۔

باوجود علم کے بدحالی | اس میں اشارہ ہے اس شخص کی بدحالی کی طرف جو باوجود علم کے انکار کرے۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ (الجمعہ آیت نمبر ۶)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم بلا شرکت غیرے اللہ کے مقبول ہو۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

موت کی تمنّا علامتِ ولایت ہے | اس میں دلالت ہے کہ علاماتِ ولایت سے موت کی تمنا ہے

اگرچہ عقلاً سہی اور اس میں مدعی حال کے امتحان پر بھی دلالت ہے۔

○

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (الجمعہ آیت نمبر ۱۰)

پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو۔

بعض مباحات میں مشغول ہونا بھی مطلوب ہے | اس میں دلالت ہے

کہ احیاناً بعض مباحات میں مشغول ہونا بھی مصلحت دینیہ مثل نشاط للعبادۃ وغیرہ کے لیے مطلوب ہے بشرطیکہ دین پر اس کو ترجیح نہ دی جائے اور روح میں ہے کہ اس عتاب میں اشارہ ہے کیفیت تربیت مریدین کی طرف جب ان سے کوئی غلطی ہو جائے۔

○

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط (المنافقون آیت نمبر ۷)

وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ خرچ مت کرو، یہاں تک کہ یہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے۔

محض عدم مال وجاہ کی بناء پر اہلِ اللہ کے استحقار کی مذمت

اس میں مال وجاہ کی بناء پر اہل اللہ کے استحقار کی مذمت ہے

○

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ (المنفقون آیت نمبر ۹)

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں۔

غفلت کی مذمت | اس میں غفلت کی مذمت ہے۔

○

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ (التغابن آیت نمبر ۱۱)

اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو راہ دکھاتا ہے

اہلِ حال کا حال | اس میں اہلِ حال کے حال کا ایسے احوال میں اثبات ہے۔

○

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن آیت نمبر ۱۶)

تو جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

سلوک و اصلاح میں تدرّج کافی ہے | اس میں دلالت ہے کہ سلوک و اصلاح میں تدرّج کافی ہے۔

○

۱۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ (الطلاق آیت نمبر ۳)

۲۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ (الطلاق آیت ۴)

۱۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اس کا گمان

۲ - اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی کرے گا

توکل اور تقویٰ کے برکات توکل[1] اور تقویٰ[2] کے ان برکات کو اہل طریقت ہر وقت مشاہدہ کرتے ہیں۔

○

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ۝ (الطلاق آیت نمبر ۱)

شاید اللہ تعالیٰ بعد اس کے کوئی نئی بات پیدا کر دے۔

مرید کو سزا، اخراج یا قطع تعلق یعنی شاید بعد طلاق کے رجعت کا عزم ہو جائے تو اگر تین طلاق دے دیں تو تعدی حدود ہے پھر تدارک ممکن نہ ہوگا اور اس میں دلالت ہے اس پر کہ جس امر کے سب سقموں میں مصالح مختلفہ ہوں اس کے قطعی فیصلہ میں جلدی نہ کرے اس میں مرید کے سزا اخراج یا قطع تعلق سے بھی داخل ہوگئی اور اسی طرح قطع اسباب معیشت یا مفارقت اہل وطن بھی داخل ہوگئی۔

○

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ۝ رَّسُوْلًا (الطلاق آیت ۱۰، ۱۱)

خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا۔ ایک ایسا رسول..... جو.....!

---

[1] صرف وکیل یعنی کارساز پر قلب کا اعتماد کرنا توکل ہے اس کی حقیقت وہی ہے جو وکیل بنانے کی ہے یعنی جس کام کو خود نہیں سمجھ سکتے وکیل کے سپرد کیا جاتا ہے پس توکل یہی ہے کہ خدا کے سپرد کام کر کے تدبیر کریں اور شریعت کے مطابق ہر کام میں اسباب کے تحت کوشش کریں۔

[2] تقویٰ کا استعمال شریعت میں دو معنی میں آتا ہے ایک ڈرنا دوسرے بچنا اور تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصود تو معاصی سے بچنا ہے مگر سبب اس کا ڈرنا ہے کیونکہ جس چیز کا خوف دل میں ہوتا ہے اسی سے بچا جاتا ہے۔

شیخ کی مصاحبت و مکالمت گویا ذکر ہی ہے | اگر رسولاً صفت ہو ذکر کی جو دال ہے مبالغۃً دونوں کے اتحاد پر تو اس میں اس طرف اشارہ ہو جائے گا کہ شیخ کی مصاحبت و مکالمت منافی ذکر نہیں کہ واسطۂ ذکر ہونے کے سبب وہ بھی گویا ذکر ہی ہے۔

○

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج (التحریم آیت نمبر ۱)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے آپ اس کو کیوں حرام فرماتے ہیں۔

کسی کی اتنی رعایت نہ کرے کہ خود کو دینی ضرر پہنچنے لگے | اس میں دلالت ہے کہ کسی کی اتنی رعایت نہ کرے کہ اپنے کو دنیوی ضرر پہنچنے لگے کہ اس میں دوسرے کے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں۔

○

وَ أَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ج (التحریم آیت نمبر ۳)

اور تھوڑی بات کو ٹال گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ کرم | اس کی وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ کرم تھی کہ وہ بی بی زیادہ خجل نہ ہو اور یہ امر اہل اللہ کی عادات طبعیہ میں سے ہو جاتا ہے۔

○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ط (التحریم آیت نمبر ۸)

اے ایمان والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

سچی توبہ کا وجوب | وجوب توبہ خالصہ پر نص ہے۔

○

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (سورۃ التحریم آیت ۱۱)

اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے فرعون کی بی بی کا حال بیان کرتا ہے۔

صلحاء کے ساتھ نسبت ہونے پر ناز نہ کرے | اس میں تنبیہ ہے کہ صلحاء کے ساتھ منتسب ہونے پر ناز نہ کرے کہ بدون اطاعت کے محض بے کار ہے۔

○

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ (الملک آیت ۱۱)

اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم اہل دوزخ میں سے نہ ہوتے۔

مرید کے لیے شیخ کی تقلید ضروری ہے | اس سے معلوم ہوا کہ فلاح کے دو طریقے ہیں ایک تقلید دوسری تحقیق پس مرید جس میں تحقیق کی قابلیت نہیں اس کو شیخ سے مزاحمت یا مطالبہ دلیل نہ چاہیئے۔

○

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ (القلم آیت نمبر ۴)

اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔

سوء اخلاق ایک قسم کا جنون ہے | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی تفسیر میں منقول ہے۔ یرضی لرضاہ ویسخط بسخطہ اس میں اشارہ ہوا تخلق

باخلاق اللہ کی طرف کہ کمال اس کا فنا ہے اور اس کے قبل ما انت بنعمۃ ربك بمجنون فرمانا اشارہ اس طرف ہے کہ سوء اخلاق ایک قسم کا جنون ہے۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ (القلم آیت ۱ تا ۱۳)

اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو بے وقعت ہو طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد سے گزرنے والا ہو گناہوں کا کرنے والا ہو سخت مزاج ہو اس کے علاوہ حرامزادہ ہو۔

اخلاقِ ذمیمہ کے اصول اس میں اخلاق ذمیمہ کے اصول مذکور ہیں تاکہ صاحب طریق ان سے بچے۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ (القلم آیت نمبر ۴۲)

جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جائے گی اور سجدہ کی طرف لوگوں کو بلایا جائے گا سو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

تجلّی صوری احادیث میں تصریح ہے کہ مراد ساق حق تعالیٰ کی ہے اور صوفیاء اس کو ظاہر پر محمول کر کے تجلی صوری کے جواز کے قائل ہوئے اور دوسرے علماء متشابہ کہتے ہیں۔

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ (القلم آیت نمبر ۴۸)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جیئے ۔

صاحبِ حال کا فعل صاحبِ مقام کے لیے نقص ہے

اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ صاحبِ حال کا فعل صاحبِ مقام کے لیے اور صاحبِ مقام عالی کا فعل صاحبِ مقامِ اعلیٰ کے لیے احیاناً نقص ہوتا ہے اور اس سے منع کیا جاتا ہے

○

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (القلم آیت نمبر ۵۱)

اور یہ کافر جب قرآن سُنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں ۔

تاثیرِ نفسانی علامتِ ولایت نہیں

اس میں دلالت ہے کہ اہلِ باطل میں بھی تصرفات ہو سکتے ہیں اور وہ ان سے اہلِ حق پر تاثیرات طبعیہ غالب آ سکتے ہیں پس تاثیر نفسانی علامت ولایت نہیں ۔

○

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ (الحاقہ آیت نمبر ۴۴ تا نمبر ۴۷)

اور اگر یہ ہمارے ذمہ کچھ باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا ۔

مُدَّعِی کاذب ولایت باطناً ہلاک ہوتا ہے | اسی طرح مدعی ولایت ہلاک کیا جاتا ہے مگر نبوت

ایک امر ظاہر ہے اس کا مدعی کاذب ظاہراً بھی ہلاک ہوتا ہے اور ولایت امر باطنی ہے اس کا مدعی کاذب باطناً ہلاک ہوتا ہے جس کو اہلِ باطن ادراک کرتے ہیں اس کے آثار ظلمات وخذلان ہیں پس جب اہل اللہ کو کسی مدعی سے نفور دیکھو اس سے بچو۔

○

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ (المعارج آیت نمبر ۱۹ تا ۲۲)

انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے خزع فزع کرنے لگتا ہے اور جب اس کو فارغ البالی ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ نمازی۔

طاعاتِ کو قوتِ قلب اور تحمّل شدائد میں تاثیر عظیم ہے | مصلّین الیٰ اٰخرہٖ

کا ہلوع یعنی ضعیف القلب نہ ہونا دلیل ہے اس کی کہ طاعات کو قوت قلب و تحمل شدائد میں تاثیر عظیم ہے اور اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

○

ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ (نوح آیت نمبر ۸)

پھر میں نے ان کو بآواز بلند بلایا۔

جاہل سے غایت شفقت مطلوب ہے | اس سے غایت شفقت معلوم ہوتی ہے اور ارشاد جاہل میں ایسا ہی اہتمام چاہیے اور یہ تصدی نہیں ہے تصدّی قصد ثمرہ میں ہوتی

تعلیمات حکیم الامت تھانوی

ہے اور یہ اہتمام قصد طریق میں ہے۔

○

وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ (نوح آیت نمبر ۲۳)

اور نہ ود کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو چھوڑنا۔

مفسدہ دینیہ کے خوف سے صلحاء کے آثار و تبرکات واجب الترک ہیں

یہ انجام ہوا صلحاء کی تصویریں رکھنے کا جو کہ اس وقت مباح تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صلحاء کے آثار و تبرکات کا زیادہ اہتمام کرنا جبکہ اس میں مفسدہ دینیہ کا خوف ہو واجب الترک ہے۔

○

i۔ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ (نوح آیت نمبر ۲۴)

ii۔ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ (نوح آیت ۲۶)

i۔ اور ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے۔

ii۔ اور نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ۔

اپنے مخالف کے لیے اضلال و اہلاک کی دعا کرنا صاحب ولایت کا حق نہیں

اضلال و اہلاک کی دعا اپنے مخالف پر صاحب وحی کے ساتھ خاص ہے دوسروں کا کچھ حق نہیں جیسے بعض مدعیان مشیخت و ولایت کی عادت ہے۔

○

وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ (الجن آیت نمبر ۶)
اور بہت سے لوگ آدمیوں میں سے ایسے تھے کہ ایسے تھے کہ وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو ان آدمیوں نے ان جنات کی بد دماغی اور بڑھا دی۔

ایسے تعویذات و عملیات جن میں جنات سے ندا یا استعاذہ ہو مذموم ہے

بعض لوگ جو زبردستی صوفیاء میں شمار کئے جاتے ہیں اور ایسے ایسے تعویذات و عملیات میں مشغول ہیں جن میں جنات و مؤکلات کی نداء یا استعاذہ ہوتا ہے اس سے اس کا مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

○

i۔ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ (الجن آیت ۲۱)
ii۔ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ (الجن آیت نمبر ۲۵)

i۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا
ii۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ نزدیک ہے یا میرے پروردگار نے اس کے لیے کوئی مدت مقرر کر رکھی ہے۔

صریح نفی قدرت مستقلہ و علم محیط جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں صریح نفی قدرت مستقلہ و علم محیط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی ہے تو غیر نبی کس شمار میں ہے۔

○

i۔ یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (المزمل آیت نمبر ۱، ۲)
ii۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ (المزمل آیت نمبر ۴)

تالیفات حکیم الامت تھانوی

iii۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ (المزمل آیت ۸)

i۔ اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات۔

ii۔ اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو۔

iii۔ اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو۔

صوفی کے مشاغل | ان آیات میں صوفی کے مشاغل ہیں۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ (المزمل آیت ۶)

بے شک رات کا اٹھنا خوب مؤثر ہے کچلنے میں اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔

داعی داخلی قیام لیل | میں بیان ہے داعی داخلی قیام لیل کا۔

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ (المزمل آیت نمبر ۷)

بے شک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے۔

خلوت کے اسرار | میں بیان ہے اس کے داعی خارجی کا تو اس سے لیل اور خلوت کے اور خلوت کے اسرار بھی معلوم ہو گئے۔

عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ (المزمل آیت نمبر ۲۰)

اس کو معلوم ہے کہ تم اس کو ضبط نہیں کر سکتے تو اس نے تمہارے حال پر عنایت کی

مجاہدین واوراد میں طالبین سے برتاؤ | اس میں رعایت ہے سہولت کی مجاہدہ واوراد میں اور محققین کا یہی برتاؤ ہے طالبین سالکین کے ساتھ۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ (المدثر آیت نمبر ۶)

اور کسی کو اس غرض سے مت دو کہ زیادہ معاوضہ چاہو۔

اخلاق وطریق کی تعلیم بعض نے تفسیر کی ہے کہ زیادہ چاہنے کے خیال سے مت دو، بعض نے کہا کہ دے کر زیادہ مت سمجھو اور بعض نے کہا ہے کہ اپنے حسنات کو زیادہ سمجھ کر مت جتلاؤ اور یہ سب تعلیم ہے اخلاق وطریق کی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝ (المدثر آیت ۴۹)

تو ان کو کیا ہوا کہ اس نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں۔

اپنے نفس کے لیے احوال وواردات کی توقع کی مذمت کاملین کے اتباع سے عار کرنے اور اپنے نفس کے لیے واردات واحوال کی توقع رکھنے کی مذمت ہے۔

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ (القیمۃ آیت نمبر ۲)

اور ایسے قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

نفسِ لوّامہ نفس لوّامہ[1] وہ ہے جو شر پر تو اس طرح نادم ہو کہ کیوں کیا اور خیر پر اس طرح کہ کیوں نہ کیا اور امارہ شر کا امر کرے اور مطمئنہ جو خیر پر قرار پکڑے۔

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ

---

[1] نفس اگر شر کے بعد نادم بھی ہونے لگے تو لوّامہ کہلاتا ہے اور اگر اکثر خیر کی خواہش کرے تو مطمئنہ کہلاتا ہے۔

جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ (الدھر آیت نمبر ۹)
ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے بدلہ چاہیں اور نہ شکریہ۔

اخلاص کی ترغیب | اس میں اخلاص کی ترغیب ہے۔

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ (الدھر آیت نمبر ۲۱)
اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا۔

شرابِ طہور کے حقائق واسرار | روح المعانی میں اصل عربی میں شراب طہور و چشمہ کافور و زنجبیل کے حقائق واسرار مذکور ہیں اور یہ مضمون منجملہ حواشی کے ہے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ (المرسلٰت آیت نمبر ۳۰)
ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔

انوارِ قدس | روح میں ہے کہ تین کی تخصیص کی وجہ یا یہ ہے کہ انوارِ قدس سے نفس کا حجاب حس اور خیالی اور وہم ہے (اور یہ مخل ہیں) اور یا کہ مؤدی الی العذاب قوت وہمہ اور قوت غضبیہ اور قوت شہویہ ہے (اور یہ مخل عمل ہیں)۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ (المرسلٰت آیت نمبر ۴۸)
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھکو تو نہیں جھکتے۔

نخوت قبولِ حق سے مانع ہے | یعنی خشوع و تواضع اختیار کرو اور نخوت جو مانع ہے قبولِ حق سے

چھوڑ دو۔

○

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ (النبا آیت ۳۱، ۳۲)

خدا سے ڈرنے والوں کے لیے بے شک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور۔

جنت سے دعوٰی استغناء درست نہیں | نعم جنت کو کامیابی فرمانا اس شخص پر رد ہے جو اس سے استغناء کا دعوٰی کرتا ہے اور اہل غلبہ حال اس سے مستثنٰی ہیں۔

○

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ (النّزعت آیت نمبر ۴۰)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔

کفِّ نفس کی فضیلت | اس میں کفِّ[1] نفس کی فضیلت ظاہر ہے۔

○

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ (عبس آیت نمبر ۱)

پیغمبر چیں بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے۔

معذور کی بے تمیزی پر ناراضی مناسب نہیں | اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص سے عذر یا ناواقفی کے سبب کوئی بے تمیزی صادر ہو جائے اس سے روگردانی یا ناراضی نہ کرے۔

---

[1] نفس کو اپنی خواہشات سے روکنا۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ (التکویر آیت نمبر ۷)
اور جب وحشی جانور سب جمع ہو جائیں گے۔

نفع کا مدار مناسبت پر ہے جس طرح یہ تناسب و تشاکل آخرت میں اجتماع کا سبب ہو جائے گا اسی طرح دنیا میں بھی یہی مناسبت ارتباط معنوی کا سبب ہو جاتا ہے اور یہی مدار ہے نفع کا۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ (الانفطار آیت نمبر ۱۰)
اور تم پہ یاد رکھنے والے۔

مراقباتِ نافعہ فی الاصلاح یہ منجملہ مراقبات نافعہ فی الاصلاح کے ہے۔

كَلَّا بَلْ سكتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (المطففین آیت نمبر ۱۴)
ہرگز ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا رنگ بیٹھ گیا ہے۔

قلب کی ظلمت ظلمتِ قلب میں صریح ہے اور کلام قوم میں بکثرت وارد ہے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ (الانشقاق آیت نمبر ۱۹)
کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔

عارفین میں مراتب و احوال ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ اس کا خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے تو مراد اس سے مراتب قرب میں ترقی ہے اور یہی شان ہے آپ کے ورثہ عارفین میں مراتب و احوال ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ (البروج آیت نمبر ۱۱)

یہ بڑی کامیابی ہے۔

عظیم کامیابی | جو مسئلہ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا سے ثابت ہوتا ہے۔ وہی اس سے بھی۔

O

كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ (الطارق آیت ۴، ۵)

کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا مقرر نہ ہو تو انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

مراقبہ مبدأ و معاد | اس میں مراقبہ ہے مبدأ[1] و معاد[2] کا۔

---

[1] تمام موجودات کی فنا اور اس ذات بے کیف کی بقاء کا تصور کرے اور دل کی آنکھوں سے اس کو دیکھے تاکہ یہ معنی احسن طریقہ سے جلوہ گر ہو جائیں اور فنا سالک اور عقل و علم کا اضمحلال ہو جائے۔

[2] انسان کو چاہیئے کہ یہ تصوّر پیشِ نظر رکھے کہ میں ہر وقت سفر میں ہوں بے چینی اور عدمِ اطمینان جس کے لوازم سے ہے کیونکہ مسافر کو منزل سے پہنچنے سے پہلے اطمینان نہیں ہوا کرتا بلکہ مسافر کے لیے غیر منزل کے ساتھ اطمینان اور رضا موانع سفر سے ہے (جس طرح ہم دنیا کے سفر میں موانع سے کوسوں دور بھاگتے ہیں اگر اتفاقاً کوئی مانع پیش آجائے تو طبیعتوں میں آثار غم پائے جاتے ہیں) جو مسافر غیر منزل سے دل لگائے گا اور اسی میں قیام کر کے بے فکر ہو جائے گا یقیناً منزل پر نہ پہنچ سکے گا۔ تو آپ کو مسافر کی طرح فکر مند اور بے چین رہنا چاہیئے اور برابر عمل میں لگے رہنا چاہیئے۔ (شریعت و طریقت ص ۲۸۱، ص ۲۸۲)۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (الاعلیٰ آیت نمبر ۱۴، ۱۵)

بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔

اعمالِ مقصودہ اہلِ طریق اعمال مقصودہ اہل طریق کا جامع ہے۔

○

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ (الغاشیہ آیت نمبر ۲)

بہت سے چہرے اس روز ذلیل ہوں گے۔

عابدین اہلِ باطل کا حال روایات سے اس کا عابدین اہلِ باطل کے بارے میں ہونا معلوم ہوتا ہے کہ محنت ہی محنت پڑتی ہے اور انجام صرف جہنم تو جو شخص ضلالت و بدعت کی حالت میں عبادت کرے وہ بھی اس میں داخل ہے۔

○

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا (الفجر آیت نمبر ۱۵ تا ۱۷)

سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو اکرام انعام دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھا دی اور جب اس کو آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی ہرگز ایسا نہیں۔

فراغت سلسلہ کے مقبول ہونے کی دلیل نہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعضے جاہل جو کہا کرتے ہیں کہ جب سے ہم فلانے سلسلہ میں داخل ہوئے مال اور فراغت میں ترقی ہوگئی یہ دلیل ہے اس سلسلہ کے مقبول ہونے کی، یہ جہل محض ہے۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ (البد آیت نمبر ۱۱)

سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا۔

مجاہدہ کی ترغیب عقبہ کہتے ہیں پہاڑ کی گھاٹی کو پس اس میں ترغیب ہے مجاہدہ کی اگرچہ اس میں ایک گونہ مشقت ہو۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝ (الشمس آیت نمبر ۸)

پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری کا اس کو القاء کیا۔

نفس کو کس فجور و تقویٰ کا الہام ہوتا ہے؟ اضافت نفس کی طرف بقول بعض اشارہ ہے اس طرف کہ نفس کو جس فجور و تقویٰ کا الہام ہوتا ہے وہ ہے جس کی اس میں پہلے سے استعداد تھی۔

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ (الیل آیت نمبر ۷)

تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لیے سامان دے دیں گے۔

عمل کا مدار توفیق پر ہے اس میں دلالت ہے کہ اصل مدار عمل کا توفیق و خذلان پر ہے۔

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ (الضحیٰ آیت نمبر ۴)

اور آخرت کے لیے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔

قبض اور بسط دونوں میں حق تعالیٰ شانہٗ نے حکمتیں رکھی ہیں

دونوں الف لام میں یہ بھی احتمال ہے کہ استغراق کے لیے ہوں یعنی آپ کی ہر حالتِ لاحقہ ہر حالتِ سابقہ سے افضل و اکمل ہے پس وحی جو بند ہوگئی تھی جس کو اصطلاح میں قبض کہتے ہیں پہلے بسط سے اکمل تھی اور پھر جب وحی جاری ہوگئی تھی اس قبض سے افضل تھا عارف کو بھی اسی کا معتقد رہنا چاہیئے تو قبض سے مغموم نہ ہوگا۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (الضحیٰ آیت نمبر ۱۱)

اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے۔

اولیاء اللہ بعض اوقات شکراً اپنے کمالات کا اظہار کرتے ہیں

اولیاء اللہ سے جو اپنے کمالات کا اظہار منقول ہے وہ شکراً ہوتا ہے نہ ریاءً او افتخاراً۔ یہ آیت اس میں صریح ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ (الم نشرح آیت نمبر ۱)

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ کر دیا۔

اہل اللہ کی شہرت رفع ذکر میں شامل ہے

قبل وصول جو سالک کو ضیق اور ثقل اور حیرت ہوتی ہے۔ جو اس کی کمر توڑ ڈالتی ہے وہ وزر میں داخل ہے پھر بعد وصول وسعت اور نشاط و اطمینان نصیب ہوتا ہے جس میں توجہ الی الخلق توجہ الی الحق سے بھی مانع نہیں ہوتی وہ شرح صدر میں داخل

ہے پھر کسی مصلحتِ ارشاد سے اس کو شہرت عنایت ہوتی ہے وہ رفع ذکر میں داخل ہے اور عادۃً مجاہدہ کرنے والا ان دولتوں سے متمتع ہوتا ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا میں اس طرف اشارہ ہے۔

○

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ (الم نشرح آیت نمبر ۷، ۸)

تو آپ جب فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجئے اور اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے۔

شیخ کو بھی خلوت میں فکر و مناجات کی ضرورت ہے اس میں اشارہ ہے کہ جب شیخ افادہ و ارشاد سے فارغ ہو جائے تو خلوت میں اس کو فکر و مناجات میں مشغول رہنا چاہیئے اپنے کو مجاہدہ سے مستغنی نہ سمجھے۔

○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ (التین آیت نمبر ۴)

کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

انسان مظہریتِ صفاتِ حق ہے تقویم کے معنی تعدیل ہیں اور یہ اپنے اطلاق سے صورت اور معنی دونوں کو شامل ہے صورت میں انتصاب قامت اور نقشہ کی خوبی اور حواس و عقل اور معنی میں مظہریت صفاتِ حق سب داخل ہو گئے۔

○

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ (التین آیت نمبر ۵)

پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں

عذر کی حالت میں معمولات کے ناغہ سے اجر میں کمی نہیں ہوتی

مراد اس سے ضعف و پیری اور انحطاط کی حالت ہے اور چونکہ عادۃً اس کو نقصِ عمل لازم ہے ظاہراً نقصِ اجر کا سبب ہوتا ہے اس لیے الّا الّذین اٰمنوا سے اس کا استثناء فرمایا یعنی ایسے عذر سے جو ورد ناغہ ہو اس کا اجر کم نہیں ہوتا حدیث میں یہ مضمون مصرح ہے اور اسی سے مشائخ اپنے مریدوں کو ایسے وقت میں تسلی دیتے ہیں جس کسی عذر سے ناغہ ہو جانے سے وہ مغموم ہوتے ہیں۔

○

(السجدہ) وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ (العلق آیت نمبر ۱۹)

اور آپ نماز پڑھتے رہیئے اور قرب حاصل کرتے رہیئے۔

قرب کا اصل مدار خشوع ہے اس میں اشارہ ہے کہ تخشع جو روح ہے سجدہ کی قرب کا اصل مدار ہے اور تخشع کا کمال فنا ہے پس فنا کا مدار قرب ہونا ثابت ہوا۔

○

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (القدر آیت نمبر ۳)

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ازمنہ فاضلہ میں عبادت کا خاص اہتمام چاہیئے اس میں نص ہے کہ ازمنہ فاضلہ میں عبادت کا خاص اہتمام کریں اور یہ اہلِ طریق کی گویا عادت لازمہ سے ہے مگر کسی عارض کے سبب۔

○

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

بیانات حکیم الامت تھانوی

لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ (البینہ آیت نمبر ۵)

حالانکہ ان لوگوں کو بھی یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کے لیے خالص رکھیں۔ یکسو ہو کر۔

تکمیل مراتبِ اخلاص | اخلاص اور تکمیل مراتب اخلاص جس کو حنفیت سے تعبیر کیا گیا ہے نص ہے۔

○

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ (البینہ آیت نمبر ۸)

اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے۔

رضائے حق کے حاصل کرنے کے لیے خشیت اور معرفت کی ضرورت ہے

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ اقصیٰ مراتب آخرت کے کہ رضائے حق ہے حاصل ہونے کے لیے خشیت کی اور اس کے موقوف علیہ یعنی معرفت[1] کی ضرورت ہے۔

○

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ (الزلزال آیت نمبر ۴)

اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی۔

جمادات میں ادراک | نص ہے تکلم جمادات پر جو عادۃً حیات و ادراک پر موقوف ہے اور دوسرے نصوص کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کو صرف اس کا ظہور ہوگا مگر حصول اب بھی ہے۔

---

[1] سچی معرفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وحدانیت کے ذریعہ پہچانو (روح تصوف) یعنی اس کی ذات کو بھی واحد جانے صفات کو بھی یکتا و بے نظیر پہچانے مطلوب و مقصود بھی صرف اسی کو بنائے فاعل و مؤثر حقیقی بھی صرف اسی کو سمجھے (عطر التصوف)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ (العٰدیات آیت نمبر ۶)
بے شک آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر ہے۔

خلافِ طبع عمل کرنے سے زیادہ اجر ملتا ہے | اس میں اس کی طبعی خاصیت کا ذکر ہے

گو جس پر خدا تعالیٰ کا فضل ہو وہ اس کے مقتضا پر عمل نہیں کرتا اور اس مقام پر اس کا لانا جس میں ذکر ہے مجاہدین کا بقول عصام ان کی مدح کے لیے ہے کہ خلاف طبع انہوں نے سعی کی پس اس میں بیان ہے انسان میں موانع طبعیہ کے رکھے جانے کا اس سے زیادہ اجر نصیب ہوتی ہے۔

○

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ (القارعہ آیت نمبر ۶، ۷)
پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا۔

اعمال کا وزن | ظاہر نصوص کا یہی ہے کہ خود اعمال وزن کئے جائیں گے اور وزن عادۃً خواص جواہر سے ہے پس ظاہراً آخرت میں اعراض مستحیل الی الجواہر ہو جائیں گے۔

○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ (التکاثر آیت نمبر ۱)
فخر کرنا تم کو غافل کیئے رکھتا ہے۔

تفاخر اور مباحات کی مذمت | تفاخر اور مباحات کی مذمت میں نص ہے۔

○

وَالْعَصْرِ ۝ (العصر آیت نمبر ۱)
قسم ہے زمانہ کی۔

زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ابن عباس رضؓ نے دہر سے تفسیر فرمائی ہے پس اس میں تنبیہ ہے وقت عمر کے نعمت مغتنم ہونے پر اور اس پر اہل اللہ خوب متنبہ ہوئے ہیں کہ ایک لمحہ ضائع نہیں کرتے یا کمال حاصل کرتے ہیں جس کا ذکر اٰمنوا وعملوا میں ہے یا تکمیل میں مشغول رہتے ہیں جس کا ذکر تواصوا میں ہے۔

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ (الہمزہ آیت نمبر ۲)

(بڑی خرابی ہے اور اس شخص کے لیے) جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا ہو۔

کون سا مال جمع کرنا مذموم ہے؟ اس میں شعار ہے کہ جمع مال وہ مذموم ہے جو محبت اور شغف کے ساتھ ہو جس کے آثار میں سے بار بار شمار کرنا ہے۔

وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ (الفیل آیت نمبر ۳)

اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے۔

اسباب مؤثر حقیقی نہیں اس میں اشارہ ہے کہ متصرف[1] حقیقی حق تعالیٰ ہے اسباب مؤثر حقیقی نہیں۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۝ (قریش آیت ۱، ۲)

چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں۔

---

[1] حقیقی تصرف کرنے والے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

مال یا جاہ عطا ہونے پر حق تعالیٰ شانہٗ کا شکر ادا کرنا چاہیئے

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو امر دینی کے سبب مال یا جاہ نصیب ہو جیسا قریش کو بواسطہ تعلق بیت اللہ کے ساتھ تھا جس کا اس میں ذکر ہے اس کا حق یہ ہے کہ بجائے تفاخر اور دعوے استحقاق کے خدا تعالیٰ کا شکر اور اطاعت کا خاص اہتمام کرے۔

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ (الماعون آیت نمبر ۲)

سو وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

قسوت اور غفلت وغیرہ کی مذمت اس میں قسوت و غفلت و ریا و بخل کی مذمت مذکور ہے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (الکوثر آیت نمبر ۳)

بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔

ولی اللہ کی مخالفت کا انجام اطلاق سے دال ہے کہ آپ کا ہر مخالف ہر خیر سے منقطع ہے کہ نہ اس کی حیات میں برکت ہے کہ زادِ آخرت اس سے جمع کرے نہ اس کے قلب میں خیر ہے کہ حق بات کو سمجھے یا اس میں حق تعالیٰ کی محبت و معرفت پیدا ہو نہ اعمال میں برکت ہے کہ توفیق یا اخلاص ہو اور یہ ہی حالت ہوتی ہے آپ کے ورثہ کی مخالفت کی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے میں اس کو اشتہار جنگ دیتا ہوں۔

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ (الکفرون آیت نمبر ۲)

نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں۔

بغض فی اللہ | اہلِ ضلال[1] سے تبری اور ان سے متارکت[2] کی اس میں تصریح ہے اور بغض فی اللہ یہی ہے۔

○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ (النصر آیت نمبر ۱)

جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے۔

مشائخ کو بعد ارشاد متوجہ الی اللہ ہونے کی ہدایت | اس کا حاصل حسبِ روایات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ بعد فراغ عن الارشاد والتبلیغ کے لقاءِ رب کے لیے خاص طور سے سامان کرنا چاہیئے اسی طرح اہلِ طریق کو بھی چاہیئے کہ جب وظائف ارشاد سے فارغ ہوجائیں تو قرب رب العباد کے لیے فارغ ہوجائیں۔

○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ (اللہب آیت نمبر ۱)

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہوجائے۔

حق تعالیٰ شانہ اپنے مقبولین کے لیے خود انتقام لیتا ہے | اس میں دلالت ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولین کے لیے جو نبی ہوں انتقام لیتا ہے اسی طرح اپنے مقبولین کے لیے جو ولی ہوں انتقام لیتا ہے۔

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

---

[1] گمراہ [2] چھوڑنا۔

اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

معارف وعقاید توحید | یہ تمام سورت باوجود اپنے اختصار کے انواع معارف وعقاید توحید پر مشتمل ہے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ (الفلق آیت نمبر ۴)

اور گرہوں پر پڑھ پڑھ پھونکنے والیوں کے شر سے۔

اسبابِ طبعیہ سے اہلِ باطل کا اثر اہلِ حق پر بھی ہوسکتا ہے

اس کا اور بعد والی سورت کا نزول حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سحر کا کچھ اثر ہوگیا تھا اس کے ازالہ کے لیے ہوا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب طبعیہ سے اہلِ باطل کا اثر اہل حق پر بھی ہوسکتا ہے اور ایسی تاثیر معیارِ حق و باطل کا نہیں جیسے بعض لوگ اس کو کمال سمجھ کر دعوے اور اضلال میں مبتلا ہوتے ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (الفلق آیت نمبر ۵)

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

حسد کی مذمت | اس میں حسد[1] کی مذمت ظاہر ہے۔

[1] کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ (الناس آیت نمبر ۴)

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔

غفلت کا علاج ذکر ہے حدیث میں ہے کہ وسوسہ غفلت کے وقت کرتا ہے اور اس کا خنس یعنی ہٹ جانا قلب سے ذکر کے وقت واقع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ غفلت کا علاج ذکر سے ہوتا ہے۔

○

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

ایڈمن

محمد طلحہ نذیر

پچھلے صفحہ کا حاشیہ لہ کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گزرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اس کی زایل ہو جائے یہ حسد ہے۔ (تعلیم الدین)

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

@TaleefatHakeemUlUmmatThanvi

ایڈمن

محمد طلحہ نذیر